e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۳۰۵) لکھنؤ، بروز جمعرات ۶-اگست ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۲-صفرالمظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 305 Thursday , August 06 2026 Pages -8

کابینہ سکریٹری کی مدتِ ملازمت میں ایک سال کی توسیع

نئی دہلی (یو این آئی) حکومت نے کابینہ سکریٹری ٹی وی سومناتھن کی مدتِ ملازمت میں ایک سال کی توسیع کردی ہے۔ کابینہ کی تقرر کمیٹی نے بدھ کے روز اس سلسلے میں حکم نامہ جاری کیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی نے تمل ناڈو کیڈر کے 1987 بیچ کے انڈین ایڈمنسٹریٹیو سروس (آئی اے ایس) کے افسر مسٹر سومناتھن کو 30 اگست 2026 کے بعد ایک سال کی توسیع دینے کی منظوری دی ہے۔ مسٹر سومناتھن 30 اگست 2024 سے کابینہ سکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔ اس سے پہلے وہ وزیراعظم کے دفتر میں جوائنٹ سکریٹری اور ایڈیشنل سکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ کابینہ سکریٹری کا عہدہ سنبھالنے سے ٹھیک پہلے وہ فنانس سکریٹری اور محکمۂ اخراجات (ڈیپارٹمنٹ آف ایکسپنڈیچر) کے سکریٹری کی ذمہ داری سنبھال رہے تھے۔ کلکتہ یونیورسٹی سے معاشیات میں پی ایچ ڈی مسٹر سومناتھن نے ڈیپوٹیشن کی بنیاد پر ورلڈ بینک میں کارپوریٹ امور کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

یو پی آئی پر فیس کی تجویز، کانگریس کا 'جیب کاٹنے' کا الزام

نئی دہلی (ایجنسی) مرکز کی مودی حکومت نے 'ڈیجیٹل انڈیا' کو فروغ دینے کے لیے خوب اشتہار دیے اور عوام سے اپیل کی کہ نقد کی جگہ یو پی آئی میں پیسوں کی لین دین کریں۔ اب خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ یو پی آئی سے پیمنٹ کرنے پر فیس لینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ یہ خبر سامنے آتے ہی کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ کانگریس نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ہے کہ "مودی نے آپ کی جیب کاٹنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔" یہ تبصرہ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر کیا ہے۔ ساتھ ہی پارٹی نے عوام سے کہا ہے کہ "جلد ہی آپ سے 2000 روپے سے زیادہ کے یو پی آئی پیمنٹ پر وصولی کی جاسکتی ہے۔" اس سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے ہندی نیوز پورٹل 'خبر گاؤں' کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ بھی شیئر کیا ہے۔ اس خبر کی سرخی ہے 'مفت نہیں رہ جائے گا یو پی آئی؟ 2000 سے اوپر کے لین دین پر پیسے وصولنے کی تیاری'۔

'صبر وتحمل کا مظاہرہ کرے پولیس، بات چیت کا راستہ اپنائے'

دہلی طلبہ احتجاج پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ کا اہم بیان

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی میں طلبہ کے احتجاج کے دوران پولیس کارروائی سے متعلق معاملے کی سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے اہم ریمارکس دیے ہیں۔ عدالت نے اس عرضی کو اسی معاملے سے متعلق دیگر زیرِ التوا درخواستوں کے ساتھ یکجا کردیا۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا، "جمہوریت میں پرامن مارچ اور مظاہروں کے دوران سیکورٹی فورسز کو بھی صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔" عدالت نے مزید کہا کہ ایسے معاملات میں افسران کو انتہائی احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ فیصلے کرنے چاہئیں، تاکہ نوجوان تشدد کی راہ پر نہ چلیں۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کہا کہ پرتشدد ردعمل سے کبھی کسی معاملے کا حل نہیں ہو سکتا، بلکہ اس سے صورتحال مزید بگڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "سب سے بڑی طاقت لوگوں کی بات سننا ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور کس وجہ سے احتجاج کر رہے ہیں۔" عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر کچھ بھٹکے ہوئے مظاہرین پتھراؤ بھی کرتے ہیں تب بھی پہلی ترجیح بات چیت ہونی چاہیے۔ افسران کو پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ تحریک کے پیچھے ان کی ناراضگی کی کیا وجہ ہے؟ سپریم کورٹ نے کہا کہ احتجاج کر رہے نوجوان جارحانہ رویے کے نہیں بلکہ مناسب صلاح، راہنمائی اور کاؤنسلنگ کے حقدار ہیں۔ عدالت نے کہا کہ یہ نوجوان ہیں، انہیں بہت زیادہ مشاورت اور راہنمائی کی ضرورت ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ طاقتور ریاست کے نام پر دوسری جانب سے دکھایا گیا جارحانہ رویہ بھی حالات کو غیر ضروری طور پر سنگین بنا سکتا ہے اور مزید تشدد کو جنم دے سکتا ہے۔ عدالت نے یہ واضح کیا کہ ایسی صورتحال سے ہر حال میں بچا جانا چاہیے۔ حالانکہ سی جے آئی نے یہ بھی واضح کیا کہ ایسے مظاہروں کو کس طرح کنٹرول کرنا ہے، اس کا حتمی فیصلہ لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنے والی ایجنسیوں پر ہی چھوڑنا ہوگا، کیونکہ ان کے پاس ایسے حالات سے نمٹنے کا تجربہ اور مہارت ہے۔

اسمبلی میں ہنگامہ آرائی سے نوجوانوں، کسانوں اور خواتین کے مسائل پر بحث نہ ہوسکی: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسمبلی کا مانسون اجلاس وقت سے پہلے ملتوی ہونے کے بعد سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر شدید حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اپوزیشن کے ہنگامے کے باعث نوجوانوں، کسانوں، خواتین اور غریبوں سے جڑے اہم موضوعات پر ایوان میں بحث نہ ہوسکی۔ اسمبلی احاطے میں منعقدہ پریس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسمبلی سیشن کے دوران ایک بار پھر سماج وادی پارٹی کا اصلی چہرہ سامنے آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایوان کی کارروائی کو مسلسل ہنگامے کی نذر کرنا ریاست کے نوجوانوں، کسانوں، خواتین اور غریبوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت 59 ہزار کروڑ روپے سے زائد کا ضمنی بجٹ لے کر آئی تھی، جس کا مقصد مختلف طبقات کی فلاح وبہبود کے لیے نئی اسکیمیں اور پروگرام شروع کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بجٹ میں متعدد مدات کے لیے رقم کا بندوبست کیا تھا نیز کئی اہم اعلانات بھی کیے تھے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ حکومت آنگن واڑی ورکرز، باورچیوں، گرام چوکیداروں سمیت مختلف طبقات کے الاؤنس میں اضافے، خواتین کی پنشن، معذور افراد کی پنشن اور اولڈ ایج پنشن جیسے اہم موضوعات پر بحث کر کے انہیں آگے بڑھانا چاہتی تھی، لیکن سماج وادی پارٹی کے منفی رویے کے باعث ان مسائل پر ایوان میں غور وخوض نہ ہوسکا۔

انہوں نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی نے کسانوں، نوجوانوں، خواتین اور غریبوں سے متعلق موضوعات پر بحث نہیں ہونے دی۔ وزیر اعلیٰ نے اپوزیشن کے اس رویے کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کسان، نوجوان، خاتون اور غریب مخالف ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان حالات کے باوجود اسمبلی نے ضمنی گرانٹس کی مانگوں کو منظور کرلیا ہے اور حکومت جلد ہی بجٹ میں اعلان کردہ شقوں کو عملی جامہ پہنانے کی سمت میں ضروری کارروائی کرے گی۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل اتر پردیش اسمبلی کی کارروائی بدھ کے روز اپوزیشن کے مسلسل ہنگامے کے درمیان مقررہ وقت سے پہلے غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دی گئی تھی۔ دراصل ایوان کی کارروائی اصل میں 6 اگست تک تجویز شدہ تھی، لیکن مسلسل رکاوٹ کے باعث اسے وقت سے پہلے ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایوان کی کارروائی کے دوران مختلف مسائل پر اپوزیشن جماعتوں کے اراکین نے شدید احتجاج کیا اور نعرے بازی کی۔ ہنگامے کی وجہ سے کارروائی معمول کے مطابق نہیں چل سکی۔ مسلسل تعطل کی صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے اسمبلی اسپیکر نے ایوان کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مون سون سیشن کا اختتام ہوگیا۔

پاکستان کو ہندوستان کے اندرونی معاملات میں بولنے کا کوئی حق نہیں: ہندوستان

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے پاکستان کے نائب وزیر اعظم کی جانب سے پاکستان میں منائے گئے نام نہاد یومِ استحصال پر کیے گئے تبصروں کو ہندوستان کے خلاف بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈا قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا ہے اور کہا ہے کہ پاکستان کو ہندوستان کے اندرونی معاملات پر بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وزارتِ امورِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے پاکستانی نائب وزیر اعظم کے بیان پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر اور لداخ کے مرکز کے زیرِ انتظام علاقے ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابلِ تقسیم حصہ ہیں، ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی جھوٹ پھیلانے کی مایوس کن کوششوں کا مقصد اپنے خراب انسانی حقوق کے ریکارڈ اور دہشت گردی کا عالمی مرکز ہونے کی صورت حال سے بین الاقوامی توجہ ہٹانا ہے۔ ترجمان نے کہا، ہندوستان، پاکستان کی جانب سے ہندوستان کے خلاف بدنیتی پر مبنی پروپیگنڈا پھیلانے کے لیے نام نہاد یوم استحصال منانے کی سیاسی لغویات اور بیکار کوششوں کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ جموں وکشمیر اور لداخ کے مرکز کے زیرِ انتظام علاقے ہندوستان کا اٹوٹ اور ناقابلِ تقسیم حصہ ہیں، ہمیشہ سے رہے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔" انہوں نے کہا کہ 5 اگست 2019 کو کی گئی آئینی تبدیلی مکمل طور پر ہندوستان کا اندرونی معاملہ ہیں۔ ان فیصلوں سے اس خطے کے لوگوں کے لیے بے مثال سماجی واقتصادی ترقی، گڈ گورننس اور جمہوری بااختیاری کا راستہ ہموار ہوا ہے۔

جنتر منتر مظاہرین کے ساتھ راہل گاندھی کی پریس کانفرنس

'بھارت ماتا کی جے' کہنے پر غدار کہا گیا، طلبہ کے الزامات

مظاہرین نے لاٹھی چارج، پیلٹ گن، حراست اور مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کے الزامات لگائے، راہل گاندھی کا حکومت پر حملہ، 'طالبات کے گھروں میں غنڈے بھیج کر معافی منگوائی گئی'، طلبہ کے خلاف کارروائی کے لیے امت شاہ ذمہ دار، حکومت سے جواب طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف اور کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ اور جنتر منتر پر طلبہ مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے پر بدھ کو 10 جن پتھ پر مختلف ریاستوں سے آئے طلبہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ راہل اپنے ساتھ چار احتجاج کرنے والے طالب علموں کو میڈیا کے سامنے لائے۔ ایک طالب علم نے کہا- بھارت ماتا کی جئے کہنے پر ہمیں غدار کہا گیا۔ ہم اطمینان سے چل رہے تھے کہ ایک پولیس افسر نے ہمیں جسم کے اوپری حصے پر مارا۔

شیواجی پارک احتجاج کے دوران پولیس کی گاڑی کے سامنے کھڑی ریا آہیر نے کہا، میں وہ لڑکی ہوں جس نے ممبئی پولیس کو روکا۔ میں کہنا چاہوں گا کہ میں وہ لڑکی ہوں جس نے 20 بچوں کو غیر قانونی طور پر حراست میں لینے سے روکا۔ میری اپیل ہے کہ بیانیہ کو بدل دیں۔ میں نے جو کیا اس کی وجہ سے مجھے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹرولنگ نہیں، جرم ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ پارٹی کارکن بھی میرے بارے میں سوشل میڈیا پر پوسٹ کر رہے ہیں۔ مجھے کہا جا رہا ہے کہ میں اپنا جسم 140 روپے میں بیچ رہا ہوں۔ کتنی گندگی ان کے ذہنوں میں ہوگی۔ میں نے 27 جولائی کو شکایت درج کروائی۔ آج تک مجھے ایف آئی آر نہیں ملی۔

پریس کانفرنس میں شریک جھارکھنڈ کی طالبہ نوتن ٹوپو نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے پیلٹ گن دیکھی تھی اور پولیس نے ان کی جانب بندوق کا رخ کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی وہ مڑیں، پیچھے سے ان پر فائر کیا گیا، جس کے نتیجے میں ان کے کان پر چوٹ آئی۔ اتر پردیش کی فرح ناز نے الزام لگایا کہ وہ جنتر منتر پر پرامن احتجاج کر رہے تھے، لیکن پولیس اہلکاروں نے ان پر بے رحمی سے لاٹھی چارج کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں بس میں بٹھا کر تقریباً تین گھنٹے تک روکے رکھا گیا، جس کے بعد ان سے نام پوچھا گیا۔ فرح ناز کے مطابق، جب انہوں نے اپنا نام بتایا تو کہا گیا کہ یہ مسلمان ہے، اس کی الگ فہرست بنائی جائے گی، یہ دیش دروہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ لوگ تو وندے ماترم اور بھارت ماتا کی جے کے نعرے لگا رہے تھے، اس کے باوجود انہیں دیش دروہی قرار دیا گیا۔

راہل گاندھی نے کہا کہ پرامن احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو تشدد، دھمکیوں اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ خواتین مظاہرین کے گھروں میں غنڈے بھیج کر ان سے زبردستی معافی منگوانے کی کوشش کی گئی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انہوں نے مختلف ریاستوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان مظاہرین سے تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ان کے مطابق ان طلبہ نے آئین، تعلیمی نظام اور ملک کے مستقبل کے لیے آواز اٹھائی۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا، اس کے باوجود ان پر لاٹھیاں برسائی گئیں، انہیں مارا پیٹا گیا اور مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا، "آپ نے کوئی غلط کام نہیں کیا، اس لیے آپ کو کسی سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ امتحانی پرچہ لیک ہونے اور تعلیمی نظام کی خامیوں کے خلاف آواز اٹھانا جرم نہیں بلکہ اصلاح کا مطالبہ ہے۔" راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ ایک 15 سالہ طالبہ کے گھر غنڈے بھیج کر اس سے زبردستی معافی منگوائی گئی، جسے انہوں نے مکمل طور پر غیر معقول اور ناقابل قبول قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسے اقدامات جمہوریت اور آئینی اقدار کے منافی ہیں۔ راہل گاندھی نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو براہِ راست نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر پولیس کارروائی ان کی معلومات کے بغیر ہوئی تو وہ اپنے فرائض انجام دینے میں ناکام ہیں، اور اگر انہی کے حکم پر ہوئی تو پھر وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صورتوں میں جوابدہی امت شاہ کی بنتی ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ میڈیا کے سامنے آکر اس معاملے پر سوالات کا سامنا کریں۔

آرٹیکل 370 کے خاتمے کے سات سال مکمل

پی ایم مودی کی ستائش، کہا: جموں وکشمیر اور لداخ ترقی کے نئے دور میں داخل ہوئے

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز کہا کہ سات سال قبل آرٹیکل 370 اور 35 (اے) کا خاتمہ جموں وکشمیر اور لداخ کے لیے ایک "فیصلہ کن نیا باب" لے کر آیا انہوں نے زور دے کر کہا کہ 05 اگست 2019 کے تاریخی فیصلے کے بعد سے مرکز کے زیرِ انتظام دونوں علاقوں میں اہم ترقی ہوئی ہے، وہاں وسیع تر مواقع پیدا ہوئے ہیں اور وہ آئینی اعتبار سے بااختیار ہوئے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں وزیر اعظم نے کہا کہ خصوصی درجے کی دفعات کی منسوخی نے آئینِ ہند کے مکمل نفاذ کو یقینی بنا کر اور متعدد شعبوں میں مواقع کو وسعت دے کر عوام کی زندگیوں کو بدل دیا ہے۔ مسٹر مودی نے لکھا، "سات سال قبل، آج کے دن آرٹیکل 370 اور 35 (اے) تاریخ کا حصہ بن گئے تھے، جس نے جموں وکشمیر اور لداخ کے سفر میں ایک فیصلہ کن نئے باب کا آغاز کیا تھا۔"

گزشتہ سات سال کے دوران خطے میں آنے والی تبدیلیوں کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے، جبکہ تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، انٹرپرینیورشپ) اور کھیلوں کے شعبوں میں مواقع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، اس کے بعد سے، جموں وکشمیر اور لداخ کے لوگوں کی زندگیوں میں ہمہ گیر تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ بنیادی ڈھانچے کو وسعت ملی ہے، تعلیم، صحت عامہ، کاروبار اور کھیلوں جیسے شعبوں میں مواقع بڑھے ہیں۔ مسٹر مودی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ خطے میں تمام آئینی دفعات کی توسیع نے خواتین اور پسماندہ طبقات کو بااختیار بنایا ہے، جو دہائیوں سے کئی آئینی حقوق سے محروم تھے۔ انہوں نے کہا، خواتین ہوں یا پسماندہ طبقات، جنہیں دہائیوں سے ان کے بنیادی آئینی حقوق سے محروم رکھا گیا تھا، آئینِ ہند کے مکمل نفاذ کی بدولت انہیں بااختیار بنایا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس سال کی سالگرہ اس لحاظ سے مزید اہم ہے کیونکہ ہندوستان ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کا 125 واں یوم پیدائش منا رہا ہے۔ انہوں نے جموں وکشمیر کے باقی ملک کے ساتھ مکمل انضمام کے لیے ان کی جدوجہد کو یاد کیا۔ مسٹر مودی نے کہا، "اس سال 5 اگست کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہ وہ سال ہے جب ہمارا ملک ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کا 125 واں یومِ پیدائش منا رہا ہے۔

کھاد کیلئے قطاروں میں کھڑے کسان، ویڈیو شیئر کر کے اکھلیش نے لگایا الزام

انتخابات میں بی جے پی کے خلاف اس سے بھی لمبی قطار بنائیں گے: سماجوادی پارٹی کے صدر

لکھنؤ: سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے اتر پردیش کے ضلع گونڈا میں کھاد حاصل کرنے کے لیے لمبی قطاروں میں کھڑے کسانوں کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج جن کسانوں کو کھاد کے لیے گھنٹوں قطار میں کھڑا ہونا پڑ رہا ہے، وہی آئندہ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے خلاف اس سے بھی زیادہ لمبی قطار بنا کر اسے اقتدار سے باہر کردیں گے۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ شدید بارش کے باوجود گونڈا میں کسان کھاد حاصل کرنے کے لیے قطاروں میں کھڑے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اگلے انتخابات میں اس سے دوگنی لمبی قطار بی جے پی کے خلاف ووٹ ڈالنے کے لیے نظر آئے گی۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ 'جب کھیت مسکرائیں گے تو ملک بھی مسکرائے گا'۔ ایک دوسری پوسٹ میں بھی اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب تک بی جے پی کی بدعنوانی کا 'نالہ' بہتا رہے گا، ملک کے حالات بہتر نہیں ہوں گے۔ ان کے مطابق اس وقت ملک کا سب سے بڑا بحران بی جے پی ہے اور اگر یہ حکومت چلی جائے تو حالات خود بخود بہتر ہو جائیں گے۔ دوسری جانب گونڈا ضلع میں خریف سیزن کے دوران یوریا اور ڈی اے پی کھاد کی بڑھتی ہوئی طلب کے باعث مختلف کوآپریٹو سوسائٹیوں پر کسانوں کی لمبی قطاریں مسلسل موضوعِ بحث بنی ہوئی ہیں۔ ریاستی وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے ضلع کا دورہ کر کے کھاد کی تقسیم کے انتظامات کا جائزہ لیا اور بعض مقامات پر چھاپہ مار کارروائیاں بھی کیں، تاہم اس کے باوجود کئی مراکز پر کسانوں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔

آر بی آئی نے ریپو ریٹ 5.25 فیصد پر برقرار رکھنے کا کیا فیصلہ، نہیں بڑھے گی قرض کی ای ایم آئی

نئی دہلی (ایجنسی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے بدھ کو وسیع پیمانے پر کی جانے والی توقعات کے مطابق مسلسل تیسری بار اہم پالیسی شرح سود میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ مغربی ایشیا میں جاری بحران کے باعث توانائی کی قیمتوں میں غیر یقینی اور سپلائی متاثر ہونے کے خدشات کو دیکھتے ہوئے سنٹرل بینک نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ آر بی آئی کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے متفقہ طور پر پالیسی شرح سود (ریپو ریٹ) کو 5.25 فیصد برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ کمیٹی نے اپنی مانیٹری پالیسی کا موقف بھی غیر جانب دار رکھا ہے۔ آر بی آئی کے گورنر سنجے ملہوترا نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت بنا ہوا ہے۔ مضبوط داخلی طلب کے باعث اقتصادی ترقی کو مسلسل حمایت مل رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی سطح پر مسلسل برقرار غیر یقینی کے باوجود ہندوستانی معیشت نے مضبوطی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اپریل سے جون کی سہ ماہی میں ملک کی معیشت کی کارکردگی آر بی آئی کے اندازے سے بہتر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال کی تیسری دو ماہی مانیٹری پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ خدمات کے شعبے میں مضبوطی سے شہری اخراجات کو حمایت ملنے کا امکان ہے۔

شیخ حسینہ کا دو سال بعد خفیہ مقام سے خطاب

شیخ حسینہ نے وطن واپسی کا عزم دہرایا، خطاب کے دوران کیمرہ بند تھا

ڈھاکہ/نئی دہلی۔ (ایجنسی) بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے تقریباً دو برس بعد بدھ کے روز ایک ورچوئل خطاب میں اعلان کیا کہ وہ رواں سال دسمبر میں بنگلہ دیش واپس جائیں گی، چاہے انہیں جیل جانا پڑے یا جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی حمایت ان کے لیے سب سے بڑی طاقت ہے اور موت کی سزا، جھوٹے مقدمات یا نمائشی عدالتی کارروائیاں انہیں خوفزدہ نہیں کرسکتیں۔ تقریباً 25 منٹ پر مشتمل اس خطاب کے دوران شیخ حسینہ نے کیمرہ بند رکھا اور صرف آڈیو کے ذریعے اپنی بات رکھی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف جاری قانونی کارروائیاں غیر قانونی، غیر آئینی اور سیاسی انتقام پر مبنی ہیں۔ شیخ حسینہ نے کہا کہ انہوں نے اپنی مرضی سے بنگلہ دیش نہیں چھوڑا تھا۔ ان کے مطابق جب مظاہرین وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف بڑھ رہے تھے تو ان کے پاس وہاں سے نکلنے کے لیے صرف 30 سے 40 منٹ کا وقت تھا۔ اس وقت انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ ملک چھوڑنے جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے آبائی گاؤں تونگی پاڑہ جانے کی تیاری کر رہی تھیں، لیکن حالات نے انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ واضح رہے کہ شیخ حسینہ اگست 2024 سے بھارت میں مقیم ہیں۔ طلبہ تحریک کے بعد ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تھا اور انہیں ڈھاکہ چھوڑنا پڑا تھا۔ گزشتہ برس نومبر میں ڈھاکہ کی ایک خصوصی ٹریبونل نے 2024 کی تحریک کے دوران مظاہرین کے خلاف کارروائی سے متعلق انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمے میں غیر موجودگی میں انہیں سزائے موت سنائی تھی۔

پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کا زبردست ہنگامہ، 'وزیر داخلہ جواب دو' کا لگا نعرہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ میں اپوزیشن کا تعطل مسلسل جاری ہے۔ اپوزیشن جنتر منتر پر طلبہ مظاہرے کے دوران ہوئی پولیس کارروائی کو لے کر حکومت کو گھیر رہی ہے۔ اپوزیشن کا مطالبہ ہے وزیر داخلہ امت شاہ اس معاملے پر ایوان میں جواب دیں۔ بدھ (5 اگست) کو رام مندر میں عطیات چوری، پیلیٹ گن کے استعمال کو لے کر وزیر داخلہ کا جواب اور جموں وکشمیر کی ریاست کا درجہ بحال کرنے کے مطالبے کو لے کر اپوزیشن نے پارلیمنٹ کے احاطے میں زبردست احتجاج کیا۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی، کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی واڈرا سمیت دیگر اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے خلاف پریرنا استھل پر گاندھی جی کے مجسمہ سے مکر دوار تک مارچ کر رہے ہیں۔ اپوزیشن ایوان میں وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کے جواب کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ ایوان میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ آئیں اور جواب دیں کہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر احتجاج کے دوران پیلیٹ گن کا استعمال کیوں کیا گیا؟ پیلیٹ گن کے استعمال کی اجازت کس نے دی؟

ساتھ ہی اپوزیشن نے اپنے مارچ میں ایک علامتی 'دان پیٹی' بھی رکھا ہے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ "ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ ایوان میں آئیں۔ وہ اپنا بیان دیں، ہم بحث کرنے کو تیار ہیں۔ بحث سے ہی حل نکلے گا۔ ایوان شروع ہوئے کافی دن ہوگئے ہیں۔ انہیں آنا چاہیے، ایوان میں نہ آکر وہ پارلیمنٹ کی توہین کر رہے ہیں۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ایوان میں جانا ہماری ذمہ داری ہے، عوام کے تئیں ہماری جوابدہی ہے۔ نریندر مودی اور امت شاہ اپنی انا کی وجہ سے پارلیمنٹ میں نہیں آرہے ہیں۔"

ایران امریکہ جنگ:

امریکہ کے 80 فیصد دفاعی میزائل ختم ہو چکے: رپورٹ

عمان کے ساتھ کسی بھی معاہدے سے آبنائے ہرمز فوری طور پر دوبارہ نہیں کھلے گی: ایرانی میڈیا ☆ ایران کا دورانِ جنگ بندی فوجی تعداد بڑھانے، میزائل و ڈرون صلاحیت مزید مضبوط کرنے کا دعویٰ ☆ ایران جنگ و مہنگائی، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی مجموعی کارکردگی کی مقبولیت کم ہو کر 35 فیصد رہ گئی

واشنگٹن، 5 اگست (یو این آئی) امریکہ کے اہم ترین میزائل ڈیفنس سسٹم تھاڈ ※ میں استعمال ہونے والے انٹرسیپٹرز (میزائلوں) کا تقریباً 80 فیصد ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے معاملے سے باخبر دو ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے خلاف جنگ کے آغاز سے اب تک امریکی فوج اپنے تھاڈ میزائلوں کے ذخیرے کا تقریباً 80 فیصد حصہ استعمال کر چکی ہے جبکہ جنگ سے پہلے کی تعداد کے مقابلے میں پیٹریاٹ ※ (Patriot) انٹرسیپٹرز کا بھی لگ بھگ نصف ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔ سی این این کے مطابق گولہ بارود کے کم ہوتے ذخائر اور مشرق وسطیٰ میں امریکی اتحادیوں پر ایران کی ممکنہ جوابی کارروائی کے خدشات نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایرانی تنصیبات پر بڑے پیمانے پر حملوں کا منصوبہ منسوخ کرنے پر آمادہ کیا۔ اس سے قبل برطانوی خبر رساں ادارے نے ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا تھا کہ ایران کے خلاف جنگ میں امریکہ نے انتہائی درست نشانہ لگانے والے تمام میزائلوں کو بظاہر استعمال کر لیا ہے۔ دوسری جانب پینٹاگون اور وائٹ ہاؤس کے حکام نے گولہ بارود اور اسلحے کے ذخیرے میں کمی کے ان خدشات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ پینٹاگون کے ترجمان شان پارنیل نے سی این این سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فوج دنیا کی سب سے طاقتور فوج ہے اور اس کے پاس وہ سب کچھ موجود ہے جو صدر کے منتخب کردہ وقت اور مقام پر کارروائی کے لیے درکار ہے۔ وائٹ ہاؤس کی ترجمان اینا کیلی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ امریکی فوج کے پاس صدر ٹرمپ کے تمام اسٹریٹجک اہداف اور اس سے آگے کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے گولہ بارود اور دیگر ذخائر ضرورت سے زیادہ موجود ہیں۔

☆ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق عمان کے ساتھ کسی بھی معاہدے سے آبنائے ہرمز فوری طور پر دوبارہ نہیں کھلے گی۔ ایرانی میڈیا کے مطابق ایران کے عمان کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کا امریکا سے کوئی تعلق نہیں۔ ایرانی سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنا امریکا کے رویے میں تبدیلی اور اس کی خلاف ورزیوں کی اصلاح پر منحصر ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل امریکہ، ایران اور عمان آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے 60 روزہ عارضی معاہدے کے قریب پہنچ گئے۔ امریکی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اس عارضی معاہدے کا اعلان آج کرنا چاہتا ہے۔ امریکی ویب سائٹ ایگزیوس کا کہنا ہے کہ معاہدے میں عمان، ایران کے درمیان آبنائے ہرمز کے لیے 60 روزہ عارضی انتظام شامل ہے، جس میں توسیع کی جا سکتی ہے۔

☆ ایران نے امریکہ کے ساتھ جنگ بندی کے دوران اپنی دفاعی اور عسکری صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مذاکرات ناکام ہوئے تو ہم دوبارہ جنگ کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ ایرانی فوج کے ترجمان نے سرکاری ٹی وی کو بتایا ہے کہ جنگ بندی کے ہر لمحے سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے موجودہ ہتھیاروں کو جدید بنایا گیا، نئے دفاعی نظام تیار کیے گئے، نقصان زدہ تنصیبات بحال کی گئیں اور نئی ٹیکنالوجی پر کام تیز کیا گیا۔ ترجمان ایرانی فوج کے مطابق نئی نسل کے ڈرون بھی جنگ میں استعمال کیے گئے جن کی تفصیلات بعد میں جاری کی جائیں گی۔ عرب میڈیا کے مطابق ایرانی قائم مقام وزیرِ دفاع کا کہنا ہے کہ میزائل اور ڈرون کی پیداوار ایک دن بھی نہیں رُکی جبکہ ڈرون کی پیداوار جنگ سے پہلے کے مقابلے میں 3 گنی تک ہو گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ اعلیٰ فوجی کمانڈروں کی شہادتوں کے باوجود ایرانی افواج نے اپنی تنظیم برقرار رکھی اور نئی حکمتِ عملی سے دشمن کو حیران کیا۔ پاسدارانِ انقلاب کے ترجمان نے بھی دعویٰ کیا ہے کہ جنگ بندی کے دوران میزائل سازی کی رفتار اور میزائلوں کی درستگی میں مزید بہتری آئی، تاہم اسلحے کے ذخائر یا جنگی نقصانات کی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ امریکی میڈیا کی رپورٹس میں بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایران کے پاس جنگ سے پہلے کے میزائل کے ذخیرے کا تقریباً 70 فیصد اور ڈرونز کا 40 فیصد حصہ اب بھی موجود ہے جس سے وہ طویل عرصے تک غیر روایتی جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ عرب میڈیا کا دعویٰ ہے کہ ایران کو جلد چین میں تیار کردہ 400 کندھے پر رکھ کر فائر کیے جانے والے فضائی دفاعی میزائل مل سکتے ہیں تاہم چین اور پاکستان نے اس خبر کی تردید کی ہے جبکہ ایران نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ عرب میڈیا کی رپورٹ کے مطابق سابق ایرانی فوجی کمانڈر نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکا اور اسرائیل کے ہزاروں حملے بھی ایران کی عسکری صلاحیت کو ختم نہیں کر سکے۔ ان کا کہنا ہے کہ میزائلوں کی ہدف تک پہنچنے اور تباہ کرنے کی صلاحیت اور مقامی دفاعی پیداوار میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے جبکہ زیرِ زمین میزائل اور ڈرون مراکز سے نئے ہتھیار آپریشنل نظام میں شامل کیے جا رہے ہیں۔ ادھر یمن کے حوثیوں نے سعودی عرب کے نجران ہوائی اڈے پر ڈرون حملے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ بحیرۂ احمر میں ایک مال بردار جہاز پر حملے کے بعد تمام 14 ملاحوں کو بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ خطے میں کشیدگی برقرار ہے، عمان اور آبنائے ہرمز کے اطراف بھی بحری جہازوں پر حملوں اور سیکیورٹی خدشات کے باعث صورتِ حال بدستور کشیدہ ہے۔

☆ اسرائیل کی ایماء پر ایران کے ساتھ جنگ اور بڑھتی مہنگائی کے نتیجے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی عوامی مقبولیت میں مزید کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ خبر رساں ادارے رائٹرز اور ادارہ اپسوس کی مشترکہ نئی رائے شماری کے مطابق صدر ٹرمپ کی مجموعی کارکردگی کی مقبولیت کم ہو کر 35 فیصد رہ گئی جبکہ معاشی معاملات پر بھی عوام کا اعتماد کمزور پڑنے لگا ہے۔ رائے شماری کے مطابق ڈیموکریٹک پارٹی نے معیشت کے معاملے پر عوامی اعتماد حاصل کرنے میں پہلی بار گزشتہ 10 برس کے دوران ریپبلکن پارٹی پر سبقت حاصل کر لی۔ رائے شماری میں رجسٹرڈ ووٹرز میں سے 42 فیصد نے کہا ہے کہ اگر آج انتخاب ہوں تو ہم ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار کی حمایت کریں گے جبکہ 37 فیصد نے ریپبلکن پارٹی کو ترجیح دی۔ رائے شماری کے نتائج میں بتایا گیا ہے کہ ٹرمپ کی مقبولیت میں کمی کے سبب معیشت سنبھالنے کے معاملے میں بھی ووٹرز نے ڈیموکریٹک پارٹی پر زیادہ اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایران جنگ کے بعد توانائی کی بڑھتی قیمتوں سمیت معاشی مسائل نے ریپبلکن پارٹی کی برتری کو متاثر کیا ہے جس کے اثرات نومبر میں ہونے والے وسطِ مدتی انتخابات پر پڑ سکتے ہیں جہاں آئندہ 2 برس کے لیے کانگریس کا کنٹرول داؤ پر ہوگا۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق رائے شماری بدھ سے پیر تک کی گئی جس میں 4 ہزار 505 امریکی بالغ افراد نے حصہ لیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس رائے شماری کے نتائج میں معمولی غلطی کی گنجائش بھی موجود ہے۔ دوسری جانب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے رائے شماری مسترد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ میری حقیقی مقبولیت میڈیا کی جانب سے پیش کیے جانے والے اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران فلسطینی عوام کی حمایت اور مدد جاری رکھے گا: صدر ڈاکٹر پزشکیان

سحر نیوز/ایران: ارنا کی رپورٹ کے مطابق صدر ایران ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے حماس کے پولٹ بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ کے ساتھ ٹیلی فونی گفتگو میں کہا ہے کہ فلسطینی رہنما، مذاکرات میں جو تدابیر بھی اختیار کریں گے اور جو فیصلہ بھی کریں گے، اسلامی جمہوریہ ایران اس کی حمایت کرے گا۔ صدر مملکت نے غاصب صیہونی حکومت کے وحشیانہ مظالم اور جرائم کے مقابلے میں مظلوم فلسطینی عوام کے صبر و تحمل، استقامت اور مزاحمت کو قابل تعریف بتایا۔ انھوں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے حکام اور عوام کا قلب اور روح ہمیشہ مظلوم فلسطینی عوام کے ساتھ ہے اور ہم فلسطینی قوم کی حمایت ہر حال میں جاری رکھیں گے۔ انھوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف امریکہ اور صیہونی حکومت کی جارحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام مشکلات کے باوجود، مسئلہ فلسطین ہماری نگاہ میں اسلامی دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ صدر پزشکیان نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران فلسطینی عوام کی حمایت و مدد میں کسی بھی کوشش سے دریغ نہیں کرے گا۔ حماس کے پولٹ بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ نے اس ٹیلی فونی گفتگو میں صیہونی حکومت اور امریکہ کی جارحیتوں کے مقابلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کی استقامت و پائیداری کو قابل تعریف بتایا۔ انھوں نے اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے مظلوم فلسطینی عوام کی حمایت کو مثالی قرار دیا اور کہا کہ فلسطینی عوام صیہونی حکومت کے تمام تر مظالم، وحشیانہ حملوں اور دباؤ کے باوجود فلسطینی اہداف اور شہدائے فلسطین کے خون سے جو عہد انھوں نے کیا ہے، اس پر باقی رہیں گے۔

پاکستان اور ایران میں اہم معاہدے کو جلد حتمی شکل دینے پر اتفاق

اسلام آباد، 5 اگست (یو این آئی) پاکستان اور ایران کے درمیان ایک اہم معاہدے کو جلد حتمی شکل دینے پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق پاکستان اور ایران نے آزاد تجارتی معاہدے کو جلد حتمی شکل دینے پر اتفاق کرتے ہوئے دوطرفہ تجارتی حجم 10 ارب ڈالر تک بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ اسلام آباد میں پاک ایران مشترکہ تجارتی کمیٹی کے دسویں اجلاس کے متفقہ منٹس پر دستخط کر دیے گئے۔ تین روزہ مذاکرات میں تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون بڑھانے کے شعبوں پر اتفاق کرتے ہوئے دوطرفہ تجارت کے فروغ کے لیے عملی اقدامات تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مذاکرات میں آزاد تجارتی معاہدے کے قواعدِ اصل اور ٹیرف کمی کے طریقہ کار پر اہم پیش رفت ہوئی۔ پاک ایران بزنس ٹو بزنس روابط کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ دونوں ممالک نے بارٹر ٹریڈ کے نظام کو وسعت دینے اور مزید موثر بنانے پر بھی اتفاق کیا۔ دونوں ممالک نے سرحدی تجارت کے فروغ اور مقامی آبادیوں کو معاشی مواقع فراہم کرنے کے عزم کے ساتھ چیدگی کوہک سرحدی مارکیٹ کے افتتاح کا عمل تیز کرنے پر بھی اتفاق کیا اور مشترکہ سرحدی منڈیوں کے موثر انتظام کے لیے مشترکہ کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ مذاکرات میں زرعی اور باغبانی مصنوعات کی باہمی تجارت بڑھانے کے لیے اقدامات پر اتفاق کرتے ہوئے ٹرانسپورٹ، لاجسٹکس اور سرحدی رابطوں کو مزید بہتر بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا اور یہ بھی طے کیا گیا کہ متفقہ فیصلوں پر فوری عمل کے لیے دونوں ممالک کی تکنیکی کمیٹیاں کام جاری رکھیں گی۔

آبنائے ہرمز اور امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے نئے دعوے

سحر نیوز/ دنیا: ارنا کی رپورٹ کے مطابق امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کھولے جانے سے متعلق مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے لیکن ابھی حتمی سمجھوتے پر اتفاق نہیں ہو سکا ہے۔ مارکو روبیو نے صحافیوں کے ساتھ گفتگو میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں، بقول ان کے، جہازوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے اسی کے ساتھ یہ بھی کہا کہ آبنائے ہرمز کے بارے میں کوئی بھی بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی لیکن امید ہے کہ جلد ہی اس سلسلے میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔

ٹی ٹی پی کے سربراہ نے پاکستان کے اندر موجودگی کا دعویٰ کیا

اسلام آباد کے افغانستان کے بیانیے کو چیلنج کیا

خیبر پختونخواں۔ 5/ اگست۔ ایم این این۔ کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے ایک نئی ویڈیو جاری کی ہے جس میں مبینہ طور پر اس کے سربراہ مفتی نور ولی محسود کو پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر سے کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جس میں اسلام آباد کے اس دیرینہ دعوے کو براہ راست چیلنج سمجھا جاتا ہے کہ گروپ کی قیادت پڑوسی ملک افغانستان میں چھپی ہوئی ہے۔ فوٹیج میں نور ولی محسود کو کرم اور کرک اضلاع کے علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جو تنظیم کے خلاف جاری فوجی کارروائیوں کے باوجود پاکستانی حدود کے اندر غیر محدود نقل و حرکت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ سی این این نیوز۔ 18 کو معلوم ہوا ہے کہ نور ولی محسود نے اس ایڈریس کا استعمال ایسے عسکریت پسند دھڑوں سے کیا جو ٹی ٹی پی کے ساتھ منسلک نہیں ہیں کہ وہ تنظیم کی صفوں میں شامل ہوں۔ انہوں نے مبینہ طور پر غیر وابستہ گروپوں پر زور دیا کہ وہ اس کے خلاف متحد ہو جائیں جسے انہوں نے کافر پاکستانی فوج" کے طور پر بیان کیا ہے اور خطے میں سرگرم جہادی تنظیموں کے درمیان زیادہ تعاون پر زور دیا ہے۔ ٹی ٹی پی کے سربراہ نے پاکستان کی فوجی اسٹیبلشمنٹ کو ایک سخت انتباہ بھی جاری کیا، جس میں سیکیورٹی فورسز اور حکومتی اہداف کے خلاف تیز حملوں کی دھمکی دی گئی۔ نور ولی محسود نے اشارہ دیا کہ گروپ کی مستقبل کی کارروائیاں تیزی سے پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ پر مرکوز ہوں گی، جس نے ٹی ٹی پی کی میدان جنگ کی حکمت عملی میں تبدیلی کا مشورہ دیا۔ محسود پاکستان کے قبائلی علاقوں میں لوگوں کو درپیش مسائل پر بات کرتے ہوئے بھی دیکھا جاتا ہے، یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فوجی کارروائیوں نے مقامی کمیونٹیز کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ نور ولی محسود نے کشمیر اور فلسطین میں جہادی تحریکوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ٹی ٹی پی کے پاکستان کی فوج کو شکست دینے اور ملک میں شرعی قانون کے قیام کے مقصد کا اعادہ کیا۔ ویڈیو میں کیے گئے دعووں کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ یہ ویڈیو پاکستان کے ضلع سوات میں ایک مہلک خودکش بم دھماکے کے چند دن بعد سامنے آئی ہے۔ 2 اگست کو سول سوسائٹی کے احتجاج کے دوران ایک خودکش بمبار نے پولیس اسٹیشن کے قریب ایک مصروف چوراہے کو نشانہ بنایا، جس میں آٹھ پولیس اہلکاروں سمیت 13 افراد ہلاک اور 22 زخمی ہوئے۔

اسرائیلی حکام نے ایران سے معاہدے کیلئے ٹرمپ کی کوششوں پر سوالات اٹھا دیے

تل ابیب، 5 اگست (یو این آئی) اسرائیلی حکام نے ایران کے ساتھ امریکہ کی تازہ سفارتی کوششوں پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے مشیر ہر قیمت پر ایران کے ساتھ معاہدہ کرنے کے خواہاں ہیں۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے چینل 12 کے مطابق اسرائیل کو ایران سے مذاکرات کے حوالے سے امریکہ کی جانب سے براہِ راست آگاہ نہیں کیا جا رہا اور وہ معلومات کے لیے بالواسطہ ذرائع پر انحصار کر رہا ہے۔ رپورٹ میں ایک سینئر اسرائیلی حکام کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ تل ابیب میں صدر ٹرمپ کی تہران کے حوالے سے پالیسی پر غیر یقینی صورتِ حال بڑھتی جا رہی ہے۔ امریکی پالیسی میں اچانک تبدیلی کا اشارہ دیتے ہوئے اسرائیلی حکام نے کہا ہے کہ ٹرمپ کے ساتھ امن اور جنگ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا کی بورڈ پر R، T اور U حروف کے درمیان ہے۔ چینل 12 کے مطابق آبنائے ہرمز سے متعلق ایران کے ساتھ جاری مذاکرات پر واشنگٹن اسرائیل کو براہِ راست بریفنگ نہیں دے رہا، جس کے باعث اسرائیلی حکام زیادہ تر معلومات بالواسطہ ذرائع سے حاصل کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی حکام نے نجی محفلوں میں نئی سفارتی کوششوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ممکنہ معاہدہ آبنائے ہرمز میں سرگرمیوں کے لیے قواعد و ضوابط طے کر سکتا ہے اور واشنگٹن اور تہران کے درمیان پہلے سے موجود کسی مفاہمت کی بحالی کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ واضح رہے کہ امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے کہا تھا کہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان اہم بین الاقوامی آبی گزرگاہوں سے آمد و رفت کے حوالے سے مذاکرات ابھی حتمی مرحلے میں نہیں پہنچے، تاہم مجھے امید ہے کہ اس سلسلے میں بہت جلد معاہدہ طے پا جائے گا۔

فلسطین کی آزادی کیلئے مسلم ممالک کو مل کر کام کرنا ہوگا: اسحاق ڈار

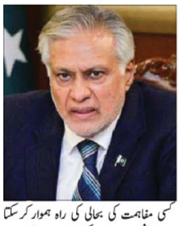

☆ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کا کہنا ہے کہ فلسطین کی آزادی کیلئے مسلم ممالک کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ مقبوضہ بیت المقدس سے متعلق وزارتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اسحاق ڈار نے کہا کہ مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی اقدامات بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہیں، مسجد اقصیٰ میں انتہاپسند اسرائیلیوں کی دراندازی کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقدس مقامات پر اسرائیل کے قبضے کے مذموم مقاصد ناقابل قبول ہیں، فلسطین کی آزادی کیلئے عرب اور مسلم ملکوں کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ غزہ میں انسانی صورتحال انتہائی ابتر ہوتی جا رہی ہے، عوام کو خوراک اور پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔

ایران معاہدے سے پھر پیچھے ہٹا تو انتہائی سخت حملے کا سامنا کرے گا: ٹرمپ

واشنگٹن، 5 اگست (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ہم ایران کے خلاف ایک بہت بڑے حملے کی تیاری کر رہے تھے، جو دوسری جنگِ عظیم کے بعد سب سے بڑا حملہ ہوتا، لیکن ایران نے رابطہ کر کے مذاکرات کی درخواست کی۔ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ اب امریکہ اور ایران کے درمیان انتہائی مثبت مذاکرات جاری ہیں، 48 گھنٹوں میں ہمیں پتہ چل جائے گا کہ معاہدہ ہوگا یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان بہت اچھے مذاکرات ہو رہے ہیں، ایران اس بات کو تسلیم کرنا پسند نہیں کرتا، لیکن حقیقت یہی ہے، اگرچہ یہ صورتِ حال کچھ پریشان کن ضرور ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اصل اہمیت صرف عملی اقدامات کی ہے اور ایران معاہدہ کرنا چاہتا ہے، دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے، اگر وہ معاہدہ نہیں کرتا تو یہ اس ہی کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ ٹرمپ نے زور دیا کہ ایران کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر سکتا، وہ پہلے بھی ایسا نہیں کر سکتا، لیکن اب اس پر باضابطہ طور پر مہر لگ چکی ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ آبنائے ہرمز بہت جلد کھول دی جائے گی، ورنہ ایران کو انتہائی سخت نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا اور پھر آبنائے ہرمز ہر صورت کھول دی جائے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر ایران ایک بار پھر معاہدے سے پیچھے ہٹا تو اسے انتہائی سخت حملے کا سامنا کرنا پڑے گا، ایرانی اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم وہ اقدامات نہ کر رہے ہوتے جو اس وقت کر رہے ہیں تو ایران مذاکرات پر آمادہ نہ ہوتا، ہم نے اسے بہت سخت نقصان پہنچایا ہے، تاہم اصل سخت کارروائی ابھی باقی ہے اور مجھے امید ہے کہ ہمیں اس کا سہارا نہیں لینا پڑے گا۔

امریکی وزیر خارجہ کا آبنائے ہرمز پر مذاکرات میں پیش رفت کا دعویٰ

واشنگٹن، 5 اگست (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو کھولنے کے حوالے سے ایران کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں پیش رفت ہوئی ہے، جلد معاہدہ طے پا جائے گا۔ عرب ٹی وی نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر کھولنے کا اعلان چند گھنٹوں میں متوقع ہے۔ قبل ازیں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کا کہنا تھا کہ آبنائے ہُرمُز کھلی ہے، کچھ جہاز وہاں سے گزر بھی رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ ایک ایسے معاہدے پر کام کر رہا ہے جس سے مزید جہاز آبنائے سے گزر سکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کا جوہری ہتھیاروں سے پاک ہونا ہی حتمی معاہدہ ہوگا۔

بنگلہ دیش میں اصلاحات کی رفتار پر سوالیہ نشان

دو برس بعد بھی طلبہ تحریک کے وعدے ادھورے، سیاسی اختلافات میں اضافہ

ڈھاکہ۔ 5/ اگست۔ ایم این این۔ شیخ حسینہ کی تقریباً 16 سالہ حکومت کے خاتمے کا سبب بننے والی طلبہ تحریک کے دو سال بعد بنگلہ دیش میں اصلاحات کی رفتار پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ سیاسی اختلافات بڑھ رہے ہیں جبکہ کئی اہم ادارہ جاتی اور آئینی اصلاحات تعطل کا شکار ہیں۔ 2024 کی عوامی تحریک کے بعد محمد یونس کی سربراہی میں قائم عبوری حکومت نے ملک کے سیاسی اور ریاستی نظام میں وسیع اصلاحات کا عمل شروع کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے "جولائی چارٹر" تیار کیا گیا، جس میں وزیر اعظم کے عہدے کی مدت محدود کرنے، پارلیمان کا ایوان بالا قائم کرنے، صدر کے اختیارات بڑھانے اور عدلیہ کی آزادی مضبوط بنانے سمیت متعدد تجاویز شامل تھیں۔ فروری 2026 میں ہونے والے ریفرنڈم میں تقریباً 70 فیصد ووٹرز نے جولائی چارٹر کی حمایت کی۔ اسی دوران ہونے والے عام انتخابات میں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) نے واضح اکثریت حاصل کی، تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ اقتدار میں آنے کے بعد حکومت نے انتخاب سے قبل کیے گئے کئی اصلاحاتی وعدوں پر عمل نہیں کیا۔ عبوری حکومت نے اصلاحاتی ایجنڈے کے تحت 133 آرڈیننس جاری کیے تھے، لیکن نئی حکومت نے ان میں سے 20 کو اختیار نہیں کیا۔ ان میں قومی انسانی حقوق کمیشن، انسداد بدعنوانی کمیشن، جبری گمشدگیوں اور ریفرنڈم سے متعلق اقدامات بھی شامل ہیں۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ آئینی اور ادارہ جاتی تبدیلیاں مناسب پارلیمانی اور قانونی طریقہ کار کے ذریعے ہونی چاہئیں۔ سیاسی جماعتوں کے درمیان جولائی چارٹر کے نفاذ پر بھی اختلافات برقرار ہیں۔ طلبہ تحریک سے ابھرنے والی نیشنل سٹیزن پارٹی کے رہنماؤں نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت اصلاحات کے وعدوں سے پیچھے ہٹ رہی ہے اور ملک کو دوبارہ پرانے سیاسی نظام کی طرف لے جا رہی ہے۔ جبری گمشدگیوں کا معاملہ بھی تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ عبوری حکومت کے قائم کردہ کمیشن کو 913,1 شکایات موصول ہوئیں، جن میں سے 569,1 کو جبری گمشدگی کے واقعات کے طور پر تصدیق کیا گیا۔ مستقبل میں ایسے واقعات روکنے کے لیے بنگلہ دیش نے اگست 2024 میں جبری گمشدگیوں کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن پر دستخط بھی کیے تھے۔ تاہم جولائی 2026 میں حکومت کی جانب سے پیش کیے گئے نئے مسودۂ قانون پر ناقدین نے اعتراض کیا ہے، خصوصاً اس تجویز پر جس کے تحت جبری گمشدگیوں کے الزامات کی تحقیقات پولیس کو سونپی جا سکتی ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں کا کہنا ہے کہ اس سے احتساب کا نظام کمزور ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب شیخ حسینہ اب بھی بنگلہ دیش کی سیاست میں ایک اہم عنصر بنی ہوئی ہیں۔ ان کی عوامی لیگ اور اس سے وابستہ تنظیموں پر پابندی ہے اور انہیں فروری کے انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ حسینہ اس وقت بھارت میں ہیں اور دسمبر میں بنگلہ دیش واپس آنے کا ارادہ ظاہر کر چکی ہیں۔

امریکہ میں خطرناک وباء سائیکلوسپورا سے 2 اموات، ہزاروں افراد متاثر

مشی گن، 5 اگست (یو این آئی) امریکی ریاست مشی گن میں خوراک سے پھیلنے والی سائیکلوسپورا کی وباء سے 2 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو گئی۔ امریکہ کے محکمۂ صحت کے مطابق سائیکلوسپورا کی وباء سے ہلاک ہونے والے دونوں افراد پہلے سے سنگین بیماریوں میں مبتلا تھے، سائیکلوسپورا انفیکشن اور شدید پانی کی کمی ان کی موت کا سبب بنے۔ ریاست مشی گن میں 11 ہزار 234 مشتبہ اور تصدیق شدہ کیسز کی تعداد 193 ہے جبکہ پورے امریکہ میں 6 ہزار 700 سے زائد تصدیق شدہ اور 500,11 سے زیادہ مشتبہ کیسز زیرِ تحقیقات ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ بیماری ایک خردبینی جاندار (microscopic parasite) کے باعث ہوتی ہے جو آلودہ خوراک یا پانی کے ذریعے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں آلودہ سلاد کے پتے اور دیگر تازہ سبزیوں کو ممکنہ ذریعہ قرار دیا گیا ہے تاہم حتمی وجہ تاحال سامنے نہیں آ سکی۔ سائیکلوسپورا انفیکشن کی عام علامات میں مسلسل یا شدید دست، متلی، قے، پیٹ میں درد، اپھارہ، بھوک میں کمی، تھکن، ہلکا بخار اور وزن میں کمی شامل ہے۔ بروقت علاج نہ ہونے پر شدید پانی کی کمی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے، یہ وباء بزرگ افراد، کمزور مدافعتی نظام رکھنے والے مریضوں اور دائمی بیماریوں میں مبتلا افراد کے لیے زیادہ خطرناک قرار دی جا رہی ہے۔ امریکی محکمۂ صحت کے حکام کے مطابق وباء کے اصل ذرائع کی تلاش جاری ہے۔ امریکی حکام نے شہریوں کو پھل اور سبزیاں اچھی طرح دھونے، فلٹر کا پانی استعمال کرنے، ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھنے اور مسلسل دست یا پانی کی کمی کی صورت میں فوری طبی امداد حاصل کرنے کی ہدایت کی ہے۔

لبنان: 8 لاکھ بے گھر افراد کی گھروں کو واپسی، جنوبی علاقوں میں تباہی برقرار

بیروت، 5 اگست (یو این آئی) لبنان میں جنگ کے باعث بے گھر ہونے والے 8 لاکھ سے زائد افراد اپنے آبائی علاقوں کو واپس لوٹنا شروع ہو گئے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق ابھی بھی لبنان میں 3 لاکھ 60 ہزار سے زائد افراد بے گھر ہیں جن میں تقریباً 26 ہزار سرکاری پناہ گاہوں میں مقیم ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی امدادی ادارے کا کہنا ہے کہ جنگ میں پانی اور بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچنے کے باعث جنوبی لبنان میں 7 لاکھ سے زائد افراد کی صاف پانی تک رسائی متاثر ہوئی ہے۔ اسرائیلی حملوں میں اب تک 4 ہزار 300 سے زائد افراد شہید جبکہ 10 لاکھ سے زائد بے گھر ہو چکے ہیں۔ جنوبی دیہات میں تباہی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور اسرائیلی فوج علاقے کے ایک بڑے حصے پر قابض ہے۔

بی جے پی کے ظلم کا جواب عوام دیں گے، تبدیلی کی لہر شروع ہو چکی ہے

پی ڈی اے پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگا، بی جے پی کی منفی سیاست کا گھڑا بھر چکا، 2027 میں صفایا ہوگا

جنیشور مشر کی جینتی پر اکھلیش کا بی جے پی پر بڑا حملہ، رام مندر چندہ چوری کا معاملہ پھر اٹھایا

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے سماجوادی مفکر جنیشور مشر کی یوم پیدائش کے موقع پر بی جے پی حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ جنیشور مشر کا تاریخی پروگرام جنیشور مشر پارک میں ہونا تھا، لیکن حکومت نے اجازت نہیں دی، اس لیے اسے پارٹی دفتر میں منعقد کرنا پڑا۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی آج جنیشور مشر کے مشن کو آگے بڑھانے کا عہد کرتی ہے اور ان کا نظریہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔انہوں نے یاد دلایا کہ سماج وادی حکومت نے جنیشور مشر کے نام پر ایشیا کے سب سے بڑے پارک کی تعمیر کرائی، جسے صدیوں تک یاد رکھا جائے گا۔اکھلیش یادو نے کہا کہ جنیشور مشر نے پوری زندگی سماجوادی نظریات کے فروغ کے لیے وقف کی اور اپنی سادگی، اصول پسندی اور عوامی خدمت کے ذریعے ہر طبقے کو جوڑنے کا کام کیا۔انہوں نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات میں پی ڈی اے کی طاقت سے شکست کھانے کے بعد بی جے پی اب پی ڈی اے کی نئی نئی تشریحات پیش کر رہی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ پی ڈی اے میں ''پیڑت پنڈت'' بھی شامل ہیں۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی جتنا ظلم کرے گی، پی ڈی اے اتنا ہی مضبوط ہوگا۔ان کے مطابق موجودہ حکومت نے عوام کو ہر سطح پر ظلم و زیادتی کا نشانہ بنایا ہے۔کانپور میں گاڑی پلٹانے، بستی میں انصاف مانگنے والے کارکن کی پولیس حراست میں ہلاکت اور پسماندہ طبقات، دلتوں، اقلیتوں اور اب برہمن سماج کے ساتھ مبینہ ناانصافیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت ہر طبقے کو پریشان کر رہی ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں بدعنوانی اپنے عروج پر ہے اور محکمہ صحت خود علاج کا محتاج ہو چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے شنکراچاریہ کی توہین کی، انہیں کمبھ میں تروینی سنگم پر اسنان نہیں کرنے دیا اور انہیں دھرنا دینے پر مجبور کیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ شنکراچاریہ کو ڈرانے کے لیے ان پر پاکسو ایکٹ کے تحت جھوٹا مقدمہ درج کیا گیا، لیکن وہ جھکے نہیں اور سماج وادی کارکن ہر جگہ ان کے ساتھ کھڑے رہے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کی منفی سیاست کا گھڑا بھر چکا ہے اور نئی نسل نے اسے جواب دے دیا ہے۔ان کے مطابق آئندہ انتخابات میں عوام بی جے پی کو سبق سکھائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ ہر طبقے کا احترام کرتی آئی ہے اور اقتدار میں آنے پر سب کو عزت دی۔انہوں نے یاد دلایا کہ لکھنؤ میں جنیشور مشر پارک آج بھی اپنی مثال آپ ہے، جبکہ بی جے پی نے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کے نام پر کوئی بڑا کام نہیں کیا۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی حکومت کے تعمیر کردہ لوک بھون میں اٹل بہاری واجپئی کا مجسمہ نصب کیا گیا اور اکانا انٹرنیشنل اسٹیڈیم کا نام بھی ان کے نام پر رکھا گیا۔انہوں نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ان کی زبان سب جانتے ہیں، جبکہ سماج وادی پارٹی ہمیشہ سب کا احترام کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی یہی رویہ برقرار رکھے گی۔

رام مندر کے چندے کے مبینہ غبن کے معاملے پر اکھلیش یادو نے کہا کہ رام مندر کے نذرانے میں چوری ''سب سے بڑا مہاپاپ'' ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ دان پاتر سے رقم نکالی گئی اور جب معاملہ سامنے آیا تو صرف چھوٹے ملازمین کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا، جبکہ اصل ذمہ دار با اثر لوگ ہیں۔انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی چوری معمولی ملازمین نہیں کر سکتے۔ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ بار بار ایودھیا جاتے رہے، لیکن انہیں مبینہ بے ضابطگیوں کا علم نہیں ہوا۔انہوں نے بی جے پی پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ چندے کی رسید مانگ رہے ہیں، حالانکہ سناتن روایت میں نذرانے اور دان کی کوئی رسید نہیں ہوتی۔

انہوں نے ریاست میں بدعنوانی کے متعدد الزامات لگاتے ہوئے کہا کہ لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے افتتاح کے فوراً بعد جگہ جگہ ٹوٹ گئی، جبکہ گورکھپور لنک ایکسپریس وے پر ہزاروں کروڑ روپے خرچ ہونے کے باوجود معیاری تعمیر نہیں ہوئی۔ان کے مطابق موجودہ حکومت انجینئر کی نہیں بلکہ ٹھیکیدار کی طرح کام کر رہی ہے اور ہر منصوبے میں لوٹ مار ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ سماج وادی حکومت کسانوں کے لیے ایکسپریس وے کے کنارے منڈیاں بنا رہی تھی، لیکن بی جے پی نے یہ منصوبہ بند کر دیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت میں پولیس جھوٹے مقدمات درج کر کے عوام کو ہراساں کر رہی ہے اور سماج وادی حکومت کی شروع کردہ یوپی ڈائل 100 اور ایمبولینس خدمات کو بھی خراب کر دیا گیا۔انہوں نے کہا کہ سرکاری اسپتالوں میں مناسب علاج دستیاب نہیں، کسانوں کو ڈی اے پی اور یوریا نہیں مل رہی، کھاد میں بھی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں اور اب ای-20 ایندھن کے نام پر پٹرول میں ایتھنول ملا کر گاڑیوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

اکھلیش یادو نے بی جے پی کو ''بدعنوان، ظالم اور گناہ گار پارٹی'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کے عوام آئندہ اسمبلی انتخابات میں اس کا صفایا کر دیں گے۔انہوں نے اعلان کیا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر جن عظیم شخصیات کی سرکاری تعطیلات ختم کی گئی ہیں، انہیں دوبارہ بحال کیا جائے گا۔اس موقع پر سابق رکن پارلیمنٹ ادے پرتاپ سنگھ نے کہا کہ جنیشور مشر کے نظریات پر عمل کرنا ہی ان کے لیے حقیقی خراجِ عقیدت ہے۔پارٹی کے قومی نائب صدر کرنمئے نندا نے کہا کہ اصل سناتنی سماج وادی ہیں کیونکہ وہ سب کا احترام کرتے ہیں، جبکہ قائد حزب اختلاف ماتا پرساد پانڈے نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت میں دانشور طبقہ بڑے پیمانے پر ناانصافی کا شکار ہے اور 2027 میں اکھلیش یادو کی قیادت میں سماج وادی حکومت قائم کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

تقریب کے کنوینر اور رکن پارلیمنٹ سناتن پانڈے نے کہا کہ ریاست کے ہر خطے کے عوام نے 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے کا عزم کر لیا ہے۔انہوں نے کہا کہ جنیشور مشر کے نام پر ایشیا کا سب سے بڑا پارک تعمیر کر کے سماج وادی حکومت نے انہیں حقیقی خراجِ عقیدت پیش کیا تھا۔تقریب میں کاشی کی شری رام جانکی ڈمرو دل سیوا سمیتی کے 15 بٹوکوں نے ڈمرو وادن پیش کیا، گنگا آرتی اور سوستی واچن ہوا، جبکہ اکھلیش یادو نے بٹوکوں کو انگ وستر اور جنوبی پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔اس موقع پر انہیں یادگاری نشان بھی پیش کیا گیا۔تقریب میں بڑی تعداد میں پارٹی رہنماؤں، سابق وزراء، ارکان اسمبلی، دانشوروں، سماجی شخصیات اور کارکنوں نے شرکت کی۔

دنیا بھر میں حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا غم منایا جاتا ہے

مجالسِ امام حسین علیہ السلام اور شب بیداریوں کا سلسلہ تیز

لکھنؤ: فاتحِ کربلا حضرت امام حسینؑ اور آپؑ کے رفقا کی دردناک شہادتوں کی یاد میں مجالس، ماتم اور شب‌داریوں کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔عزادار مجالس اور شب‌داریوں میں شرکت کر کے غمِ حسینؑ میں اشک بہا رہے ہیں۔بدھ کے روز امام باڑہ ناظم صاحب، وکٹوریہ اسٹریٹ، بجاجہ میں مولانا محمد عسکری رضوی نے مجلس سے خطاب کیا۔مجلس کا آغاز قاری یونس عباس نے تلاوتِ کلام پاک سے کیا۔مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؑ کا پیغام لوگوں تک آپؑ کی بہن حضرت زینبؑ اور آپؑ کے فرزند حضرت امام زین العابدینؑ نے پہنچایا۔انہوں نے کربلا سے شام تک کے سفر میں شہزادی جنابِ سکینہؑ پر ڈھائے گئے مظالم بیان کیے، جسے سن کر عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

عزاخانہ علی حسنین، حسن پوریا میں منعقدہ مجلس سے مولانا ظہیر عباس نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیاں نے ماتم کیا۔

عزاخانہ الحاج غلام عباس، بجاجہ میں مولانا محمد عسکری نے مجلس سے خطاب کیا۔مجلس کے بعد شہر کی متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

عزاخانہ نقی علی خاں، انگوری باغ میں مجلس سے مولانا اختر حسین نقوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؑ وہ عظیم شخصیت ہیں جن کا غم پوری دنیا میں منایا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد یزیدی فوج نے خیام حسینی میں آگ لگا دی تھی۔مجلس کا آغاز قاری محمد علی رضوی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔

انجمن غنچۂ مهدیه کی طرحی شبہ داری آج سے

لکھنؤ: روضۂ حضرت مسلمؑ، رئیس منزل میں انجمن غنچۂ مہدیہ کی تین روزہ طرحی شبہ داری کا آغاز جمعرات سے ہوگا۔انجمن کے سکریٹری نصرت حسین نے بتایا کہ انجمن نے طرح کا مصرع ''ایک پیاسا خشک مشکیزے میں دریا لے گیا'' شبہ داری میں شرکت کرنے والی انجمنوں کو دیا ہے، جس کی بنیاد پر تمام انجمنیں اپنے اپنے سلام پیش کریں گی۔

شبہ داری کی پہلی مجلس سے مولانا تقی رضا، دوسری مجلس سے مولانا سیف عباس اور تیسری مجلس سے مولانا رضوان حیدر رات 8:30 بجے خطاب کریں گے۔

پہلے دن جمعرات کو شہیدانِ کربلا، ضیاء الایمان، نیر الاسلام، محبانِ حسین اور انجمن گلزارِ پنجتن، جمعہ کو انجمن غنچۂ مظلومیاں، شبیریہ، غلامانِ حسین، ناصر الاسلام اور تصویر العزا، جبکہ ہفتہ کو کانپور سے آنے والی انجمن رضائے اسلام رات 9 بجے سلام پیش کرے گی۔اس کے بعد انجمن مقصدِ حسینی، رونقِ دینِ اسلام، شام غریباں اور انجمن ناصر العزا اپنے نوحے اور طرحی سلام پیش کریں گی۔

آج کی مجلس:

انجمن کاظمیہ عابدیہ کے نوحہ خواں سید مختار حسین ''منا بھائی مرحوم'' کے عزاخانہ، حسن پوریا میں رات 8 بجے مجلس ہوگی، جس سے مولانا صدف جونپوری خطاب کریں گے۔مجلس کے بعد انجمن کاظمیہ عابدیہ، غنچۂ مظلومیہ، عباسیہ، غم خوارِ زینبؑ اور فروغِ اسلام نوحہ خوانی کریں گی۔

حضرت علی اکبر علیہ السلام اور حضرت قاسم علیہ السلام کے تابوت کی زیارت آج

لکھنؤ: امام باڑہ آغا باقر، چوک میں جمعرات کو شام 7:30 بجے مجلس منعقد ہوگی۔مجلس کے منتظم عظیم علی یاسین غدیری نے بتایا کہ مجلس سے مولانا میثم زیدی خطاب کریں گے۔مجلس کے بعد حضرت علی اکبرؑ اور حضرت قاسمؑ کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

یونٹی پلازہ میں مجلس 8 اگست کو

کربلا کے شہیدوں کے غم میں 8 اگست کو یونٹی پلازہ، مہتاب باغ میں شام 7:30 بجے مجلس منعقد ہوگی۔اے اے زیدی نے بتایا کہ تلاوتِ قرآنِ پاک سے آغاز ہونے والی مجلس سے مولانا نظر عباس خطاب کریں گے، جبکہ اس موقع پر نورین رضا رضوی سوز خوانی کریں گے۔مجلس کے بعد نوحہ خوانی ہوگی۔

لبیک یا حسینؑ! حسینؑ، الوداع مولا۔ننھا عزادار عباس میاں، المو پور، بارہ بنکی۔

ملک بھر میں شہیدان کربلا کا چہلم عقیدت واحترام سے منایا گیا

مبارکپور میں ماتمی انجمنوں نے نکالے سالانہ قدیم چہلم کے جلوس

املو، مبارکپور (اعظم گڑھ) ملک بھر میں شہیدان کربلا کا چہلم عقیدت واحترام کے ساتھ منانے کا سلسلہ جاری ہے۔اسی مناسبت سے ہر سال کی طرح اس سال بھی بتاریخ ۵/اگست بروز بدھ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں شہیدان کربلا کے چہلم کا قدیم اور عظیم الشان جلوس محلہ شاہ محمد پور سے برآمد ہوا جو گولہ بازار واقع قدم رسول ہوتا ہوا شاہ کے پنجے سکٹھی پہونچ کر بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔مولانا ابن حسن املوی واعظ نے بتایا کہ مبارک پور میں چہلم کے جلوس میں حتی الامکان وقت کی پابندی کی جاتی ہے۔چنانچہ ۱۰ بجے دن میں جلوس شروع ہوا اور رات قریب ساڑھے نو بجے تمام ہوا۔اس دوران مقامی ماتمی انجمنوں انجمن انصار حسینی قدیم رجسٹرڈ، انجمن انصار حسینی رجسٹرڈ، انجمن معصومیہ رجسٹرڈ، انجمن عزادار حسینی رجسٹرڈ نے جلوس میں نوحہ خوانی و ماتم پیش کیا اور رسول خدا کو ان کے پیارے نواسے امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہیدوں کا پرسہ پیش کیا۔ہر سال کی طرح اس سال بھی انتظامیہ کی جانب سے پولیس کا زبردست بند و بست تھا۔اس سال جلوس کے موقع پر زوردار موسلا دھار بارش جاری تھی پھر بھی ماتمداروں کے جوش و جذبہ محبت کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ عقیدت کی حرارت میں مزید اضافہ ہو گیا۔اس موقع پر کثیر تعداد میں بلا امتیاز مذہب و مسلک لوگوں نے شرکت کی۔جلوس انتہائی پرامن طور پر بخیر خوبی اختتام پذیر رہا۔

لوک اور قبائلی ثقافت کے تحفظ و فروغ کے لیے جامع ایکشن پلان منظور

جنرل کونسل اجلاس میں ثقافتی ورثے کی دستاویز سازی، تشہیر اور فنکاروں کی سرپرستی پر زور

لکھنؤ: 5 اگست۔اتر پردیش فوک اینڈ ٹرائبل کلچر انسٹی ٹیوٹ کی جنرل کونسل کی میٹنگ آج کلچر ڈپارٹمنٹ کی خصوصی سکریٹری محترمہ دیپا رنجن کی صدارت میں ڈائریکٹریٹ آف کلچر، لکھنؤ کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ڈاکٹر رتی شنکر ترپاٹھی (صدر، بھارتندو ناٹیہ اکیڈمی)، پروفیسر جینت کھوت (صدر، اتر پردیش سنگیت ناٹک اکیڈمی)، ڈاکٹر راجیش اہیروار (اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈائریکٹریٹ آف کلچر)، ڈاکٹر ونے کمار سنگھ (ڈائریکٹر، ریاستی عجائب گھر)، ڈاکٹر کمود سنگھ، جناب نریندر پرساد، جناب جگ پریشاد، ڈاکٹر برج بھن مارواوی، محترمہ تارا چودھری، ڈاکٹر منوج کمار مشرا (بھاتکھنڈے یونیورسٹی آف کلچر)، جناب رام ونے (اتر پردیش محکمہ آثار قدیمہ)، جناب دھرمیندر یادو (خزانچی، اتر پردیش انسٹی ٹیوٹ آف لوک اینڈ ٹرائبل کلچر) اور انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر، جناب اتل دویدی نے ممبران کے ساتھ میٹنگ میں شرکت کی۔اس کے بعد مالی سال 2026-2027 کے مجوزہ سالانہ پروگرامز اور ایکشن پلان پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا اور جنرل کونسل نے اس کی منظوری دی۔اجلاس میں ادارے کے انتظامی، مالیاتی اور ثقافتی کاموں کا جامع جائزہ لیا گیا، مختلف اسکیموں کے موثر آپریشن، وسائل کے درست استعمال اور کام میں شفافیت اور معیار کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا گیا۔میٹنگ کے دوران ریاست کے امیر لوک اور قبائلی فن، ثقافت، لوک روایات اور لوک فنکاروں کے تحفظ، فروغ اور وسیع پیمانے پر تشہیر کے لیے جاری اسکیموں اور مستقبل کے پروگراموں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔کونسل کے اراکین نے ادارے کے مستقبل کے ایکشن پلان کو مزید موثر، عوام پر مبنی اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے اہم تجاویز دیں۔ان پر ضروری فیصلے کئے گئے اور ان پر بروقت عملدرآمد پر اتفاق کیا گیا۔ملاقات کے دوران ادارے کی آئندہ ثقافتی سرگرمیوں، لوک اور قبائلی فنکاروں کی دلچسپی، تحقیقی و اشاعتی کام، تربیتی پروگراموں اور ثقافتی ورثے کے تحفظ اور فروغ سے متعلق مختلف موضوعات پر تفصیلی اور بامعنی بات چیت ہوئی۔اس موقع پر صدر محترمہ دیپا رنجن نے انسٹی ٹیوٹ کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کے بھرپور لوک اور قبائلی ثقافتی ورثے کے تحفظ، فروغ اور وسیع پیمانے پر پھیلانے کے لیے زیادہ فعال، موثر اور نتیجہ خیز انداز میں کام کرے۔چیئرمین نے خاص طور پر قبائلی برادریوں کو سماج کے مرکزی دھارے سے جوڑنے، انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں اور کامیابیوں کی وسیع تشہیر کو یقینی بنانے اور اتر پردیش کی لوک اور قبائلی ثقافت سے متعلق خطرے سے دوچار ورثے جیسے روایتی دستکاری، مقامی کھانوں، لوک دوائیوں کے روایتی علم اور دیگر کو منظم طریقے سے دستاویزی شکل دینے، محفوظ کرنے اور جمع کرنے پر زور دیا۔اس کے ساتھ ساتھ محکمہ ثقافت کے تحت کام کرنے والے تمام اداروں اور اکیڈمیوں کے ساتھ بہتر تال میل قائم کرتے ہوئے اور ریاست کے ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے ایک موثر ایکشن پلان تیار کرتے ہوئے مشترکہ طور پر ثقافتی سرگرمیاں کرنے کی ضرورت پر بھی خصوصی زور دیا گیا۔میٹنگ کے اختتام پر ڈائریکٹر مسٹر اتل دویدی نے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کیا۔

مشہور طبیب و مذہبی شخصیت قاضی حسین رضا کا انتقال، سرسی میں غم کی لہر

سنبھل/قصبہ سرسی کی مایہ ناز شخصیت، ممتاز حکیم اور شیعہ جامع مسجد سرسی کے پیش امام رہے قاضی حسین رضا (ولد مرحوم قاضی ناظم حسین) کا میرٹھ میں انتقال ہو گیا۔ان کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی پورے علاقے اور عزاداروں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔وہ اپنے پیچھے بیوہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑ گئے ہیں۔مرحوم نے تقریباً 5 سال تک سرسی کی سب سے قدیم مسجد، مسجد کعبۂ ثانی میں امامِ جماعت کے طور پر خدمات انجام دیں۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

مرحوم قاضی حسین رضا کی پیدائش 1944 میں سرسی کے ایک نامور زمیندار گھرانے میں ہوئی تھی۔انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم سرسی میں ہی حاصل کی۔اس کے بعد اعلیٰ مذہبی تعلیم اور طبی (یونانی طب) کی پڑھائی کے لیے وہ لکھنؤ چلے گئے۔لکھنؤ میں انہوں نے اپنے ماموں، وقت کے مشہور عالم و واعظ مولانا ایوب حسین کی سرپرستی میں دینی و طبی تعلیم مکمل کی۔

خدمات کا طویل سفر

تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اتر پردیش یونانی میڈیکل محکمے کے تحت مختلف یونانی طبی مراکز پر اپنی خدمات دیں اور 2006 میں ریٹائر ہوئے۔خدمتِ خلق کے ساتھ ساتھ انہوں نے مذہبی میدان میں بھی بے مثال کام کیا:

امامت: انہوں نے 25 سے بھی زائد سالوں تک سرسی کی شیعہ جامع مسجد میں بطور امامِ جمعہ و جماعت قوم کی رہنمائی کی۔

تبلیغ و مجالس: ایک مبلغ کے طور پر انہوں نے 60 سے زیادہ سالوں تک سرسی اور ملک کے مختلف حصوں میں مجالس سے خطاب کیا۔

مفت تعلیم: نئی نسل کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے وہ مکتب میں بچوں کو بلا معاوضہ (مفت) پڑھاتے رہے۔قاضی حسین رضا اپنے بہترین اخلاق، علم اور خدمتِ خلق کے لیے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ان کا رخصت ہونا سرسی اور دینی حلقے کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔

پوروتر ریلوے
کھلای-ٹینڈر نوٹس
ڈویژنل ریل منیجر/سگ۔اینڈ ٹیلی کمیونکیشن/شمال مشرقی ریلوے/وارانسی واسطے وصدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل کاموں کیلئے ''کھلای-ٹینڈر'' طلب کئے جاتے ہیں۔
ٹینڈر نوٹس نمبر: NER-BSB0SnT-OT-41-2026، کام کا نام: وارانسی ڈویژن DRM آفس میں پرانے ٹیلیفون ایکسچینج کو بدل کر Asterisk پر مبنی IP ایکسچینج نصب کرنا۔
تخمینی لاگت۔ ₹38042221.37، بیعانہ رقم: ₹760900.00،
ٹینڈر فارم کی قیمت۔ ₹-00.00، کام کی مدت تکمیل: 180 دن۔
ٹینڈر بند ہونے کی آخری تاریخ اور وقت: 24.08.2026 کو 15:00 بجے۔
نوٹ: 1۔ای۔ٹینڈر بتاریخ 24.08.2026 کو 15:00 بجے تک آن لائن جمع کیا جا سکے گا۔2۔پوری تفصیل کی معلومات حاصل کرنے و ٹینڈر پیش کرنے کیلئے انڈین ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in دیکھیں۔
ڈی آر ایم (ایس اینڈ ٹی سی)/ وارانسی
CPRO/Signal-89
ٹرینوں میں بیڑی/سگریٹ نہ پئیں

مدارس پر انگلیاں اٹھانے والے تاریخ بھی دیکھیں: مسلم مجلس

مدارس نے تعلیم کے ساتھ قومی یکجہتی اور آزادی کی جدوجہد میں بھی کردار ادا کیا

لکھنؤ ۵/اگست (پریس ریلیز): مدارس کو دہشت گردی سے جوڑنے والے بیانات پر آل انڈیا مسلم مجلس اتر پردیش نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔مسلم مجلس اتر پردیش کے جنرل سکریٹری عرفان خان قادری نے تسلیمہ نسرین اور اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے بیانات کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مدارس پر انگلی اٹھانے والوں کو پہلے ان کی تاریخ اور خدمات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔عرفان قادری نے کہا کہ مدارس ہندوستان کے تعلیمی و سماجی نظام کا حصہ رہے ہیں۔ان اداروں نے صرف دینی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ مختلف ادوار میں برادران وطن کے بچوں نے بھی یہاں تعلیم حاصل کی ہے۔اس لیے پورے تعلیمی نظام کو چند الزامات یا واقعات کی بنیاد پر دہشت گردی سے جوڑنا ناانصافی ہے۔انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی کے دور میں مدارس سے وابستہ علماء اور طلبہ نے بھی انگریز اقتدار کے خلاف بیداری پیدا کرنے اور جدوجہد میں حصہ لیا۔تاریخ کے اس روشن باب کو نظرانداز کر کے مدارس کے بارے میں یک طرفہ رائے قائم کرنا مناسب نہیں۔مسلم مجلس اتر پردیش کے جنرل سکریٹری نے کہا کہ کسی ادارے یا فرد کے خلاف شکایت ہو تو قانون اور شواہد کی بنیاد پر کارروائی ہونی چاہیے، لیکن کسی پورے طبقے یا تعلیمی نظام کو بدنام کرنا مسئلے کا حل نہیں۔مدارس کے نصاب، معیار تعلیم یا اصلاحات پر گفتگو ضرور ہو، مگر اسے مذہب اور دہشت گردی سے جوڑنے سے گریز کیا جائے۔عرفان قادری نے کہا کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کے مذہبی و سماجی تنوع میں ہے۔عوامی زندگی سے وابستہ شخصیات کو حساس معاملات میں ایسی زبان استعمال کرنی چاہیے جو اختلاف کے باوجود باہمی احترام اور قومی یکجہتی کو مضبوط کرے، نہ کہ معاشرے میں بداعتمادی اور کشیدگی پیدا کرے۔

اتر پردیش میں ڈیری کنکلیو 2026 کا انعقاد، ڈیری شعبے کو مزید مضبوط بنانے پر زور

50 سالہ سفر کے موقع پر نئی اسکیموں، سرمایہ کاری اور روزگار کے مواقع کا اعلان

لکھنؤ: 5 اگست۔ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے قیام کے 50 سال مکمل ہونے کے موقع پر ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ اور اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کے مشترکہ زیر اہتمام ریاست کے تمام 75 اضلاع میں آج ایک روزہ ضلعی سطح کی ڈیری کنکلیو-2026 کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔پروگرام کا آغاز چراغ روشن کرنے اور ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ ہیڈکوارٹر سے دودھ کمشنر شریمتی دھن لکشمی کے خطاب سے ہوا اور ویب لنک کے ذریعے محکمہ جاتی اسکیموں سے متعلق ایک ویڈیو نشر کیا گیا۔کنکلیو سے خطاب کرتے ہوئے، دودھ کمشنر نے کہا کہ ہندوستان سال 2024-25 میں تقریباً 248 ملین میٹرک ٹن دودھ کی پیداوار کے ساتھ دنیا کا سب سے بڑا دودھ پیدا کرنے والا ملک ہے، جس میں اتر پردیش تقریباً 38.8 ملین میٹرک ٹن دودھ کی پیداوار کے ساتھ ملک میں پہلے نمبر پر ہے اور اس کا حصہ تقریباً 16 فیصد ہے۔انہوں نے کہا کہ ڈیری سیکٹر دیہی معیشت، خواتین کو بااختیار بنانے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔انہوں نے بتایا کہ نند بابا دودھ مشن کے تحت مختلف اسکیموں سے کل 17994 مستفیدین مستفید ہو رہے ہیں اور 4951 پرائمری دودھ کوآپریٹو سوسائٹیوں کی تشکیل سے بالواسطہ اور بالواسطہ طور پر تقریباً 2.25 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔اس پروگرام میں، چیف منسٹر کی سودیشی گائے کے تحفظ کی اسکیم کے 2100 نئے منتخب مستفیدین، 1500 سے زیادہ منی نندنی کسانوں کی خوشحالی اسکیم، اور ریاست بھر میں 450 سے زیادہ نندنی کسانوں کی خوشحالی اسکیم کے انتخابی خطوط تقسیم کیے گئے۔مزید برآں، ڈیری سیکٹر میں 28000 کروڑ روپے سے زیادہ کے 829 مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے ہیں۔اتر پردیش ڈیری ڈیولپمنٹ اور دودھ کی مصنوعات کے فروغ کی پالیسی-2022 کے تحت، دودھ کی پروسیسنگ اور ریفریجریشن کی صلاحیت میں روزانہ 39 لاکھ لیٹر کا اضافہ ہوا ہے، اور تقریباً 10000 ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ڈی بی ٹی کے ذریعے سرمایہ کاروں کو تقریباً 42 کروڑ روپے کی گرانٹ بھی فراہم کی گئی ہے۔عوامی نمائندوں، ضلعی انتظامیہ کے افسران، حیوانات اور زرعی سائنس مراکز کے نمائندوں، دودھ یونینوں، ترقی پسند ڈیری فارمرز، لائیو سٹاک فارمرز، سیلف ہیلپ گروپس، اور دودھ کوآپریٹیو کے اراکین نے جوش و خروش کے ساتھ کنکلیو میں شرکت کی۔محکمہ کے افسران اور ماہرین نے ڈیری کی جدید تکنیکوں، سائنسی حیوانات، جانوروں کی صحت، جانوروں کی متوازن خوراک اور محکمانہ اسکیموں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔دودھ کمشنر نے تمام اسٹیک ہولڈرز پر زور دیا کہ وہ محکمانہ اسکیموں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں، جدید اور سائنسی مویشی پالنے کی تکنیکوں کو اپنائیں اور ریاست کے ڈیری سیکٹر کو مزید خوشحال اور خود انحصاری بنانے میں فعال کردار ادا کریں۔

اودھ نامہ

پردھان کے جانے کے بعد

کہا جاتا ہے کہ آر ایس ایس اور ان کے بانیان کے مقاصد میں شروع ہی سے تعلیم اور تعلیمی نظام پر قبضہ کرنا شامل رہا ہے۔ سنگھ پریوار بخوبی سمجھتا تھا کہ نصابی کتابوں اور تعلیمی نصاب کے ذریعے نظریاتی اثر و رسوخ کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور کس طرح انسانی ذہن کو اپنے نظریات کے قریب لایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد، جو قومی تحریک کے سرکردہ رہنما، ممتاز دانشور اور کانگریس کے سابق صدر تھے، ان کا اس منصب پر فائز ہونا آر ایس ایس کے لیے ہمیشہ ایک گہری فکر کا باعث رہا۔ اگرچہ اندرا گاندھی کی حکومت نے بھی ایمرجنسی کے دوران تعلیم کو ریاستوں کے خصوصی اختیار کے دائرے سے نکال کر اسے زیادہ مرکزی بنانے کی سمت میں اقدامات کیے تھے، لیکن ایسا کرنے کے پس پردہ آر ایس ایس کے نظریاتی محرکات سے بالکل مختلف اور کہیں زیادہ واضح تھے۔ آر ایس ایس نے 1967 میں جب اپنے سیاسی ونگ بھارتیہ جن سنگھ کے توسط سے پہلی بار اقتدار کے ایوانوں میں قدم رکھا اور شمالی ہندوستان کی بعض ریاستوں میں سوشلسٹ جماعتوں کے ساتھ سنیکت ودھایک دل (سنوید) حکومتوں کا حصہ بنا، اسی وقت سے اس نے اپنے مقصد کے حسول کی جانب بڑھنے میں نسبتاً تیزی پیدا کی اور تب سے آج تک تعلیمی منظرنامہ میں جو تبدیلیاں آئیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

آنجہانی اٹل جی کی قیادت میں بننے والی حکومت کے دوران کھل کر سامنے آیا یہ اصرار پہلی بار کھل کو سامنے ایا، جب اسکول کی نصابی کتابوں میں کی گئی تبدیلیوں پر ملک بھر میں شدید تنازعہ کھڑا ہو گیا اور معاملہ آخرکار سپریم کورٹ تک پہنچا۔ درخواست گزاروں کی دلیل تھی کہ نیشنل کریکولم فریم ورک سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اسے سینٹرل ایجوکیشن ایڈوائزری بورڈ سے مشاورت کے بغیر تیار کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ اگرچہ سی اے بی ای کا کردار صلاح کار کا ہے، لیکن روایت کے مطابق اس سے مشورہ کیا جانا چاہیے، تاکہ تعلیم کی ترقی سے متعلق امور میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی برقرار رہے۔ اس وقت وزیر تعلیم بی جے پی کے سب سے بااثر رہنماؤں میں شمار کیے جانے والے اور دو بار پارٹی کے صدر رہ چکے ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی تھے۔

موجودہ حکومت کے نظریاتی منصوبے میں دھرمیندر پردھان کا کردار بے حد اہم رہا ہے۔ وہ پارٹی صدر کے عہدے کے لیے ممکنہ او بی سی چہرہ بھی تھے۔ ایسے میں ان کا اس طرح اچانک اور ہتک آمیز طریقے سے وزارت سے باہر ہونا نہ صرف بی جے پی کی مستقبل کی قیادت کے لیے ایک بڑا جھٹکا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ گہرا اثر آر ایس ایس کے طویل مدتی نظریاتی ایجنڈے پر پڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ مظاہرین کے لیے دھرمیندر پردھان ایک علامت بن گئے تھے، لیکن ان کی تحریک دراصل اس تعلیمی پالیسی کے خلاف تھی جسے بی جے پی آہستہ آہستہ مکمل طور پر نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اس تحریک نے بی جے پی کے اس وسیع منصوبے کو اجاگر کر دیا، جس کے تحت وہ ایک ایسا نیا تعلیمی نظام قائم کرنا چاہتی ہے جہاں آئی آئی ٹی جیسے اداروں میں انڈین نالج سسٹم پر زور دیا جائے، طلبہ ٹکنالوجی کے دلکش نعروں کو دہرائیں اور ٹکنالوجی سے صرف رسمی وابستگی کا اظہار کریں، جبکہ سائنس اور سائنسی طرز فکر کو دانستہ طور پر پس پشت ڈال دیا جائے۔ اس ماڈل میں آزاد طلبہ تنظیموں کو یا تو عملاً حاشیے پر دھکیل دیا جاتا ہے یا ان کی سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں تعلیمی اداروں میں پیدا ہونے والے خلا پر تقریباً مکمل طور پر آر ایس ایس سے وابستہ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کا غلبہ قائم ہو جاتا ہے۔ متنازعہ نیشنل ایجوکیشن پالیسی (این ای پی) 2020 پر الزام ہے کہ وہ ریاستوں کے اختیارات کو کمزور کرتی ہے۔ دھرمیندر پردھان کی قیادت میں وزارت تعلیم نے تمل ناڈو اور کیرالہ جیسی ریاستوں پر اپنی پالیسیاں قبول کروانے کے لیے مرکزی مالی امداد کو دباؤ کے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ اس کے علاوہ، ان کے دور میں جامعات کے وائس چانسلروں کی تقرریاں بھی مسلسل ایسے لوگوں میں سے کی گئیں جنہیں آر ایس ایس کے نظریاتی دائرے سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ ان میں سے کئی تقرریاں تنازعات کا سبب بھی بنیں۔ اس نظریاتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ حاشیے پر موجود طبقات کے طلبہ اور مجموعی طور پر پبلک ایجوکیشن کے لیے مالی معاونت میں منظم انداز میں کٹوتی کی گئی۔ اقلیتی اور دلت طلبہ کی اسکالرشپ کے لیے مختص بجٹ میں مسلسل اور منصوبہ بند طریقے سے کمی کا مشاہدہ کیا گیا۔

حال ہی میں مرکزی حکومت نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ سائنس کے طلبہ کے لیے جاری انسپائر-ایس ایچ ای اسکالرشپ اسکیم کی تجدید نہیں کرے گی۔ تعلیم کا سوال، جو پہلے ہی تشویش کا باعث تھا، اب وسیع عوامی بے چینی اور احتجاج کا ایک سنگین اور بڑا معاملہ بن گیا۔ دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ اور سڑکوں پر بڑے پیمانے پر عوامی غم و غصے کے بعد آر ایس ایس کے سامنے سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ ہندوستان میں تعلیم سے متعلق اس کا پورا منصوبہ اور آئندہ نسلوں کو پالیسی سے متعلق تبدیلیوں کے ذریعے اپنے نظریاتی سانچے میں ڈھالنے کی اس کی حکمت عملی پٹری سے اتر سکتی ہے۔

سڑک سے ضمنی انتخاب تک تبدیلی کا اشارہ؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کی جمہوری سیاست میں عوامی تحریکیں اور انتخابی نتائج ہمیشہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے رہے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی نوجوانوں نے کسی اجتماعی مقصد کے لیے منظم ہو کر آواز بلند کی، اس کے اثرات صرف سڑکوں تک محدود نہیں رہے بلکہ اقتدار کے ایوانوں میں بھی محسوس کیے گئے۔ حالیہ دنوں نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں، تعلیمی نظام میں شفافیت اور روزگار کے مسائل کو لے کر نوجوانوں کی احتجاجی تحریک نے قومی سطح پر ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دیا۔ 15 سال اور اس سے زیادہ عمر کے نوجوانوں کی روزگار میں شرکت 2017-16 میں 42.7 فیصد تھی جو گھٹ کر مارچ 2026 میں 38.7 فیصد رہ گئی۔ وہیں مسابقتی امتحانات کے پیپر لیک سے کروڑوں نوجوانوں کے نوکری اور تعلیم مکمل کرنے کے خواب چکنا چور ہو گئے۔ نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے قریب 22 بچے و بچیوں نے خودکشی کی۔ اسی کے بعد نوجوان کو خود سڑک پر آ کر اس مسئلہ کو اٹھانا پڑا۔ نوجوانوں کی بات سننے کے بجائے حکومت نے ان کی آواز دبانے کے لیے ظالمانہ رویہ اختیار کیا۔ جس نے حکومت کی بے حسی ہی نہیں بلکہ کھوکھلے پن کو بھی سامنے لا دیا۔ عوام میں یہ پیغام گیا کہ نقلی راشٹرواد، فرقہ وارانہ نفرت اور مذہب کی افیم چٹا کر بی جے پی صرف اقتدار میں بنے رہنا چاہتی ہے۔ اس کے پاس بچوں کے مستقبل کو سنوارنے اور بہتر مواقع فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے فوراً بعد آئے بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کے ضمنی انتخابات کے نتائج نے سیاسی مبصرین کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ یہ نتائج نوجوانوں کی بے چینی اور بدلتے ہوئے عوامی مزاج کی عکاسی کرتے ہیں، یا انہیں محض مقامی سیاسی عوامل کا نتیجہ سمجھا جائے۔

جمہوریت میں ضمنی انتخابات اگرچہ حکومتیں تبدیل نہیں کرتے، لیکن وہ عوامی رائے کے بدلتے رجحانات کی نشاندہی ضرور کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی جماعتیں انہیں آئندہ بڑے انتخابات کے لیے ایک اشارہ تصور کرتی ہیں۔ حالیہ ضمنی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو مدھیہ پردیش اور بہار میں شکست کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ گجرات میں وہ اپنی نشست برقرار رکھنے میں کامیاب رہی۔ ان نتائج نے یہ بحث چھیڑ دی کہ آیا ملک میں سیاسی فضا تبدیل ہو رہی ہے یا نہیں۔

بہار کی بانکی پور اسمبلی نشست خاص طور پر قومی توجہ کا مرکز رہی۔ یہ نشست بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی صدر نتن نوین کے راجیہ سبھا جانے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ یہ سیٹ تیس سالوں سے بی جے پی کے پاس ہے، چار مرتبہ نتن نوین بانکی پور کی بہار اسمبلی میں نمائندگی کر چکے ہیں۔ یہ انتخاب بھی انہیں کے نام پر لڑا گیا تھا، اس لیے اسے پارٹی کی ساکھ سے جوڑا جا رہا تھا۔ اس نشست پر جن سوراج پارٹی کے سربراہ پرشانت کشور کی کامیابی کو صرف ایک انتخابی جیت نہیں بلکہ ایک علامتی کامیابی کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ پرشانت کشور، جو برسوں تک انتخابی حکمت عملی کے ماہر کے طور پر جانے جاتے تھے، اب خود فعال سیاست میں قدم رکھ چکے ہیں۔ ان کی کامیابی نے یہ سوال پیدا کیا ہے کہ کیا بہار میں روایتی سیاسی مساوات بدل رہی ہے اور کیا ایک نئی سیاسی قوت ابھرنے کی کوشش کر رہی ہے؟ یہ سوال اس لئے بھی پیدا ہو رہا ہے کہ بانکی پور سیٹ پر ہندو اعلیٰ ذاتوں کی اقلیت اور او بی سی کے مقابلہ اکثریت ہے۔ تو کیا اعلیٰ ذات کے روایتی ہندو ووٹ بی جے پی سے دور ہو رہے ہیں؟

اسی طرح مدھیہ پردیش کی دتیہ اسمبلی نشست پر کانگریس کی کامیابی بھی اہم سیاسی واقعہ بن گئی۔ اگرچہ یہ نشست پہلے بھی کانگریس کے پاس تھی، لیکن رکن اسمبلی کی نااہلی کے بعد ہونے والے ضمنی انتخاب میں دوبارہ کامیابی نے کانگریس کے حوصلے بلند کیے ہیں۔ ریاستی کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے اسے عوام کی تبدیلی کی خواہش کا اظہار قرار دیا، جبکہ سیاسی تجزیہ نگاروں کے مطابق اس کامیابی میں مقامی تنظیمی سرگرمی، امیدوار کا انتخاب اور حکمراں جماعت کے اندرونی اختلافات بھی اہم عوامل رہے۔ گجرات میں صورتحال مختلف رہی، جہاں بھارتیہ جنتا پارٹی نے منجل پورا اسمبلی نشست برقرار رکھتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ اس کا روایتی ووٹ بینک اب بھی بڑی حد تک محفوظ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں سیاسی رجحانات یکساں نہیں ہیں اور ہر ریاست کی اپنی سیاسی، سماجی اور علاقائی حقیقتیں ہیں۔ ان ضمنی انتخابات کے ساتھ نوجوانوں کی حالیہ تحریک کو بھی جوڑا جا رہا ہے۔ نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کے خلاف شروع ہونے والا احتجاج صرف ایک امتحان تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے تعلیم، روزگار، میرٹ، شفافیت اور حکومتی جوابدہی جیسے وسیع تر سوالات کو قومی بحث کا حصہ بنا دیا۔ بڑی تعداد میں طلبہ اور نوجوانوں نے پرامن احتجاج، دھرنوں اور سوشل میڈیا مہمات کے ذریعے اپنی آواز بلند کی۔ اس تحریک نے یہ واضح کیا کہ نئی نسل صرف نظریاتی یا مذہبی مسائل ہی نہیں بلکہ تعلیم، روزگار، مستقبل اور بہتر حکمرانی جیسے عملی مسائل کو بھی سیاسی ترجیحات میں شامل دیکھنا چاہتی ہے۔

سوشل میڈیا نے اس تحریک کو قومی سطح پر پہنچانے میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔ روایتی میڈیا کے مقابلے میں ڈیجیٹل پلیٹ فارم نوجوانوں کی آواز بن کر سامنے آئے۔ مختصر ویڈیوز، میمز، پوسٹرز اور آن لائن مہمات نے تحریک کو وسیع تر عوامی حمایت فراہم کی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آج کی سیاست میں ڈیجیٹل ذرائع رائے عامہ کی تشکیل میں پہلے سے کہیں زیادہ موثر ہو چکے ہیں۔

اگرچہ بعض تجزیہ نگار نوجوانوں کی تحریک اور ضمنی انتخابات کے نتائج کو آپس میں جوڑ رہے ہیں، لیکن ایک محتاط تجزیہ یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان براہِ راست تعلق قائم کرنے میں احتیاط برتی جائے۔ ضمنی انتخابات پر اکثر مقامی امیدوار، ذات پات کی سیاست، تنظیمی طاقت، انتخابی حکمت عملی، علاقائی مسائل اور مقامی قیادت جیسے عوامل زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے صرف چند نشستوں کے نتائج کی بنیاد پر قومی سطح پر کسی بڑی سیاسی تبدیلی کا حتمی اعلان کرنا قبل از وقت ہوگا۔ تاہم اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ نوجوانوں کی تحریک نے حکومت اور اپوزیشن دونوں کو نئے انداز میں سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ اگر نوجوانوں کے مسائل، خاص طور پر تعلیم، امتحانات کی شفافیت، روزگار اور مہنگائی جیسے سوالات آئندہ بھی سیاسی مباحث کے مرکز میں رہتے ہیں تو یقیناً سیاسی جماعتوں کو اپنی حکمت عملی تبدیل کرنا ہوگی۔ موجودہ دور کا نوجوان صرف وعدے نہیں بلکہ عملی نتائج دیکھنا چاہتا ہے۔

بھارت کی سیاسی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ نوجوانوں کی تحریکوں نے کئی مرتبہ بڑے سیاسی تغیرات کی بنیاد رکھی ہے۔ گجرات کی نو نرمان تحریک، جے پرکاش نارائن کی تحریک، بدعنوانی کے خلاف انا ہزارے کی تحریک اور کسانوں کی حالیہ تحریک، سب نے کسی نہ کسی مرحلے پر قومی سیاست کی سمت متاثر کی۔ اگرچہ ہر تحریک کے اسباب اور نتائج مختلف رہے، لیکن ایک مشترکہ حقیقت یہ ہے کہ عوامی دباؤ نے ہمیشہ حکومتوں کو اپنی حکمت عملی پر نظرثانی کرنے پر مجبور کیا۔

حالیہ صورتحال میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ نوجوانوں نے پرامن احتجاج اور آئینی طریقۂ کار کے ذریعے اپنے مطالبات پیش کیے۔ یہ جمہوریت کی مضبوطی کی علامت ہے کہ شہری اپنی آواز قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر بلند کریں۔ اسی کے ساتھ حکومتوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ ایسے احتجاج کو محض سیاسی مخالفت قرار دینے کے بجائے ان میں پوشیدہ عوامی پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ سیاسی جماعتوں کے لیے بھی یہ نتائج ایک اہم سبق رکھتے ہیں۔ صرف انتخابی نعروں یا روایتی سماجی اتحادوں کے سہارے کامیابی حاصل کرنا اب پہلے جیسا آسان نہیں رہا۔ نوجوان ووٹر معلومات تک فوری رسائی رکھتا ہے، حکومت کی کارکردگی کا مسلسل جائزہ لیتا ہے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنی رائے بھی قائم کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب شفاف حکمرانی، بہتر تعلیم، روزگار کے مواقع، امتحانی نظام کی ساکھ اور اداروں کی جوابدہی جیسے مسائل انتخابی سیاست میں زیادہ اہمیت حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ آخر میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کے ضمنی انتخابات کے نتائج کو نہ تو غیر معمولی سیاسی انقلاب قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں مکمل طور پر معمول کا انتخابی عمل سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ یہ نتائج یقیناً عوامی رجحانات میں بعض تبدیلیوں کی نشاندہی کرتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی اہمیت کا اندازہ آئندہ ریاستی اسمبلی انتخابات اور اس کے بعد ہونے والے عام انتخابات میں ہی ہو سکے گا۔

البتہ ایک حقیقت اب کافی حد تک واضح دکھائی دیتی ہے کہ بھارت کی سیاست میں نوجوان پہلے سے کہیں زیادہ فعال، باشعور اور فیصلہ کن کردار ادا کرنے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر سیاسی جماعتیں ان کے حقیقی مسائل کو اپنی ترجیحات میں شامل کرتی ہیں تو انہیں عوامی اعتماد حاصل ہو سکتا ہے، ورنہ نوجوانوں کی یہی بیداری مستقبل میں ملک کی سیاست کے نئے رخ کا تعین بھی کر سکتی ہے۔

9810371907

داتیا میں بی جے پی کی کھٹیا کیسے کھڑی ہوئی؟

ڈاکٹر سلیم خان

بہار کے بانکی پور، گجرات کے مانجل پور، اور مدھیہ پردیش کے دتیا حلقوں میں ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ ان تینوں صوبوں میں اتفاق سے ڈبل انجن سرکار ہے۔ ان انتخابی نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ کاکروچ جنتا پارٹی اور ایودھیا چندہ چوری نے سنگھی رائے دہندگان میں زبردست مایوسی پیدا کی ہے۔ اس لیے ان کے جوش و خروش میں غیر معمولی کمی کا اندازہ پولنگ کی کمی سے کیا جا سکتا ہے۔ بانکی پور ضمنی انتخاب میں صرف 34.30 فیصد ووٹنگ ہوئی جو گذشتہ بار 41.45 فیصد ووٹنگ کے مقابلے میں ے فیصد سے زیادہ کم ہے۔ دوسری طرف، مانجل پور ضمنی انتخاب میں بھی 37.5 فیصد ٹرن آؤٹ درج کیا گیا۔ یہ دونوں بی جے پی کے گڑھ ہیں جہاں برسوں سے کمل کھلتا رہا ہے۔ ان تینوں حلقوں میں مدھیہ پردیش کو یہ امتیاز حاصل رہا کہ وہاں 71.44 فیصد ووٹرز نے اپنا حقِ رائے دہی استعمال کیا۔ یہاں پچھلی بار اور اس مرتبہ بھی کانگریس کو کامیابی ملی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریسیوں نے جوش و خروش دکھایا ورنہ جس طرح وزیر اعلیٰ موہن یادو نے اسے اپنے وقار کا مسئلہ بنا دیا تھا اسے دوبارہ جیتنا کانگریس کے لیے آسان نہیں تھا۔

مذکورہ بالا تینوں حلقہ ہائے انتخاب میں سب سے اہم بانکی پور تھا کیونکہ وہاں کے رکن اسمبلی نتن نبین کو ڈبل ترقی ملی۔ انیں رقومی صدر بنا کر راجیہ سبھا بھیجا گیا۔ اب انہیں یہ ثابت کرنا تھا کہ مستقبل میں وہ پارٹی کو ملک بھر میں کامیابی سے ہمکنار کریں گے۔ اس کے لیے خود اپنے حلقۂ انتخاب میں بہترین موقع تھا جہاں سے وہ کئی مرتبہ جیت چکے ہیں لیکن وہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ پرشانت کشور ان کے سامنے ہنومان بن کر رقص کرنے کے بجائے (جیسا کہ لکھنو میں ہوا تھا) راون بن کر ڈٹ گئے۔ کل یگ کی رام لیلا میں راون کامیابی سے سرفراز ہو گیا۔ انتخابی سیاست میں سرکار چلانا یعنی عوامی فلاح بہبود وزراء کے ذمہ ہوتی ہے اور پارٹی کو صدر چلاتا ہے۔ بی جے پی میں نریندر مودی وزیر اعظم بنے تو پارٹی کی کمان راجناتھ سنگھ کے ہاتھوں میں تھی۔ انہیں توقع تھی کہ بی جے پی سب سے بڑی پارٹی تو بن جائے گی مگر اکثریت سے محروم رہے گی اس لیے دوسروں کے تعاون سے مخلوط حکومت تشکیل کرنی پڑے گی۔ ایسے میں نریندر مودی کی پیشانی پر لگا گجرات فساد کا کلنک ان کے راستے کا روڑا بن جائے گا جیسا کہ رام مندر کی تحریک نے لال کرشن اڈوانی کو وزیر اعظم بننے سے روک دیا تھا اور اٹل جی کی مانند وزیر اعظم کا عہدہ ان کی گود میں پکے ہوئے پھل کی مانند آگرے گا۔ قدرت کو اس بار وزیر اعظم مودی کو چندہ چوروں کی سرداری عطا کرنی تھی اس لیے بی جے پی کو اپنے بل پر اکثریت مل گئی اور راجناتھ سنگھ کا سپنا ٹوٹ گیا۔

مودی جی نے اس وقت اپنے سارے بزرگوں کو 75/ سال کی عمر کے بہانے مارگ درشک منڈل (رہنما مجلس) میں بھیج دیا۔ ویسے اب مودی جی خود سبکدوشی کی اس عمر کو پہنچ گئے ہیں مگر جھولا اٹھا کر جانے کے بجائے بھائیو بہنو چھوڑ کر بچوں کو فرینڈز کہنا شروع کر دیا ہے۔ وزیر اعظم بننے کے بعد مودی جی نے دوسرا اہم ترین عہدہ یعنی وزارتِ داخلہ کا قلمدان راجناتھ سنگھ کو تھما کر اس کی آڑ میں پارٹی کی صدارت اپنے معتمدِ خاص امیت شاہ کو پکڑا دی گئی۔ بظاہر یہ اس لیے کیا گیا تاکہ راجناتھ سنگھ قومی امور پر توجہ دیں اور انتخاب جیتنے کے لیے امیت شاہ پارٹی چلائیں۔ اس کے بعد راجناتھ کی جڑ کاٹنے کے لیے یوگی ادیتیہ ناتھ کو ایوانِ پارلیمان سے دہلی اسمبلی میں بھیج کر وزیر اعلیٰ بنایا گیا۔ 2019 کے بعد راجناتھ سے وزارت داخلہ کا قلمدان چھین کر وزیر دفاع کی حیثیت سے سرحد پر دفع کر دیا گیا اور امیت شاہ کو وزیر داخلہ بنایا گیا۔ اس طرح حکومت سمیت پارٹی پر مودی و شاہ کا قبضہ مکمل ہو گیا۔

آگے چل کر ایک طویل عرصے بعد جے پی نڈا کو کٹھ پتلی کے طور پر پارٹی کی صدارت سونپی گئی مگر سارے اہم فیصلے امیت شاہ کرتے رہے۔ اب جے پی نڈا کی جگہ نتین نبین کو لایا گیا۔ ان کا کام ملک بھر میں بی جے پی کو کامیاب کرنا ہے مگر وہ اپنے حلقۂ انتخاب میں ناکام ہو گئے اور آگے ایک مجبورِ محض بن کر مودی و شاہ کے آگے دُم ہلاتے رہیں گے۔ وزیر اعظم یہی چاہتے ہیں لیکن نقصان یہ ہے کہ مودی و شاہ کی جوڑی تو دن رات انتخابی جوڑ توڑ میں لگی رہتی ہے اس لیے حکومت کرنے والا (یعنی عوامی فلاح و بہبود کی خاطر کام کرنے والا) کوئی ہے ہی نہیں۔ اسی لیے دنیا بھر میں ہندوستان کی ساکھ ملیا میٹ ہو چکی ہے۔ انتخاب جیتنے کے لیے الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ذریعہ چوری کروانی پڑتی ہے۔ اس کے باوجود 400 کا خواب دیکھنے والے 240 پر سمٹ جاتے ہیں اور اب مخالفین کو توڑ حمایت بڑھانے کے حربے آزمائے جا رہے ہیں۔ بانکی پور کے علاوہ مدھیہ پردیش کے دتیا اسمبلی حلقے میں ہونے والے ضمنی انتخاب تھا جہاں نو منتخب وزیر اعلیٰ موہن یادو کے ساتھ نئے صوبائی بی جے پی صوبائی صدر ہیمنت کھنڈیلوال کو بھی اپنی قابلیت ثابت کرنی تھی مگر وہ دونوں اوندھے منہ گر گئے۔

کانگریس کے گھنشیام سنگھ نے بی جے پی کے آشوتوش تیواری کو 6016 ووٹوں سے شکست دے دی۔ کانگریس کی دتیا میں یہ دوسری جیت ہے۔ کانگریس نے 2023 میں بھی دتیا سے جیت درج کی تھی اور یہاں سے راجندر بھارتی نے ریاست میں شیوراج سنگھ چوہان کے بعد وزیر اعلیٰ بننے کا خواب دیکھنے والے وزیر داخلہ نروتم مشرا کو دھول چٹا دی تھی۔ اس کے بعد ایک ایف ڈی کے معمولی الزام میں کوئی بدعنوانی نہیں بلکہ تکنیکی معاملے میں بھارتی کو نااہل قرار دلوا کر عدالت کے توسط سے ان کی رکنیت چھین لی حالانکہ وہ اب بھی ضمانت پر باہر ہیں۔ نروتم مشرا کی سازش کا مقصد اسمبلی میں پہنچنا تھا مگر وزیر اعلیٰ نے اپنے اس حریف کو ٹکٹ سے محروم کروا دیا۔ اس کا انتقام مشرا نے اپنی ہی پارٹی کے امیدوار کو ہروا کر لیا۔ یہ سنگھ کی تربیت اور نظم و ضبط کا کا منہ بولتا ثبوت۔ کانگریس نے اس بار دتیا راج گھرانے کے سربراہ گھنشیام سنگھ کو میدان میں اتارا۔ ایک زمینی رہنما کے طور پر پہچانے جانے والے گھنشیام سنگھ بہترین مقرر ہیں اور برسوں کی محنت سے انہوں نے اپنی سیاسی زمین تیار کی ہے۔ وہ دتیا سے 2 بار اور سیوڑھا سے ایک بار رکن اسمبلی رہ چکے ہیں۔ 2008 میں وہ بی جے پی کے امیدوار نروتم مشرا سے ہار گئے۔ اس بار نروتم مشرا کی بلواسطہ مدد سے وہ جیت گئے لیکن کانگریس نے اسے بی جے پی کی پالیسیوں اور حکومت کی کارکردگی پر عوامی ردِعمل قرار دیا۔

مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے کہا کہ یہ نتیجہ بدعنوانی اور سرکاری مشینری کے مبینہ غلط استعمال کے خلاف عوام کے فیصلے کی نمائندگی کرتا ہے۔ پچھلے دنوں وزیر اعلیٰ موہن یادو کے خلاف بدعنوانی کے بڑے الزامات لگے مگر اس زمین گھوٹالے کا بی جے پی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ پٹواری کے مطابق اس جیت میں کانگریس مستقبل کی سیاست میں ایک مضبوط متبادل کے طور پر ابھرنے کا پیغام ہے۔ جیتو پٹواری نے کہا کہ کانگریس کی جیت کا مارجن زیادہ ہو سکتا تھا، لیکن حکمراں پارٹی کے سرکاری وسائل کے مبینہ استعمال اور بڑے پیمانے پر انتخابی مہم کے باوجود عوام نے کانگریس کا ساتھ دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ راہل گاندھی کی قیادت اور ملک کے نوجوانوں اور عام لوگوں کا کانگریس پر اعتماد کے بڑھنے کی دلیل ہے اور 2028 کے اسمبلی انتخابات میں اس کے حکومت سازی کے روشن امکانات ہیں۔

پچھلے ریاستی انتخاب سے قبل جب کانگریسی رہنما کمل ناتھ سے سماجوادی پارٹی کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو انہوں نے رعونت سے کہا تھا کون اکھلیش وکھلیش؟ اس کی انہیں بھاری قیمت چکانی پڑی مگر جیتو پٹواری نے اس کامیابی کو متحدہ حزب اختلاف کی جیت قرار دیا اور اکھلیش یادو سمیت سماجوادی پارٹی کو خاص طور اس کا کریڈٹ دیا۔ یہ اہم پہلو ہے کہ حزب اختلاف تو متحد ہے مگر بی جے پی کے اندر مہابھارت چھڑی ہوئی ہے۔ نروتم مشرا کا ٹکٹ کاٹا گیا تو ان کے حامیوں نے ہنگامہ مچا دیا اور سڑک جام کر دی اس طرح بی جے پی کی آپسی لڑائی چوراہے پر آگئی۔ اس کے بعد کسی طرح ڈرا دھمکا کر نروتم مشرا کو راہ پر لایا گیا تو انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں مگر مچھ کے آنسو بہا کر اپنے حامیوں کو اپنی ناراضی کا اشارہ دے دیا۔ بی جے پی نے اس بار مدھیہ پردیش میں موہن یادو کو وزیر اعلیٰ بنا کر گوالوں کو رجھانے کی جو کوشش کی تھی اس کو ناکام کرنے کے لیے آزاد سماج پارٹی کے دامودر یادو کو کھڑا کر کے 22/ہزار سے زیادہ ووٹ ان کو دلوا دیا۔ اس کے نصف بھی بی جے پی کو مل جاتے تو کمل کھل سکتا تھا لیکن اگر خود اپنے ہی پیٹھ میں چھرا گھونپنے لگیں تو اس کا نتیجہ شکست فاش کے سوا کیا ہو سکتا ہے اور یہی ہوا۔ بی جے پی اپنی تباہی کے لیے اب دشمن کی ضرورت سے بے نیاز ہو گئی ہے۔ ☆☆☆

سبھی پر برپا ہوگا 'ڈی لسٹ' کا قہر

میناکشی نٹراجن

ڈی لسٹنگ کا مسئلہ زور و شور سے اٹھایا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ریاست کی سرپرستی میں چلنے والا رجعت پسند ایجنڈا ہے۔ آخر ڈی لسٹنگ کا پس منظر کیا ہے؟ اس کا تناظر جاننا ضروری ہوگا۔ 1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے تحت درج فہرست ذات و قبائل کی اصطلاح استعمال ہونے لگی۔ اگرچہ برطانوی حکومت 'ڈپریسڈ کلاسز' کی اصطلاح استعمال کرتی تھی۔ لیکن اسی فہرست کی بنیاد پر صوبائی انتخابات میں ریزرویشن کی شق رکھی گئی تھی۔ آزادی کے بعد بھی آئین نے اس فہرست کو برقرار رکھا۔ مختلف ذاتوں اور قبائل کو فہرست میں شامل کیا گیا، جنہیں تاریخی ناانصافی، چھوا چھوت اور امتیاز کا سامنا کرنا پڑا۔ یہی فہرست سیاسی، تعلیمی اور سرکاری ملازمتوں میں ریزرویشن کی بنیاد بنی۔ اسی فہرست کی آڑ لے کر قبائلی برادری کو تقسیم کرنے کی بھیانک کوشش جاری ہے۔ ایسا ہی دلت سماج کے ساتھ بھی ہونا طے ہے۔ شاید پسماندہ طبقے کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔ حکومت نے اپوزیشن کے دباؤ میں آ کر ذات پر مبنی مردم شماری کا اعلان تو کر دیا ہے، لیکن اسے اپنی فرقہ وارانہ سیاست کے لیے استعمال کرنے سے وہ باز نہیں آئیں گے۔ ریزرویشن کی کھلی مخالفت ان کی تنظیموں کی جانب سے کئی بار کی جا چکی ہے۔ خاص طور پر ایک صدی مکمل کر چکی ان کی نظریاتی مادر تنظیم کے سرسنگھ چالک نے اس کی وکالت کی ہے۔

حالیہ جین-زی کے کامیاب احتجاج کے بعد نوجوانوں کو بہکانے، تقسیم کرنے کے لیے بھی ریزرویشن مخالف چنگاری چھوڑ دی گئی ہے۔ ایسے حالات میں ڈی لسٹنگ کو سمجھنا بے حد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ڈی لسٹنگ کا مطلب بعض گروہوں کو فہرست سے باہر کیا جانا ہے۔ خاص طور پر قبائلی برادری کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ بحث پھیلائی جا رہی ہے کہ یہ ڈی لسٹنگ مذہبی بنیاد پر کیوں نہ کی جائے؟ یعنی جو قبائلی ایک بار عیسائی مذہب قبول کر لیں، انہیں ڈی لسٹ کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ دلیل یہ ہے کہ چونکہ وہ اب کسی منظم مذہبی عقیدے کے تابع ہو گئے ہیں، تو اب انہیں قبائلی کیوں کر مانا جائے۔ صاف طور پر یہ برادری کو تقسیم کرنے کی کوشش ہے۔ برادری کے بااثر طبقے کو یہ باور کرایا گیا ہے کہ عیسائی قبائلی تو دوہرا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سو، انہیں کم از کم ایک فائدے سے تو محروم کرنا ہی چاہیے۔ آخر یہ دوہرا فائدہ کیا ہے؟ پوچھنے پر کسی کے پاس کوئی خاص معقول جواب نہیں۔ 'ورن' پر مبنی نظام دلت کو 'اورن' اور قبائلی گروہ کو 'ونواسی' کہتا رہا ہے۔ منووادی سماجی نظام سے متاثر سیاسی پارٹیاں آج بھی 'ونواسی' کا لفظ استعمال کرتی ہیں۔ تو پھر ان کی نظر میں دوہرے فائدے کا مطلب کیا ہے؟ جس برادری کو وہ 'ونواسی' یا 'گریجن' کہہ کر حقیر سمجھتے تھے، ان کے عیسائی ہو جانے سے وہ 'ورن' کے تابع شناخت سے آزاد ہو گئے! اب انہیں 'ورن' پر مبنی نظام کی چھتری سے خارج کیے جانے کا لیبل سے نجات ملے گی تو کیا اسے فائدہ شمار کیا جا رہا ہے؟ مذہب کی بنیاد پر کوئی ریزرویشن تو ملتا نہیں۔ پھر ہندوستان خواہ عالمی گرو بن گیا ہو، لیکن ذات کی بندشیں مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ مذہب تبدیل کرنے پر بھی ذات کہاں چھوٹتی ہے؟ روٹی بیٹی کے تعلقات تو اب بھی ویسے ہی برقرار رہتے ہیں۔ یہ ضرور غلط پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ عیسائی ہونے سے بیرونی ممالک فنڈنگ کرتے ہیں، جو اپنے آپ میں مضحکہ خیز ہے۔ یہ دراصل قبائلی کو اولین طور پر بسنے والے انسانی گروہ تسلیم نہ کرنے کی کوشش بھی ہے، تاکہ وہ محض 'ونواسی' کہلائیں جو کسی بھی منظم مذہب کو اختیار کر سکتے ہیں۔ ان کی اپنی کوئی خاص وراثت نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ زبردستی کیے جانے والے مذہبی تبدیلی کو روکنے کا یہ سب سے اچھا طریقہ ہے۔ لیکن اس سے زیادہ تشویش تو اقتدار میں موجود لوگوں کو اپنی مرضی سے کیے جانے والے مذہبی تبدیلی سے ہو رہی ہے۔ کیا اس سے یہ رک جائے گا؟ انہیں سوچنا ہوگا کہ یہ کیسے رک سکتا ہے۔ کیا یہ قبائلیت کو تسلیم کرنے سے رک جائے گا؟

قبائلیت تو مذہب سے پہلے ہی زمین میں پنپ چکی تھی۔ کہا جا سکتا ہے کہ تمام روحانی فکر کی ماں قبائلیت ہے۔ وہ تمام منظم مذہبی عقائد کے پننپنے سے بہت پہلے قائم ہو چکی تھی۔ یہ قبائلیت محض فرقہ وارانہ شناخت نہیں ہے۔ وہ ایک طرز زندگی کا فلسفہ ہے، زبان ہے، سماجی نظام ہے۔ ان کے پاس زمین پر انسانی نسل کی ابتدا کے اپنے اساطیر ہیں، قصے کہانیاں، گیت، رقص اور ساز ہیں۔ وہ دنیا کا سب سے طویل عرصے تک قائم رہنے والا طرز زندگی ہے، جس کی عمر تقریباً ڈیڑھ لاکھ سال سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی سیپینز کے پورے دورانیے جتنی۔ زراعت 10 ہزار سال پرانی ہے۔ صنعت کاری چند سو سال پرانی اور جدید ٹیکنالوجی صرف ایک صدی پہلے کی ہے۔ قبائلیت کی بھی صرف ایک کسوٹی کیسے ہو سکتی ہے، جبکہ مختلف لسانی گروہوں کی اپنی ایک تہذیبی شناخت ہوتی ہے۔ ان کے عقائد مختلف ہوتے ہیں۔ بدلتے دور میں سب کچھ تھوڑا تھوڑا بدلتا جاتا ہے۔ زبان، سماجی ڈھانچہ، طرز زندگی۔۔۔ سب بدلتی ہے۔ تو کیا اس وجہ سے کسی برادری کو ڈی لسٹ کیا جا سکتا ہے؟ پھر ہندوستان میں ایک اٹل حقیقت یہ ہے کہ کسی کو بھی 'ورن' پر مبنی ذات پات کے نظام میں ذات تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔ سماج کا نقطۂ نظر جامد ہے۔ وہ تو پیدائشی شناخت کو ہی تسلیم کرتا ہے۔ چاہے کسی گروہ یا فرد نے آبائی پیشہ چھوڑ ہی کیوں نہ دیا ہو؟ دلت-قبائلی اساتذہ، پروفیسر پنڈت آچاریہ نہیں کہلاتے۔ ان کا 'کوٹہ' کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے۔ تو ایسے میں مذہب تبدیل کرنے پر بھی وہ سماجی غلبے کے باعث مساوی سماجی و اقتصادی حیثیت کہاں حاصل کرتے ہیں؟

پھر قبائلیت اپنے آپ میں ایک منظم طرز زندگی کا فلسفہ ہے۔ اگر اقتدار اسے تسلیم کرتا ہے، تو پھر جن ریاستوں میں ان کی پارٹی کی حکومت ہے، وہاں کسی سرکاری درخواست، فارم میں مذہب درج کرنے کے خانے میں اس کا اختیار کیوں نہیں ہے۔ قبائلی درخواست گزار اپنے آپ کو غیر اقلیتی ہونے کی صورت میں ہندو کہنے پر کیوں مجبور ہے۔ وہ خود کو قبائلی کیوں نہ کہے۔ کیا ہندو ہونے پر بھی وہ 'ڈی لسٹ' ہوگا؟ کیا وہ مذہب کی تبدیلی نہیں؟ زبردستی کی عکاسی نہیں؟ یا یہ پہلے سے چلی گئی چال ہے، تاکہ آہستہ آہستہ کسی کو بھی قبائلی نہ کہا جا سکے۔

ڈی لسٹ سے بہت پہلے سے ہی مسلسل نقل مکانی کا سامنا کرنے والی قبائلی برادری کو کیا 'ڈی روٹ' یعنی جڑ سے اکھاڑا نہیں جا رہا۔ اپنی زمین، پانی اور جنگل کے رشتے سے جدا محض 8 فیصد قبائلی 55 فیصد نقل مکانی کا سامنا کرتا ہے۔ اپنے ماحولِ حیات سے دور مزدوری اور بیگاری پر مجبور ہیں۔ اس کی اجتماعی زندگی باقی نہیں رہتی۔ تو زبان، تہذیب، فلسفہ سب چھوٹ جاتا ہے۔ وہ فہرست میں شاید رہتا ہے، لیکن جڑ سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے۔ فہرست سے الگ اس کی وراثت کی ثروت گم ہو جاتی ہے۔ زبان معدوم ہوتی ہے، دیوی دیوتا تباہ ہو جاتے ہیں، کہانیاں گم ہو جاتی ہیں۔ پانی، جنگل اور زمین سے کٹ کر نہ تو ان کے ساتھ اپنا فطری بنیادی باہمی تعلقاتی حق برقرار رہتا ہے اور نہ ہی کوئی مزاحمت کرنے کے پلیٹ فارم باقی رہتے ہیں۔ گاؤں نہیں رہا تو گرام سبھا کا کیا مطلب رہ جائے گا۔ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی چونکہ وہ اب بھی کسی حد تک زندہ ہے، اقتدار میں موجود لوگوں کو یہ راس نہیں آ رہا۔ دراصل اسی کی بستی میں تمام قدرتی وسائل موجود ہیں۔ عیسائیت کے نام پر 'ڈی لسٹ' کرتے ہی قبائلی آبادی کم درج کی جائے گی۔ حد بندی، نشستیں بڑھانے کی کوشش میں قبائلی نمائندگی مزید کم کی جائے گی۔ پھر بات یہاں نہیں رکے گی۔ درج فہرست علاقوں، جنگلاتی حقوق اور 'پیسہ' کے حقوق نہیں دینے پڑیں گے۔ یہ ایک گہری سازش ہے۔ فی الحال اس کی بازگشت پانچویں شیڈول والے علاقوں کی ریاستوں میں ہے، جہاں فرقہ وارانہ سیاست عروج پر ہے۔ وہیں قبائلی اور ونواسی کی بحث بھی جاری ہے۔ شمال مشرق میں آسام، منی پور، تریپورہ، سکم کو چھوڑ کر تقریباً تمام ریاستیں عیسائی اکثریتی ہیں۔ وہ سب قبائلی بھی ہیں۔ وہاں یہ مسئلہ چھیڑنا اقتدار کے لیے مشکل پیدا کر سکتا ہے۔ سو وہاں نوآبادیاتی نظام قائم کرنے کے دوسرے طریقے جاری ہیں۔ منی پور میں بے لگام قبائلی نسل کشی کرائی جا رہی ہے۔ ریاست کی حکومت مرکز پر منحصر ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھا کر نوآبادیاتی نظام قائم کیا جا رہا ہے۔ تھوڑے دنوں میں ماحولیاتی تبدیلی سامنے آئے گی۔ آج جو سڑکیں، ریل بچھائی جا رہی ہیں، وہ نوآبادیاتی نظام قائم کرنے کے لیے زیادہ ہیں، مقامی لوگوں کی آمد و رفت بڑھانے کی غرض کم ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ ملک کے دوسرے حصوں سے لوگوں کو قصداً بسایا جائے۔ ایک ملک کے نام پر تمام خصوصیات ختم کی جائیں۔ 370 ہٹا تو 371 کے تحت درج حقوق کب تک برقرار رہیں گے۔ ہر گروہ کو چاہیے کہ وہ اس صورت حال کو پہچانے۔ 'ڈی لسٹ' کا قہر سب پر ٹوٹے گا۔ کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یہ 'ڈی لسٹ' کرنے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ 'ڈی روٹ' کرنے کی سازش ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

خطاب، خطیب اور ان کے اعجازی القاب

ڈاکٹر شجاعت حسین
4/771، فرینڈز کالونی، علی گڑھ
موبائل 7060888223

سرزمین ہند میں 1387 ویں شہادتیں حضرت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب و انصار بڑے غم، احترام اور عقیدت سے منائی گئی جس میں عشرہ محرم، عشرہ اربعین، عشرہ زینبیہ، اور عشرہ عباسیہ توجہ کے مراکز ہیں۔ ان پروگراموں کے لیے خطاب اور خطیب کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ان سب پروگراموں کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے جو خطباء منبر افروز ہونے کے لیے مدعو کیے جاتے ہیں ان کے علم، عمل، خطاب کے طور طریقے اور سلیقے کے مطابق انھیں اعجازی القاب سے نوازے جاتے ہیں اور اسی سے معروف ہوتے ہیں۔

اس کی روایات سینکڑوں سال پرانی ہے۔ مشہور و معروف القابات میں حکیم امت، آفتاب شریعت، فخر ملت، امیر العلماء، سید العلماء، لسان القوم، خطیب اعظم، اور خطیب اکبر وغیرہ۔

علاوہ ازیں، جید علمائے کرام اسلام و جلیل القدر خطباء کی خدمات کے اعتراف میں اعجازی القاب سے نوازے گ*۔ جیسے عماد الاسلام، علامہ الہند، سلطان العلماء، بحر العلوم، شمس العلماء، مفسر قرآن، صدر الفاضل، ممتاز العلماء، مبلغ السلام، حجت الاسلام، آیت اللہ، علامہ وغیرہ مخصوص خصوصیات کے حامل ہیں۔

کیا عزادار، سامعین، اور بانیان مجالس ان اعجازی القاب، خطابات، خطباء، مقررین اور واعظین وغیرہ کی خصوصیات، کمالات اور عزاداری کے فروغ و تحفظات میں کس قدر قربانیاں، جانفشانیاں اور تعاون ہیں۔ ان پر کبھی تو غور و فکر کر لیا کریں۔

عوام، مومنین، سامعین، حاضرین، ناظرین، مصلّی یا عزاداران کربلا سے ہم کلام ہونے کا نام خطابت ہے۔ اس فن کا نام جس کا مقصود و سطح عوام سے خطاب کرنا ہے، صرف خطاب ہی کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ اُن کے دل و دماغ میں اپنی غایت و منشاء ڈالنا ہوتا ہے گویا قلب کو منور، زندگی کی راہوں کو ہموار، مستقبل کو روشن اور آخرت کی حصولیابی کے لئے معاون بنانا ہوتا ہے۔

خطابت میں ترغیب و ترتیب دونوں ہیں لیکن خطابت زبان، بیان اور علم و عمل کا اعجاز ہے۔ خطیب میں تخلیقی جوہر ہوتا ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں، جس انداز سے کہتے ہیں اور جس گہرائی و گیرائی سے بولتے ہیں، ایک جادو کی طرح دل و دماغ مبہوت و مسحور ہو جاتے ہیں۔ ان کے الفاظ و معانی وہی ہوتے ہیں جو زبان کا خزینہ اور لغت کا سفینہ ہوتے ہیں۔

خطیب کی ایک اہم خصوصیت و حسن یہی ہے کہ جب وہ بولتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ دماغوں سے اُٹھا کر اتار دیا ہے۔ سامعین، حاضرین و ناظرین کو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا گمشدہ متاع مل رہی ہے اور وہ ان جواہر پاروں سے دامن بھر رہے ہیں جن کی تلاش ضرورت میں تھے گویا خوف و عشقِ خدا اور مودت محمدؐ اور آل اطہار علیہم السلام دلوں کو سیراب و زرخیز کر رہے ہیں۔

اعجازی القاب کے معنی و مفہوم: اعجازی القاب سے مراد ایسے خطابات یا نام ہیں جو معجزہ نما، حیرت انگیز، یا عقل کو دنگ کر دینے والی خوبیوں اور کارناموں کی عکاسی کریں۔ لغت میں "اعجاز" کا مادہ عجز سے ہے، جس کے معنی عاجز کر دینے والا، کمالِ فصاحت یا ایسا فعل ظاہر کرنا جس کا مثل پیش کرنے سے دوسرے قاصر ہوں (معجزہ)۔

یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ خطبا (خطیب)، واعظین (وعظ کرنے والے) اور مقررین (تقریر کرنے والے) کی اقسام ان کے اندازِ بیان، موضوعات اور مقاصد کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی اہم اقسام درج ذیل ہیں: خطبا کی اقسام (موضوعاتی اور دینی اعتبار سے) دینی و مذہبی خطیب: جو جمعہ، عیدین اور مساجد میں اصلاحی، ایمانی اور فقہی احکام پر بیان کرتے ہیں۔ سیاسی خطیب بھی ہوتے ہیں جو جلسوں اور اجتماعات میں سیاسی نظریات، حب الوطنی اور حکومت پر تنقید یا تحسین کے لیے بولتے ہیں۔ ایسے بھی خطیب ہوتے ہیں جیسے جارحانہ یا جوش دلانے والا خطیب جن کی آواز اور الفاظ میں طلاقت، جلال اور مجمع کو گرمانے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔

تحلیلی یا فکری خطیب جو جذبات کی بجائے دلائل، اعداد و شمار اور گہرے فکری نکات پر بات کرتے ہیں۔ واعظین کی اقسام (اصلاحی اور روحانی اعتبار سے) اخلاقی و اصلاحی واعظ جو لوگوں کے کردار، عادات، اخلاقِ حسنہ اور تقویٰ کی درستی پر زور دیتے ہیں۔ ترغیب و تہیب والے واعظ جو جنت کی نعمتوں کا شوق اور جہنم کے عذاب کا خوف دلاتے ہیں۔ تصوف و روحانیت کے واعظ جو باطنی صفائی، ذکر الٰہی، محبتِ خدا اور تزکیۂ نفس کی باتیں کرتے ہیں۔ تمثیلی واعظ: جو وعظ میں حکایات، تاریخی واقعات اور مثالیں دے کر بات سمجھاتے ہیں۔

محض مجلس میں شرکت سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا ہے۔

مقررین کی اقسام (میدان اور فن کے لحاظ سے) علمی و تعلیمی مقرر: جو جامعات، سیمینارز اور علمی مجالس میں تحقیقی مقالے اور لیکچرز پیش کرتے ہیں۔ ترغیباتی مقرر: جو لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، امید جگاتے ہیں اور زندگی میں آگے بڑھنے کا ہنر سکھاتے ہیں۔ رزمیہ یا انقلابی مقرر: جو تحریکوں، آزادی کی جنگوں یا انقلابی اجتماعات میں جوش پیدا کرتے ہیں۔ ظریفانہ مقرر: جو سنجیدہ محافل میں ہلکے پھلکے مزاح اور شگفتہ بیانی سے کام لیتے ہیں۔

کربلا اور امام حسین علیہ السلام کے واقعے پر خطاب کرنے والے علماء یا خطباء (مولانا) کے انداز، فکر اور منہج کی بنیاد پر مختلف اقسام ہوتے ہیں، جو اپنے اپنے مکتبۂ فکر اور اسلوب کے مطابق اس موضوع کو بیان کرتے ہیں۔

خطبائے کربلا کی اہم اقسام تاریخی و روایتی خطباء: یہ حضرات واقعہ کربلا کے تاریخی پس منظر، سن و سال، لشکروں کی تفصیل اور میدانِ جنگ کے حالات کو ہو بہو بیان کرنے پر زور دیتے ہیں۔ تحلیلی و فکری خطباء: یہ کربلا کو محض ایک تاریخی واقعہ کے بجائے ایک عظیم تحریک اور فکری انقلاب کے طور پر پیش کرتے ہیں، جس کا مقصد ظلم کے خلاف کھڑا ہونا ہے۔ اصلاحی و اخلاقی خطباء: یہ خطباء شہدائے کربلا کے صبر، استقامت، نماز، تقویٰ اور اخلاقی اقدار کو اجاگر کر کے سامعین کی ذاتی اور معاشرتی اصلاح کا درس دیتے ہیں۔ سیاسی و انقلابی خطباء: یہ کربلا کے واقعے کو استبداد، آمریت اور ظالم حکمرانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہونے کی ایک سیاسی علامت اور درسِ حریت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

لکھنؤ کے جلیل القدر علما، مولوی اور مولانا حضرات کو ان کی علمی خدمات، فقہی مہارت اور دینی مقام کی مناسبت سے خصوصی القابات اور خطاب سے نوازا گیا۔ لکھنؤ کی تاریخی و علمی شخصیات کے چند مشہور اور معروف القابات درج ذیل ہیں: مشہور علمی و فقہی القابات غفران مآب: یہ لقب برصغیر کے ممتاز شیعہ مجتہد اور عالم آیت اللہ سید دلدار علی نقوی کو دیا گیا۔ سلطان العلماء: یہ لقب آیت اللہ سید محمد (فرزند غفران مآب) کے لیے استعمال ہوا۔ بحر العلوم: یہ عظیم علمی لقب مولانا عبد العلی لکھنوی (فرزندِ مولانا نظام الدین سہالوی، بانی درسِ نظامی) کو ملا۔ علامہ الہند و فخر المتاخرین: یہ القابات محدثِ کبیر مولانا ابو الحسنات عبد الحئی لکھنوی کو دیے گئے۔ عماد الاسلام: یہ لقب مولانا سید ابوجعفر نقوی کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ بدر العلماء: یہ لقب مولانا سید علی اکبر کو دیا گیا۔ صدر الافاضل / فاضل لکھنوی: یہ لقب نامور محقق اور مفسر مولانا سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی کے لیے معروف ہے۔ ممتاز العلماء: یہ لقب جید عالم آیت اللہ سید ابو الحسن نقوی لکھنوی کو ملا۔

شیعہ روایات اور برصغیر کی عزاداری و مجالس میں خطباء، ذاکرین اور مبلغین کو ان کی خدمات، علمی مقام اور اندازِ بیان کے لحاظ سے مختلف احتراماتی القاب اور خطابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ عمومی و خصوصی القاب خطیبِ آلِ محمد (ص): وہ مبلغ جو اہلبیتؑ کے فضائل و مصائب اور ان کے علوم کو بیان کرنے میں مہارت رکھتا ہو۔ خطیبِ اعظم: کسی خطیب کو ان کی جلیل القدر خدمات اور بلند علمی مقام کی وجہ سے اس اعزازی لقب سے نوازا جاتا ہے (جیسے برصغیر میں علامہ سید غلام عسکری یا سید محمد دہلوی)۔ مبلغِ اسلام: وہ خطیب جو دین کی ترویج اور احکام الٰہی کی تبلیغ میں نمایاں کردار ادا کرتا ہو۔ ذاکرِ اہلبیتؑ: وہ شخصیت جو مجالسِ عزا میں امام حسینؑ کا ذکر، مصائب اور فضائل پیش کرتی ہو۔ علامہ / حجت الاسلام: جو خطباء حوزہ علمیہ یا دینی درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہوں اور اجتہاد یا درسِ خارج کے درجے تک علمی قابلیت رکھتے ہوں۔

دورِ جدید میں برصغیر پاک و ہند کے شیعہ خطبا اور مقررین کے لیے ان کی علمی خدمات، خطابت کے اسلوب اور ترویجِ دین کے تناظر میں مختلف باوقار القاب استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ القاب ان کے مقام اور عوام میں ان کی مقبولیت کا پتہ دیتے ہیں۔ اہم علمی و دینی القاب آیت اللہ/ حجۃ ال اسلام: یہ حوزاتِ علمیہ سے فارغ التحصیل اور اجتہاد یا درسِ خارج کے درجے پر فائز یا جید عالمِ دین مقررین کے لیے بولا جاتا ہے۔ علامہ: یہ لقب ان خطبا کو دیا جاتا ہے جو علومِ اسلامی، تفسیر، تاریخ اور فلسفے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ خطیبِ اہل بیتؑ: یہ خطابت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے ہر معروف مقرر کے لیے بولا جاتا ہے۔ اسلوب اور مقبولیت کی بنیاد پر القاب مبلغِ اسلام: دینِ مبین کی تبلیغ اور مکتبِ اہل بیتؑ کے پیغام کو عام کرنے والے مقررین کا لقب۔ پاسبانِ عزا / سفیرِ عزا: مجلسِ عزا اور عزاداریِ امام حسینؑ کی ترویج اور تحفظ کے لیے سرگرم خطبا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زبانِ اہل بیتؑ: یہ لقب ایسے فصیح و بلیغ خطبا کو دیا جاتا ہے جن کا بیان دلنشین اور مستند دلائل پر مبنی ہو۔

عام خطیب اور جید علماء میں موازنہ: خطیب (اچھے اور مؤثر انداز میں بیان کرنے والے) اور جید علمائے دین کو ان کی علمی صلاحیتوں، خطابت کی خوبصورتی اور خدمات کے اعتراف میں تاریخی اور روایتی طور پر مختلف اعزازی القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان میں سے چند اہم اور معروف القاب درج ذیل ہیں: معروف خطیبانہ اور علمی القاب خطیبِ اسلام: اسلام کے پیغام کو عام کرنے اور شاندار خطابت پر یہ لقب دیا جاتا ہے۔ بلبلِ باغِ مدحت: بالخصوص نعت یا سیرتِ رسول ﷺ پر بہترین انداز میں بیان کرنے والے کے لیے۔ خطیبِ پاکستان/ خطیبِ ہند: کسی خطیب کی ملکی یا علاقائی سطح پر خدمات اور شہرت کے پیشِ نظر۔ فخرِ خطباء: خطابت کے میدان میں امتیازی حیثیت رکھنے والے کے لیے۔ مبلغِ اسلام: اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے والے۔ شیخ القراء/ شیخ الوعاظ: وعظ و نصیحت اور قرأت و تلاوت کے ماہرین کے لیے۔ عمومی دینی و علمی القاب جو خطباء کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں خطیبِ اعظم: انتہائی جلیل القدر اور بلند پایہ خطیب کے لیے۔ مفسرِ قرآن: قرآن مجید کی تشریح و بیان میں مہارت رکھنے والے خطیب۔ شمس العلماء / زبدۃ العلماء: علم و فضل کی بلندی ظاہر کرنے والے روایتی خطابات۔

ڈیجیٹل دور میں مسلم بیٹی کا وقار: حیا، کردار اور ذمّہ دارانہ اظہار کا سفر

مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

اسلام نے عورت کو محض ایک جسم یا نمائش کی چیز نہیں، بلکہ عزّت، وقار، حیا، کردار اور عظمت کا پیکر قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان بیٹی صرف ایک فرد نہیں ہوتی، بلکہ وہ اپنے خاندان کی تربیت، اپنی تہذیب کی نمائندہ اور اپنی اُمّت کے اخلاقی مستقبل کی امین ہوتی ہے۔ اس کی شخصیت، کردار، گفتگو، لباس، طرزِ زندگی اور معاشرتی رویّے میں ایک پوری تہذیب کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے عورت کو ایسا مقام عطا کیا ہے جہاں اس کی اصل قدر اس کے اخلاق، علم، تقویٰ اور کردار سے متعین ہوتی ہے، نہ کہ اس کی ظاہری نمائش یا وقتی شہرت سے۔ عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا اظہارِ رائے اور ابلاغ کا ایک موثر اور طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ اس کے ذریعے علم و حکمت کو فروغ دیا جا سکتا ہے، دعوتِ دین کا پیغام عام کیا جا سکتا ہے، تعلیم و تربیت میں معاونت کی جا سکتی ہے اور ہنر، صلاحیت اور مثبت افکار کو دنیا تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

لیکن جب یہی ذریعہ خود نمائی، شہرت پسندی، فحاشیت، بے حیائی اور اخلاقی حدود سے تجاوز کا وسیلہ بن جائے تو یہ نہ صرف فردکی شخصیت کو متاثر کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی بنیادوں کو بھی کمزور کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ صرف چند ویڈیوز، تصاویر یا ریلز کا نہیں، بلکہ اس سوچ اور ذہنیت کا ہے جس میں انسان اپنی قدر و قیمت کو دوسروں کی توجہ، لائکس، ویوز، تبصروں اور فالوورز کی تعداد سے ناپنے لگتا ہے۔ جب عزّت کا معیار کردار کے بجائے مقبولیت، اور حیا کی جگہ نمائش لے لے، تو شخصیت کی تعمیر کے بجائے اس کی تدریجی شکست و ریخت شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وہ فکری اور اخلاقی بحران ہے جو فرد سے بڑھ کر خاندان، معاشرے اور پوری اُمّت کے اجتماعی کردار کو متاثر کرتا ہے۔

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا پر مختصر ویڈیوز اور ریلز کا رجحان غیر معمولی تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں علم، ہنر، مثبت فکر اور تعمیری پیغام کو وسیع پیمانے پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک ایسا رجحان بھی پروان چڑھا ہے جس میں اظہارِ صلاحیت کے بجائے خود نمائی، شہرت پسندی اور توجہ حاصل کرنے کی خواہش نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ بہت سی مسلم بیٹیاں بھی شعوری یا غیر شعوری طور پر اس دوڑ کا حصّہ بنتی جا رہی ہیں، جہاں مقصد اپنی علمی، اخلاقی یا فکری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا نہیں، بلکہ اپنی شخصیت، انداز، لباس اور ظاہری کشش کو دوسروں کی نگاہوں کا مرکز بنانا بن جاتا ہے۔ یہاں ایک بنیادی اور نہایت اہم سوال ہمارے سامنے آتا ہے: کیا انسان کی حقیقی قدر و منزلت اس کے چہرے، لباس اور ظاہری انداز سے متعین ہوتی ہے، یا پھر اس کے علم، کردار، اخلاق، حیا اور عملی زندگی سے؟

اسلام انسان کو ظاہری صفائی اور حسن کے ساتھ باطنی پاکیزگی، اخلاقی بلندی اور کردار کی عظمت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے اور اپنی اصل میں قابلِ احترام ہے، لیکن جب یہی نعمت شہرت، تحسین اور غیر ضروری توجہ حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے، اور شخصیت کو ایک نمائش کی شے بنا کر پیش کیا جانے لگے، تو عزّتِ نفس، وقار اور حیا کے وہ اعلیٰ اقدار بتدریج متاثر ہونے لگتے ہیں جنھیں اسلام نے ایک مسلمان عورت کا حقیقی زیور قرار دیا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کو مقصدِ حیات نہ بنایا جائے بلکہ اسے خیر، علم، دعوت، اخلاق اور مثبت کردار کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے، تاکہ انسان کی پہچان اس کی ظاہری نمائش سے نہیں بلکہ اس کے کردار، حیا، علم اور معاشرے کے لیے اس کے مثبت کردار سے قائم ہو۔

موجودہ دور میں عالمی میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے ایک ایسی ثقافت کو فروغ دیا ہے جس میں جسمانی نمائش کو آزادی، خود اعتمادی اور جدیدیت کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جب کہ حیا، عفت اور اخلاقی حدود کی پاسداری کو بعض اوقات فرسودہ یا پسماندہ سوچ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ طرزِ فکر نہ صرف انسانی اقدار کو مسخ کرتا ہے بلکہ انسان کی اصل قدر و منزلت کو بھی ظاہری کشش اور وقتی مقبولیت تک محدود کر دیتا ہے۔ مسلمان عورت کا تصورِ شخصیت اس نظریے سے یکسر مختلف ہے۔ اسلام نے عورت کو پردے، حیا اور عفت کے ذریعے محدود نہیں کیا، بلکہ اسے عزّت، وقار، تحفظ اور احترام کی مضبوط بنیادیں عطا کی ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں حیا محض لباس تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک جامع اخلاقی وصف ہے جو انسان کی نگاہ، گفتگو، طرزِ فکر، نشست و برخاست، برتاؤ اور مجموعی طرزِ زندگی میں نمایاں ہوتا ہے۔ یہی حیا انسان کے کردار کو وقار بخشتی اور معاشرے کو اخلاقی پاکیزگی عطا کرتی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی شناخت اور مقبولیت کو دوسروں کی توجہ، تحسین اور داد و تحسین سے وابستہ کر لیتا ہے، اور خود کو محض نگاہوں کا مرکز بنانے کے لیے پیش کرتا ہے، تو رفتہ رفتہ اس کی شخصیت کا محور کردار، علم اور اخلاق کے بجائے ظاہری قبولیت اور وقتی شہرت بن جاتا ہے۔ یہی تبدیلی فرد کے اخلاقی توازن کو متاثر کرتی ہے اور بالآخر معاشرے میں ان اقدار کو کمزور کر دیتی ہے جن پر پاکیزہ، باوقار اور مہذب تہذیب کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ انمول نعمتوں میں سے ایک ہے۔ یہی وہ سرمایہ ہے جس سے انسان اپنی شخصیت کی تعمیر، علم کے حصول، کردار کی پختگی، عبادت، خدمتِ خلق اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔ کامیاب اور باکردار افراد وقت کی قدر کو سمجھتے ہیں اور ہر لمحے کو اپنی فکری، علمی اور اخلاقی ترقی کا ذریعہ بناتے ہیں، جب کہ بے مقصد مشاغل اور غیر ضروری مصروفیات رفتہ رفتہ انسان کی صلاحیتوں کو زائل کر دیتی ہیں اور اسے اپنے حقیقی مقصدِ حیات سے غافل کر دیتی ہیں۔

سوشل میڈیا اپنی اصل میں ایک مفید ذریعۂ ابلاغ ہے، لیکن اس کا غیر متوازن اور بے مقصد استعمال وقت کے ضیاع کا ایک بڑا سبب بن سکتا ہے۔ مسلسل ریلز، مختصر ویڈیوز اور غیر ضروری مواد میں گھنٹوں مصروف رہنا نہ صرف قیمتی وقت کو ضائع کرتا ہے بلکہ انسان کی علمی اور فکری نشوونما کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مطالعے کا ذوق کمزور پڑنے لگتا ہے، یکسوئی اور توجہ منتشر ہو جاتی ہے، تخلیقی صلاحیتیں ماند پڑ جاتی ہیں اور زندگی کے تعمیری اہداف پسِ منظر میں چلے جاتے ہیں۔ بالخصوص نوجوان نسل کے لیے یہ رجحان اس بات کا باعث بن سکتا ہے کہ وہ اپنی حقیقی ذمّہ داریوں اور مقصدِ زندگی سے بتدریج دور ہوتی چلی جائے۔

ایک مسلمان بیٹی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی قیمتی صلاحیتوں، توانائیوں اور وقت کو ایسے کاموں میں صرف کرے جو اس کی دنیا و آخرت دونوں کے لیے نفع بخش ہوں۔ علم و تعلیم کا حصول، ہنر کی ترقی، مطالعہ و تحقیق، کردار سازی، خاندان کی خدمت، معاشرے کی اصلاح اور امت کی فکری و اخلاقی تعمیر ایسے میدان ہیں جہاں اس کی صلاحیتیں حقیقی معنوں میں پروان چڑھ سکتی ہیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو شخصیت کو وقار عطا کرتا ہے، وقت کو بابرکت بناتا ہے اور انسان کو اپنے ربّ کی رضا اور معاشرے کی حقیقی خدمت کے قریب لے جاتا ہے۔

انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین تخلیق اور اشرف المخلوقات ہے۔ اس کی عزّت، وقار اور شخصیت کسی تجارتی شے یا نمائش کی چیز نہیں کہ اسے لوگوں کی پسند و ناپسند، لائکس، ویوز اور تبصروں کے ترازو میں تولا جائے۔ افسوس کہ سوشل میڈیا کے غیر متوازن اور بے احتیاط استعمال نے بعض افراد خصوصاً نوجوانوں کو اس ذہنیت کی طرف دھکیل دیا ہے کہ وہ اپنی ذات، شخصیت اور نجی زندگی کو دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیں۔ یہ طرزِ عمل بتدریج انسان کی فکری، اخلاقی اور نفسیاتی شخصیت پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ خود اعتمادی اللہ تعالیٰ کی رضا، کردار کی مضبوطی اور حقیقی صلاحیتوں کے بجائے وقتی تعریفوں اور ظاہری پذیرائی کی محتاج بن جاتی ہے۔

انسان حقیقت کے بجائے ایک مصنوعی زندگی اختیار کرنے لگتا ہے، جہاں اصل کردار سے زیادہ تصویر، اندازِ نمائش اور ظاہری کشش کو اہمیت دی جاتی ہے۔ یوں شخصیت کی گہرائی، علم کی سنجیدگی اور اخلاق کی پختگی پسِ منظر میں چلی جاتی ہے، جب کہ ظاہری نمائش ہی کامیابی کا معیار بن جاتی ہے۔ مسلمان بیٹی کی حقیقی عظمت اس بات میں نہیں کہ اسے کتنے لوگ دیکھتے ہیں یا اس کی تصاویر اور ویڈیوز کو کتنی پذیرائی حاصل ہوتی ہے، بلکہ اس کا اصل وقار اس میں ہے کہ اس کے علم، حیا، کردار، تقویٰ اور اخلاق سے کتنے دل روشن ہوتے ہیں، کتنے انسانوں کی اصلاح ہوتی ہے اور کتنے لوگوں کو خیر اور بھلائی کا راستہ ملتا ہے۔ اسلام عورت کو نمائش کا ذریعہ نہیں بلکہ عزّت، وقار، حیا اور معاشرے کی اخلاقی تعمیر کا عظیم سرمایہ قرار دیتا ہے۔

وقار انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ دولت، شہرت اور مقبولیت عارضی نعمتیں ہیں، مگر عزّت، کردار، پاکیزگی، سیرت اور نیک نامی وہ دولت ہے جو انسان کو زندگی میں بھی سربلند رکھتی ہے اور وفات کے بعد بھی اسے عزّت و احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے انسان کی عزت، حیا اور وقار کی حفاظت کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ سوشل میڈیا پر کی جانے والی ہر سرگرمی محض ایک لمحاتی عمل نہیں ہوتی، بلکہ اکثر وہ مستقل ریکارڈ کا حصّہ بن جاتی ہے۔ بسا اوقات چند لمحوں کی جذباتی نمائش، وقتی شہرت یا توجہ حاصل کرنے کی خواہش مستقبل میں ندامت، بدنامی اور پشیمانی کا سبب بن جاتی ہے۔ جو چیز آج تفریح یا مقبولیت محسوس ہوتی ہے، وہ کل انسان کی عزّت، سماجی حیثیت اور اعتماد کو مجروح کر سکتی ہے۔

ایک باشعور اور دور اندیش انسان ہر قدم اٹھانے سے پہلے خود سے یہ سوال کرتا ہے: کیا میرا یہ عمل میرے وقار میں اضافہ کرے گا یا اسے مجروح کرے گا؟ کیا اس سے میرے والدین، خاندان اور معاشرے کا سر فخر سے بلند ہوگا یا شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا؟ اور سب سے بڑھ کر، کیا میں اس عمل کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے میں مطمئن ہوں گا؟ مسلمان بیٹی کا حقیقی حسن اس کی ظاہری نمائش میں نہیں، بلکہ اس کے حیا، وقار، کردار، علم اور تقویٰ میں ہے۔ یہی اوصاف اسے دنیا میں عزّت، معاشرے میں احترام اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مسلمان کا کردار صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کے افعال، اخلاق اور طرزِ زندگی کے ذریعے اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کی ایک اجتماعی تصویر بھی دنیا کے سامنے آتی ہے۔ بہت سے لوگ اسلام کو اس کے ماننے والوں کے کردار سے پہچانتے ہیں؛ اس لیے ایک مسلمان کا ہر عمل محض ذاتی معاملہ نہیں، بلکہ وہ اپنی تہذیب، اپنے دین اور اپنی اُمّت کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔ اسی احساس کے تحت ہر مسلمان مرد و عورت کو یہ شعور ہونا چاہیے کہ اس کی گفتگو، لباس، معاملات، رویّے اور سوشل میڈیا پر موجودگی بھی اسلام کی دعوت اور اس کے اخلاقی پیغام کی عکاسی کرتی ہے۔

اگر اس کے اعمال اعلیٰ اخلاق، حیا، وقار اور ذمّہ داری کا نمونہ ہوں تو یہ اسلام کا خوبصورت تعارف بنتے ہیں، اور اگر اس میں بے احتیاطی، بے مقصد نمائش یا اخلاقی کمزوری ہو تو اس کے منفی اثرات صرف فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ پوری اُمّت کی اجتماعی ساکھ کو متاثر کرتے ہیں۔ مسلمان بیٹی اگر علم، حیا، عفت، خدمتِ خلق، فکری و تخلیقی صلاحیتوں اور بلند کردار کا نمونہ بن جائے تو وہ نہ صرف اپنے خاندان کی عزّت اور معاشرے کی زینت بنتی ہے، بلکہ پوری اُمّتِ مسلمہ کے لیے امید، اعتماد اور خیر کا روشن پیغام بھی ثابت ہوتی ہے۔ یہی وہ کردار ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ بنتا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کا عملی تعارف پیش کرتا ہے۔

یہ حقیقت پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ سوشل میڈیا بذاتِ خود نہ اچھا ہے اور نہ برا؛ یہ محض ایک طاقتور ذریعۂ ابلاغ ہے۔ اس کی افادیت یا نقصان کا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے کس مقصد، کس نیت اور کس انداز سے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس طرح ایک ہی زبان سے خیر کی بات بھی کی جا سکتی ہے اور شر بھی پھیلایا جا سکتا ہے، اسی طرح سوشل میڈیا بھی علم، اصلاح اور خیر کا وسیلہ بن سکتا ہے یا بے مقصد تفریح، اخلاقی انحطاط اور وقت کے ضیاع کا سبب بھی۔ مسلم بیٹی اگر اس پلیٹ فارم کو مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کرے تو یہ اس کے لیے دعوت، خدمت اور اصلاح کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

وہ تعلیمی و تحقیقی مواد کی ترویج، دینی و اخلاقی شعور کی بیداری، مفید ہنر سکھانے، مثبت افکار و اقدار کے فروغ، خواتین کی رہنمائی، خاندان کی مضبوطی، معاشرتی مسائل کے حل اور انسانیت کی خدمت جیسے میدانوں میں قابلِ قدر کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس طرح اس کی آن لائن موجودگی محض نمائش نہیں بلکہ علم، خیر اور بھلائی کی اشاعت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اصل ضرورت سوشل میڈیا سے کنارہ کشی نہیں، بلکہ اس کے ذمّہ دارانہ، متوازن اور با مقصد استعمال کی ہے۔ جب شعور، تقویٰ، حیا، اعتدال اور اسلامی اخلاقی اصول انسان کی رہنمائی کریں تو یہی ذرائع امت کی فکری، اخلاقی اور سماجی تعمیر میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ایک مسلمان بیٹی کی اصل پہچان اس کے لائکس اور فالوورز کی تعداد نہیں، بلکہ اس کے کردار، علم، حیا اور اس خیر میں ہے جو اس کے ذریعے دوسروں تک پہنچتی ہے۔

نوجوان نسل کی اصلاح محض تنقید، ملامت یا پابندیوں سے ممکن نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے محبت، حکمت، اعتماد اور مؤثر تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بیٹیاں سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کا ذمّہ دارانہ استعمال کریں تو انہیں صرف "کیا نہ کریں" یہ بتانا کافی نہیں، بلکہ "کیا کریں" اور "کیوں کریں" کا شعور بھی دینا ہوگا۔ مقصد، فکر اور مثبت متبادل سے محروم نوجوان آسانی سے وقتی رجحانات اور سطحی مقبولیت کے اثر میں آ جاتے ہیں۔ والدین کی اوّلین ذمّہ داری یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے ساتھ اعتماد، محبت اور مکالمے پر مبنی مضبوط رشتہ قائم کریں، تاکہ وہ اپنی الجھنوں، سوالات اور مسائل کو بلا خوف و جھجک اپنے والدین کے سامنے رکھ سکیں۔

انہیں عزّتِ نفس، حیا، وقار اور اسلامی اخلاق کی حقیقی اہمیت سے روشناس کرائیں، ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے مثبت، با مقصد اور ذمّہ دارانہ استعمال کی تربیت دیں، اور ان کی صلاحیتوں کو علم، مطالعہ، تحقیق، ہنر، تخلیقی سرگرمیوں اور سماجی خدمت کی طرف پروان چڑھائیں۔ جب نوجوانوں کو تعمیری مصروفیات میسر آتی ہیں تو وہ بے مقصد مشغولیات سے خود بخود دور ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح معاشرے، تعلیمی اداروں، دینی مراکز، ذرائع ابلاغ اور سماجی قیادت کی بھی مشترکہ ذمّہ داری ہے کہ وہ ایسا ماحول تشکیل دیں جہاں نوجوانوں کو ان کے کردار، علم، صلاحیت، خدمتِ خلق اور اخلاقی عظمت کی بنیاد پر عزّت دی جائے، نہ کہ محض ظاہری نمائش، عارضی شہرت یا سوشل میڈیا کی مقبولیت کی بنیاد پر۔ جب معاشرے کے معیار بدلیں گے تو نوجوانوں کی ترجیحات بھی بدلیں گی، اور ایک ایسی نسل پروان چڑھے گی جو حیا، وقار، علم اور کردار کو اپنی اصل کامیابی سمجھے گی۔

مسلمان بیٹی کی حقیقی خوبصورتی اور اصل پہچان اس کی ظاہری نمائش، وقتی مقبولیت یا لوگوں کی توجہ حاصل کرنے میں نہیں، بلکہ اس کے ایمان، علم، حیا، اخلاق، وقار اور بلند کردار میں ہے۔ ظاہری حسن وقت کے ساتھ بدل جاتا ہے، جبکہ اچھا کردار وہ دولت ہے جو انسان کو دیرپا عزّت، اعتماد اور احترام عطا کرتی ہے۔ دنیا کی وقتی داد، چند لمحوں کی شہرت اور عارضی مقبولیت کبھی بھی ایک باوقار اور پاکیزہ زندگی کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ حقیقی عظمت اس بات میں ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں کو خیر، علم، خدمت اور مثبت اثرات کے لیے استعمال کرے، تاکہ اس کی پہچان محض ایک تصویر یا نمائش کے طور پر نہیں بلکہ ایک باکردار اور بااثر شخصیت کے طور پر ہو۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری بیٹیاں سوشل میڈیا کی دنیا میں صرف دیکھے جانے والی شخصیات نہ بنیں، بلکہ ایسی باعلم، باصلاحیت، باحیا اور باکردار خواتین بنیں جن کی موجودگی معاشرے میں عزّت، امید اور بھلائی کا پیغام عام کرے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو اپنی ذات کی نمائش کے بجائے علم کے فروغ، اصلاحِ معاشرہ اور انسانیت کی خدمت کا ذریعہ بنائیں۔ حقیقی کامیابی یہ نہیں کہ لوگ ہمیں کتنی دیر تک دیکھتے ہیں، بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ لوگ ہمارے کردار، اخلاق اور عمل سے کتنی دیر تک متاثر رہتے ہیں۔ کیونکہ شہرت وقت کے ساتھ ختم ہو سکتی ہے، لیکن اچھا کردار انسان کے بعد بھی اس کی پہچان باقی رکھتا ہے۔

✏ Masood M. Khan (Mumbai)
☐masood.media4040@gmail.com

کشمیر میں آرٹیکل 370 کی برسی

کشمیر میں احتجاج، مین اسٹریم پارٹیوں کے رہنماؤں کو دفاتر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ملی

ہم نہ تو بھولے ہیں اور نہ ہی ہم نے اسے تسلیم کیا ہے: عمر عبداللہ

محبوبہ مفتی کا منسوخی کے خلاف سرینگر میں رات گئے احتجاج

حکومتِ نے یکطرفہ طور پر جموں و کشمیر کی آئینی اور سیاسی حیثیت کو تبدیل: میرواعظ

سرینگر(ایجنسی)جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کی منسوخی کی ساتویں برسی کے موقع پر بدھ کے روز بی جے پی کو چھوڑ کر وادی کشمیر کی اہم سیاسی جماعتوں نے آئین کے آرٹیکل 370 کے تحت احتجاجی مظاہرے کیے نیشنل کانفرنس (این سی)، پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی)، کانگریس اور اپنی پارٹی نے سرینگر میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرس پر مظاہرے کیے، جن میں پارٹی کے کئی رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ این سی نے سرینگر میں پارٹی کے مرکزی دفتر میں احتجاجی مظاہرہ کیا جس میں پارٹی کے سینئر رہنماؤں، قانون سازوں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے منگل کی رات سرینگر میں آرٹیکل 370 کی منسوخی کی ساتویں برسی کے موقعے پر احتجاج کیا۔ محبوبہ مفتی کی قیادت میں پی ڈی پی کے درجنوں کارکنوں نے سرینگر میں پارٹی ہیڈ کوارٹرز پر یہ احتجاج کیا۔ محبوبہ مفتی نے پارٹی کارکنان کے ساتھ مل کر دفتر کے باہر شمعیں روشن کیں اور دھرنا دیا۔ اس موقعے پر محبوبہ مفتی نے کہا کہ ”حکومتِ ہند کو جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ مذاکرات کرنے چاہئیں اور ان کے حقوق اور وہ آئینی حیثیت بحال کرنی چاہیے جو پانچ اگست سال 2019 کو ان سے چھین لی گئی تھی۔

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس (این سی) کے نائب صدر عمر عبداللہ نے بدھ کے روز 5 اگست 2019 کو جموں و کشمیر میں کی گئی تبدیلیوں کو واپس لینے کے اپنی پارٹی کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ سات سال گزرنے کے بعد بھی وہ آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد پیدا ہونے والے حالات کو نہ تو بھولے ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہے۔ مرکز کے 5 اگست کے فیصلوں کی ساتویں برسی کے موقع پر عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کی پارٹی جموں و کشمیر سے چھینے گئے حقوق کو بحال کرنے اور اس کی شناخت کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے۔ عمر عبداللہ نے ایکس پر لکھا،” 7 سال ہو گئے، ہم نہ تو بھولے ہیں اور نہ ہی ہم نے موجودہ حالات سے سمجھوتہ کیا ہے اور نہ ہی انہیں قبول کیا ہے۔ میں اور میری پارٹی ان تمام اقدامات کو واپس لینے کے لیے پرعزم ہیں جو جموں و کشمیر کے ساتھ کیے گئے، جنہوں نے ہمارے حقوق چھین لیے اور ہماری شناخت کو خطرے میں ڈال دیا۔ رابرٹ فراسٹ کی مشہور نظم اسٹاپنگ بائی ووڈس آن اے اسنوئی ایوننگ کے اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے عمر عبداللہ نے مزید کہا: ”جنگل خوبصورت، تاریک اور گہرے ہیں۔ لیکن مجھے اپنے وعدے پورے کرنے ہیں۔ اور سونے سے پہلے مجھے ابھی میلوں دور جانا ہے.........پیپلز کانفرنس کے چیئرمین اور ایم ایل اے سجاد لون نے 5 اگست 2019 کو جموں و کشمیر کے لوگوں کے خلاف ایک” بے مثال شب خون“ قرار دیا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا،” 5 اگست 2019 جموں و کشمیر کے لوگوں کے خلاف ایک بے مثال شب خون تھا۔ جموں و کشمیر کے لوگ آنے والے تمام اوقات میں اسے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھیں گے۔“

انہوں نے مزید کہا،”جموں و کشمیر کے لوگوں کو بے اختیار کرنے کا دن۔ جب سب کچھ چھین لیا گیا۔ آرٹیکل 370، آرٹیکل 35 اے۔ اور زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے، جموں و کشمیر کو گھٹا کر ایک یوٹی بنا دیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب ہندستان کے لوگ یہ سمجھیں گے کہ یہ وہ وعدے تھے جو الحاق کے وقت جموں و کشمیر کے لوگوں سے کیے گئے تھے اور آہستہ آہستہ تمام وعدوں سے انحراف کیا گیا۔ اور جموں و کشمیر کے لوگوں کے پاس سہارا لینے کے لیے جو کچھ تھوڑا بہت بچا تھا، اسے 5 اگست 2019 کو بے دردی سے چھین لیا گیا۔ سجاد لون نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ جموں و کشمیر کے لوگوں کو خیرات کے طور پر نہیں بلکہ حق کے طور پر دوبارہ بااختیار بنایا جائے گا۔ حریت چیئرمین اور کشمیر کے میرواعظ عمر فاروق نے 5 اگست کو اس دن کی ایک دردناک یاد دہانی“ قرار دیا جب ان کے مطابق حکومتِ ہند نے یکطرفہ طور پر جموں و کشمیر کی آئینی اور سیاسی حیثیت کو تبدیل کر دیا۔

میرواعظ نے کہا کہ یہ فیصلہ حکومتِ ہند نے اس خطے کے لوگوں سے کیے گئے ”اپنے ہی آئینی وعدوں سے مکر کر“ جموں و کشمیر پر تھوپا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس قدم نے یکطرفہ طور پر جموں و کشمیر کے ”ڈھانچے اور حیثیت“ کو تبدیل کر دیا، جس نے تنازع کے حل کے منتظر لوگوں کو مزید بے اختیار کر دیا۔ میرواعظ نے ایک بیان میں کہا،”جموں و کشمیر کے لوگوں کی شناخت، کردار اور حقوق پر اس ہمہ جہت حملے نے ہمارے سیاسی جسم پر ایک اور گہرا زخم چھوڑا ہے۔ اس کے باوجود، اس سرزمین کے لوگوں کی اس کی حفاظت کرنے اور اپنے حقوق کے لیے کھڑے ہونے کی ہمت اور استقامت ہمیشہ مثال رہی ہے۔ انہوں نے کہا،”ہم صرف یہ امید کر سکتے ہیں کہ ایک دن ایسا آئے گا جب حکومتِ ہند انسانیت اور جمہوریت کے جذبے کا احترام کرے گی اور جموں و کشمیر کے لوگوں کے ساتھ انصاف، خلوص اور احترام کے ساتھ بات چیت کرے گی۔ سی پی آئی (ایم) کے رہنما اور ایم ایل اے محمد یوسف تاریگامی نے 5 اگست 2019 کے فیصلوں کو جموں و کشمیر اور یونین آف انڈیا کے درمیان تعلقات پر ”منظم حملہ“ قرار دیا، اور الزام لگایا کہ سیاسی سرگرمیوں اور جمہوری اظہار پر کریک ڈاؤن سات سال بعد بھی جاری ہے۔ انہوں نے کہا،” بی جے پی کو جموں و کشمیر میں 2024 کے عوامی مینڈیٹ کو تسلیم کرنا باقی ہے۔ ریاست کا درجہ بحال کرنے کے بار بار وعدوں کے باوجود وہ اسے پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کی بجائے وہ اختلافِ رائے کی جگہ کو کم کرنے اور پریس کی آزادی کو دبانے کے لیے طاقت کے استعمال پر انحصار جاری رکھے ہوئے ہے۔ یاد رہے کہ نریندر مودی کی قیادت والی بی جے پی حکومت نے 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 کے تحت جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کو منسوخ کر دیا تھا۔

ابھیشیک بنرجی کو کلکتہ ہائی کورٹ سے جھٹکا

بیرونِ ملک علاج کی اجازت کی درخواست مسترد

کولکاتا: کلکتہ ہائی کورٹ نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے آنکھوں کے علاج کے لیے بیرونِ ملک جانے کی اجازت سے متعلق ان کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے یہ فیصلہ اس وقت سنایا جب بنرجی نے عدالت کی ہدایت کے مطابق سرکاری میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہونے سے انکار کر دیا۔ بدھ کو جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی عدالت میں اس معاملے کی سماعت ہوئی۔ سماعت کے دوران عدالت نے ابتدائی طور پر تجویز دی کہ ابھیشیک بنرجی کی آنکھوں کی حالت کا معائنہ سرکاری ایس ایس کے ایم اسپتال کے میڈیکل بورڈ سے کرایا جائے تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا ان کا مناسب علاج ہندوستان میں ممکن ہے یا انہیں بیرونِ ملک جانے کی واقعی ضرورت ہے۔ عدالت نے میڈیکل بورڈ کو ہدایت دی کہ وہ 7 اگست تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔ عدالت نے واضح کیا کہ رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ بنرجی کو علاج کے لیے بیرونِ ملک جانے کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ علاج کے لیے بیرونِ ملک سفر کی درخواست پر غور کرتے وقت اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ابھیشیک بنرجی کے خلاف متعدد فوجداری مقدمات زیرِ سماعت ہیں اور ان کی تحقیقات جاری ہیں۔ اس لیے تمام قانونی اور طبی پہلوؤں کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے۔

سماعت کے دوران ابھیشیک بنرجی نے میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش ہونے پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ اس کے بعد عدالت نے ان کی درخواست خارج کرتے ہوئے اپنے حکم میں کہا کہ درخواست گزار کے وکیل کی جانب سے یہ واضح کیے جانے کے بعد کہ وہ عدالت کی ہدایت کے مطابق میڈیکل بورڈ کے سامنے پیش نہیں ہوں گے، اس معاملے کو مزید زیرِ التوا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی، لہٰذا موجودہ عرضی مسترد کی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ ابھیشیک بنرجی کے خلاف درج 16 ایف آئی آر اور تمام مقدمات میں یکساں قانونی تحفظ (بلینکٹ پروٹیکشن) کی درخواست پر مشتمل مرکزی مقدمے کی آئندہ سماعت 7 اگست کو ہوگی۔ یہ تمام مقدمات مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی کامیابی اور ریاست میں حکومت قائم ہونے کے بعد درج کیے گئے تھے۔ انہی مقدمات کے تناظر میں ابھیشیک بنرجی نے عدالت سے بیرونِ ملک جا کر علاج کرانے کی اجازت طلب کی تھی۔ ان کے خلاف درج مقدمات میں انتخابی مہم کے دوران اشتعال انگیز بیانات دینے جیسے الزامات بھی شامل ہیں۔

پارلیمنٹ میں کیے گئے وزیر داخلہ کے وعدے کا کیا ہوا؟

ریاستی درجہ کی بحالی میں تاخیر پر منوج جھا کا مرکز سے سوال

نئی دہلی۔(ایجنسی): جموں کشمیر کو آئین کی دفعہ 370 کے تحت حاصل خصوصی حیثیت کے خاتمے اور اسے دو یونین ٹیریٹریز میں منقسم کیے جانے کے آج یعنی 5 اگست کو سات سال مکمل ہوئے۔ جہاں یوٹی میں غیر بی جے پی سیاسی جماعتوں نے احتجاجی مظاہرے کرتے ہوئے 5 اگست 2019 کے فیصلوں کی مذمت کی گئی وہیں جموں کشمیر سمیت ملک کے بعض علاقوں میں بھی جموں کشمیر کے سیاسی درجے کی بحالی کی مانگ کی گئی۔ کانگریس کی سینئر رہنما پرینکا گاندھی سمیت راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ممبر پارلیمنٹ منوج کمار جھا نے بھی جموں کشمیر کا اسٹیٹ ہڈ بحال کیے جانے کی مانگ کرتے ہوئے کہا” پارلیمنٹ فلور پر مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جموں کشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا وعدہ کیا تھا، اُس تاہم آج سات سال بعد بھی اسے بحال نہیں کیا جا رہا۔ اُس وعدے کا کیا ہوا؟ منوج جھا نے مرکزی سرکار کی مذمت کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر جموں کشمیر کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا گیا تو وہ (یعنی مرکزی حکومت) کسی بھی ریاست کے ساتھ من مرضی سلوک کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ پانچ اگست 2019 کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی زیر قیادت مرکزی سرکار نے جموں کشمیر ری آرگنائزیشن ایکٹ 2019 متعارف کر کے دفعہ 370 اور 35 اے کو ختم کر کے جموں کشمیر اور لداخ کو دو الگ الگ یونین ٹیریٹریز میں منقسم کیا گیا۔

معروف اداکار پردیپ سنگھ راوت چل بسے، آخری رسومات ممبئی میں ادا

ممبئی، (یو این آئی) معروف اداکار پردیپ سنگھ راوت، جو 2005 میں عامر خان کی فلم گجنی میں مخالف گجنی کے کردار کے لیے مشہور ہیں، انکا 74 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا، آخری رسومات آج دوپہر ممبئی میں ادا کی گئیں۔ خاندانی ذرائع نے یہ اطلاع دی۔ آخری رسومات میں ان کے اہل خانہ رشتہ داروں کے علاوہ فلمی دنیا کے کئی افراد بھی موجود تھے۔ راوت، جو خون کے کینسر میں مبتلا تھے انکا کوکیلا بین دھیرو بھائی امبانی ہسپتال میں علاج چل رہا تھا جہاں انہوں نے کل رات آخری سانس لی۔ ہندی، تیلگو اور تمل سنیما میں ایک جانا پہچانا چہرہ، راوت کا کیریئر تین دہائیوں سے زیادہ پر محیط تھا اور انہیں ولن اور دیگر کرداروں کے لیے پہچانا جاتا تھا۔ انہوں نے گجنی میں بے رحم مخالف کی تصویر کشی کے ساتھ قومی شہرت حاصل کی۔ اس کی مسلط اسکرین پر موجودگی، گہری آواز اور طاقتور ڈائیلاگ ڈیلیوری نے اس کردار کو معاصر ہندوستانی سنیما کے یادگار ولن میں سے ایک بنا دیا۔ راوت اس سے قبل کئی مشہور فلموں میں نظر آ چکے ہیں، جن میں آشوتوش گواریکر کی لگان (2001) اور جان میتھیو متھن کی سرفروش (1999) شامل ہیں، جن میں ان کی پرفارمنس کی تعریف ہوئی۔

وہ ٹیلی ویژن پر بی آر میں اشوتھاما کی تصویر کشی کے لیے بھی مقبول تھے۔ چوپڑا کی مشہور افسانوی سیریز مہابھارت میں بھی انہوں نے اپنی افاکاری کے جلوئے دکھلائے۔ اتراکھنڈ میں پیدا ہوئے، راوت نے فلم انڈسٹری میں آنے سے پہلے تھیٹر میں اپنے اداکاری کی شروعات کی۔ اس کے تھیٹر کے وسیع تجربے نے اس کی مخصوص ڈائیلاگ ڈیلیوری اور کمانڈنگ اسکرین کی موجودگی کو تشکیل دینے میں مدد کی۔ کئی سالوں کے دوران، راوت نے مختلف ہندوستانی فلمی صنعتوں میں کئی سرکردہ اداکاروں اور فلم سازوں کے ساتھ کام کیا، اپنے آپ کو ایک قابل اعتماد کردار اداکار کے طور پر قائم کیا جو منفی اور معاون دونوں کرداروں میں شدت اور کشش لانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان کی موت کی خبر کے بعد، فلمی برادری کے اراکین نے تجربہ کار اداکار کو خراج تحسین پیش کیا، انہیں ان کے فن کے بارے میں ان کے نظم وضبط اور اسکرین سے دوران کی گرم شخصیت کے لیے یاد کیا۔ راوت کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ اور ایک لڑکا ہے راوت کی موت ایک تجربہ کار اداکار کے نقصان کی نشاندہی کرتی ہے جس کی طاقتور آواز اور مخالفوں اور کرداروں کی یادگار تصویر کشی نے ہندوستانی سنیما پر ایک الگ نشان چھوڑا۔

ایف سی آر اے بل کی موجودہ شکل قابلِ قبول نہیں: کانگریس

اگر حکومت اپوزیشن کی آواز کو نظر انداز کرتی ہے تو یہ جمہوری عمل کے لیے تشویش ناک ہے: کے سی وینو گوپال

نئی دہلی۔(ایجنسی) کانگریس نے فارن کنٹریبیوشن ریگولیشن ایکٹ (ایف سی آر اے) بل کی موجودہ شکل کو جابرانہ قرار دیتے ہوئے اس کی سخت مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ پارٹی اور پوری اپوزیشن اسے موجودہ شکل میں قبول نہیں کرے گی اور سب مل کر اس کی بھرپور مخالفت کریں گے کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے بدھ کے روز پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس اور پوری اپوزیشن ایف سی آر اے بل کو موجودہ شکل میں قبول نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس سے وابستہ تنظیموں کے لیے الگ نظام اور دیگر غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کے لیے الگ قوانین رکھنے کی سوچ قابلِ قبول نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی اس جابرانہ بل کو پاس نہیں ہونے دے گی۔ مسٹر وینو گوپال نے کہا،”لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے ایف سی آر اے بل کے سلسلے میں اپنی شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ پارٹی اور پوری اپوزیشن کا موقف بالکل واضح ہے کہ ایف سی آر اے بل کو اس کی موجودہ شکل میں قبول نہیں کیا جائے گا۔ آر ایس ایس سب کچھ کر سکتا ہے، جبکہ دیگر غیر سرکاری تنظیموں کے لیے الگ قوانین ہوں، ایسی سوچ قابلِ قبول نہیں ہے۔ ہم اس جابرانہ بل کی بھرپور مخالفت کریں گے اور اسے کسی بھی قیمت پر پاس نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پہلے سے ہی رام مندر چندہ تنازع پر بحث کا مطالبہ کر رہی ہے کیونکہ پورا ملک اس مسئلے کو لے کر فکر مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو طالب علموں پر مبینہ مظالم اور فائرنگ کے مسئلے پر ایوان میں آ کر بیان دینا چاہیے۔ پارلیمنٹ بحث اور گفتگو کی جگہ ہے، لیکن حکومت بحث سے بچتے ہوئے بلوں کو جلد بازی میں پاس کرانا چاہتی ہے۔

پارلیمنٹ میں دونوں ایوانوں کی کارروائی ہنگامے کی نذر ہو رہی ہے۔ آج ایک بار پھر لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں کی کارروائی مختلف اوقات کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ پارلیمنٹ کارروائی نہ ہونے کے لیے اپوزیشن پارٹیاں حکمراں طبقہ کو ذمہ دار ٹھہرا رہی ہیں۔ اس معاملہ میں کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ کے سی وینو گوپال نے کہا کہ مرکزی حکومت ملک کی عوام اور اپوزیشن کی آواز سننے کے لیے تیار نہیں ہے، اسی لیے پارلیمنٹ کو بھی مؤثر طریقے سے چلنے نہیں دیا جا رہا۔ پارلیمنٹ احاطہ میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے سوال کیا کہ آخر مرکزی وزیر داخلہ پارلیمنٹ میں آ کر جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ وینو گوپال نے کہا کہ اپوزیشن پارلیمنٹ میں عوام سے متعلق کئی اہم مسائل اٹھا رہی ہے، جن میں طلبا پر ہونے والی بربریت، ای-20 کا مسئلہ، جموں و کشمیر میں ریاستی درجہ بحال کرنے کا معاملہ اور رام مندر عطیات کا معاملہ شامل ہے۔ ان کے مطابق ان تمام مسائل پر پارلیمنٹ میں بحث ہونی چاہیے، لیکن حکومت پارلیمنٹ کی کارروائی چلنے دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے رام مندر میں چندہ چوری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن پہلے ہی واضح کر چکی ہے کہ وہ اس معاملے پر باقاعدہ بحث چاہتی ہے، کیونکہ پورا ملک اس معاملے کو لے کر تشویش میں مبتلا ہے۔ ایسے معاملے پر پارلیمنٹ میں مناسب اور تفصیلی بحث ہونی چاہیے تاکہ حقائق سامنے آ سکیں۔ وینو گوپال نے طلبا کے خلاف کارروائی کا معاملہ خاص طور سے اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے وزیر داخلہ سے مسلسل بیان دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، کیونکہ طلبا کے خلاف روزانہ فائرنگ اور مظالم کے معاملے میں جواب دہی ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو اس معاملے پر پارلیمنٹ میں اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔ کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ بحث اور گفتگو کے لیے ہوتی ہے، لیکن حکومت کسی بھی طرح کی بحث یا تبادلۂ خیال نہیں چاہتی۔

ای-20 ڈیپ فیک معاملہ: ہائی کورٹ نے تمام پوسٹ کو فوراً ہٹانے کا دیا حکم

ممبئی (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری کے خلاف آن لائن ڈیپ فیک پوسٹ کو فحش، جارحانہ اور توہین آمیز قرار دیتے ہوئے انہیں ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی عدالت نے گڈکری کو میٹا پلیٹ فارمز، ایکس کارپ، گوگل اور نامعلوم آن لائن کنٹینٹ کریئٹرز کے خلاف بدنام کرنے والے اور ایڈٹ شدہ سوشل میڈیا پوسٹ کے متعلق سول مقدمہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ جسٹس عارف ڈاکٹر کی سنگل بنچ نے میٹا، ایکس کارپ اور گوگل ایل ایل سی کو ہدایت دی کہ وہ فوراً ان پوسٹس کو ہٹانے کا کام کریں۔ عدالت نے کہا کہ ایسی پوسٹ آن لائن نہیں ہونی چاہیے اور جہاں ہر کوئی خاص کر نوجوان نسل انہیں دیکھ سکے۔ عدالت نے آن لائن پلیٹ فارمز سے یہ بھی سوال کیا کہ کیا ان کے پاس کوئی سسٹم ہے، جس سے بغیر عدالت گئے ایسی پوسٹس کو ہٹایا جا سکے۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ پلیٹ فارمز کو ایسی پوسٹ خود ہٹا دینا چاہیے۔ جسٹس عارف نے کہا کہ” آپ کے پاس اتنی ٹیکنالوجی ہے، تو کیا آپ کے پاس کوئی ایسا سسٹم نہیں ہے جو ایسے معاملات کو پکڑ سکے؟ اگر کوئی فحش یا توہین آمیز مواد ڈالتا ہے تو اسے فوراً ہٹا دیا جانا چاہیے۔

ای-20 پیٹرول سے عام صارفین پر بڑھا مالی بوجھ، اتھینول پیدا کرنے والوں کو فائدہ: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ مودی حکومت نے اتھینول آمیزش کو فروغ دینے کے نام پر عام شہریوں پر مالی بوجھ بڑھا کر ان کا متبادل چھین لیا ہے، جبکہ اس اسکیم کا سب سے زیادہ فائدہ اتھینول پیدا کرنے والوں کو ملا ہے۔ کانگریس شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے بدھ کے روز یہاں ایک بیان میں کہا کہ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر نتن گڈکری نے دعویٰ کیا تھا کہ اتھینول آمیزش کے ذریعے ڈیزل 50 روپے فی لیٹر اور پیٹرول کا متبادل 55 روپے فی لیٹر تک دستیاب کرایا جا سکے گا، لیکن قیمتوں میں ایسی کوئی کمی دیکھنے کو نہیں ملی۔ اس کے برعکس ایک آزاد تجزیے کے مطابق اپریل 2023 سے مارچ 2026 کے درمیان اتھینول ملاوٹ والے ایندھن سے کم مائلیج کی بھرپائی کے لیے صارفین نے مجموعی طور پر تقریباً 88,234 کروڑ روپے اضافی خرچ کیے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اگر ای-20 سے مائلیج میں کمی آتی ہے تو حکومت کو اس کی بھرپائی کے لیے خردہ قیمت کم کرنی چاہیے تھی۔ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ نیتی آیوگ کے اتھینول روڈ میپ میں بھی ای-10 اور ای-20 ایندھن پر صارفین کو مالیاتی اور ٹیکس مراعات دینے کی سفارش کی گئی تھی، لیکن حکومت نے اس کے بجائے اتھینول پیدا کرنے والوں کو 4,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی سبسڈیز منظور کر دیں۔

مہاراشٹر حکومت کا بڑا فیصلہ، 'نان ڈیری پنیر' پر عائد کی مکمل پابندی

ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر حکومت نے عوامی صحت کو ترجیح دیتے ہوئے ریاست میں 'اینالاگ' پنیر یعنی نان ڈیری پنیر کی تیاری، فروخت، ذخیرہ اندوزی، نقل و حمل اور تقسیم پر مکمل طور سے پابندی عائد کر دی ہے۔ اس فیصلے کے ساتھ مہاراشٹر، چھتیس گڑھ کے بعد ملک کی دوسری ریاست بن گئی ہے جس نے ایسا قدم اٹھایا ہے۔ حکومت کے مطابق پابندی کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف فوڈ سیفٹی ایکٹ کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ 30 جولائی کو فوڈ سیفٹی کمشنر تکارام منڈھے کی جانب سے جاری حکم کے مطابق 'اینالاگ' پنیر یعنی نان ڈیری پنیر کی تیاری، پروسیسنگ، پیکیجنگ، ذخیرہ اندوزی، نقل و حمل، تھوک اور خوردہ فروخت کے ساتھ ساتھ فروخت کے لیے پیش کرنے پر بھی فوری اثر سے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس طرح کے پنیر سے منسلک مکمل سپلائی چین اب پابندی کے زد میں رہے گی۔ حکومت نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یا ادارہ ان اصول و ضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو جرم کی سنگینی کی بنیاد پر 6 ماہ تک کی جیل اور ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر نان ڈیری پنیر کے استعمال سے کسی شخص کی موت ہوتی ہے تو عمر قید اور کم از کم 10 لاکھ روپے کے جرمانے کا التزام ہے۔

مہاراشٹر حکومت نے سدھی ونائک مندر نذرانہ گھپلہ معاملے میں کی کارروائی، 5 برسوں میں ملی رقم اور زیورات کا ہوگا آڈٹ

ممبئی (ایجنسی) ممبئی کے مشہور سدھی ونائک مندر میں نذرانہ گھپلہ معاملے میں مہاراشٹر کی سیاست گرما گئی ہے۔ حال ہی میں مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے مندر میں 18 کروڑ روپے نذرانہ چوری کا دعویٰ کیا تھا، جس کے بعد مختلف قسم کے سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔ اس دوران معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے حکومت نے اہم فیصلہ لیا ہے۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے سدھی ونائک مندر کے گزشتہ 5 برسوں کے دوران 'دان پیٹی' میں ڈالے گئے نذرانے اور زیورات کا آڈٹ کرانے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس فیصلہ کے بعد مندر انتظامیہ میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ مانا جا رہا ہے کہ حکومت کی اس کارروائی سے گھپلے میں ملوث افسران اور ملازمین کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے۔

دراصل ایم این ایس کے سربراہ راج ٹھاکرے نے کچھ دنوں قبل سدھی ونائک مندر میں گھپلے کا الزام لگایا تھا۔ راج ٹھاکرے نے کہا تھا کہ ”مندر کی دان پیٹی میں ہر سال تقریباً 18 کروڑ روپے کا غبن اور چوری ہو رہی ہے۔“ راج ٹھاکرے نے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو ایک خط لکھنے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔ راج ٹھاکرے نے خط میں دعویٰ کیا تھا کہ مندر کے ملازمین چوری میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان ملازمین کے پکڑے جانے کے بعد نذرانے کی اوسط رقم میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ ان کے خط کے مطابق ہر سال تقریباً 18 کروڑ کی چوری ہو رہی ہے۔ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔ دوسری جانب 'سدھی ونائک مندر ٹرسٹ' نے راج ٹھاکرے کے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ ٹرسٹ کے صدر سدا سرونکر اور ٹرسٹی راہل لونڈھے کے مطابق مئی میں ٹرسٹ نے خود ہی قانون اور محکمہ انصاف کو خط لکھ کر گزشتہ 5 برسوں کے نذرانے کی تفصیلی آڈٹ کرانے کا مطالبہ کیا تھا۔

ٹرسٹ کا کہنا ہے کہ بے ضابطگیوں سے متعلق پتہ چلنے پر اس نے سب سے پہلے 'اینٹی کرپشن بیورو' (اے سی بی) کے سربراہ وشواس ناگرے پاٹل سے شکایت کی، جس کے بعد مندر میں پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کی گئی۔ مارچ میں دان پیٹی سے پیسے غائب ہونے کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ میں کچھ ملازمین چھوٹی دان پیٹی سے نقد نکالتے پکڑے گئے تھے۔ سدا سرونکر نے کہا کہ ”مندر میں کروڑوں روپے کے غبن کا معاملہ سابقہ کمیٹی کے دور میں سامنے آیا تھا، لیکن بتایا اس طریقے سے گیا کہ موجودہ کمیٹی پر ہی انگشت نمائی کی جا رہی ہے۔“ انہوں نے وضاحت کی کہ کچھ ملازمین کے ذریعہ نذرانے کی چوری کا معاملہ 'اے سی بی' کی مدد سے پکڑا گیا تھا۔ اس کے بعد ٹرسٹ نے محکمہ قانون اور عدلیہ کو خط لکھ کر غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ محکمہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کے پاس ہی ہے۔

تمل ناڈو کی وجے حکومت کی بڑی پیش رفت

خواتین کو ملے گا سونے کا سکہ، حج سبسڈی میں بھی اضافے کی تجویز

چنئی، (ایجنسی) تمل ناڈو کی جوزف وجے حکومت نے بجٹ 2026-27 میں کئی اہم اعلانات کیے ہیں، جس میں خواتین کو سونے کا سکہ دینے کا اعلان بھی شامل ہے۔ دوسری جانب حکومت نے حج سبسڈی میں بھی اضافے کا اعلان کر دیا ہے۔ 'برادران گفٹ اسکیم' کے تحت خواتین کے لیے 8 گرام سونے کا سکہ اور سلک ساڑی اسکیم کے لیے 812 کروڑ روپے کی تجویز رکھی گئی ہے۔ واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ وجے نے اسمبلی انتخاب کے منشور میں شادی کے موقع پر خواتین کو تحفہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اور اب بجٹ میں اس وعدے کو وفا کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ تمل ناڈو کے وزیر خزانہ ڈاکٹر این میری ولسن نے بدھ کے روز اسمبلی میں 'ٹی وی کے' حکومت کا بجٹ پیش کیا۔ ولسن نے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ٹینڈر میں کچھ پارٹیوں اور لوگوں کو ملنے والا کمیشن بند کرایا ہے۔ ڈاکٹر ولسن نے کہا کہ ریاست کو مالی بحران سے نکالنے کے لیے، بہت سے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

این میری ولسن نے حج سبسڈی معاملہ پر پیش کردہ تجویز سے متعلق جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ”پہلی بار حج پر جانے والے لوگوں کے لیے سبسڈی 25 ہزار روپے سے بڑھا کر 35 ہزار روپے کی جائے گی۔ عیسائی اور مسلم خواتین کی فلاحی انجمنوں کی مدد کے لیے 1.05 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ 5 عیسائی اور مسلم قبرستانوں کی ترقی کے لیے 34 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔“ انہوں قومی اہلیت و داخلہ ٹیسٹ (نیٹ) کو ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ ولسن نے مرکزی حکومت سے 12 ویں جماعت کے نمبرات کی بنیاد پر داخلے کا پرانا نظام بحال کرنے کی اپیل کی ہے۔ ڈاکٹر ولسن نے کہا کہ ”اولمپک میں گولڈ میڈل جیتنے اور تمل ناڈو کو بین الاقوامی کھیلوں میں اعلیٰ سطح پر لے جانے کے مقصد سے ریاست بھر میں ' 10 اولمپک سنٹرس آف ایکسیلنس ' بنانے کے لیے 5.50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اے آئی پر زور دیتے ہوئے تمل ناڈو کے وزیر خزانہ ولسن نے کہا کہ ” 2031 تک پوری ریاست کے انجینئرنگ کالجوں، پالی ٹیکنک کالجوں اور صنعتی تربیتی ادارے (آئی ٹی آئی) میں زیر تعلیم 5 لاکھ طلباء کو مصنوعی ذہانت' (اے آئی) پر مبنی ہنر کی تربیت دی جائے گی۔

وزیر خزانہ میری ولسن نے آمدنی بڑھانے اور فلاحی منصوبوں کو وسعت دینے پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے بدھ کو 2026-27 کے لیے تملگا ویٹری کژگم حکومت کا پہلا بجٹ پیش کیا۔ حکومت نے اسکولی تعلیم کے محکمے کے لیے 44,527 کروڑ روپے مختص کیے ہیں، جو اس شعبے کو مضبوط بنانے پر اس کی مسلسل توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس میں سے 2,000 کروڑ روپے کالج طلبہ کی مدد کے لیے ” ویٹری لیپ ٹاپ اسکیم “ کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ تعلیم کے شعبے میں 10,000 سرکاری اسکولوں میں صفائی ستھرائی اور بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے ” انتہائی صاف ستھرا، شاندار کیمپس “ منصوبے کے تحت 129 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

اے ایم یو اور چیک یونیورسٹی کے درمیان تعلیمی تعاون کا معاہدہ

علی گڑھ، 5 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) نے چیک جمہوریہ کی وی ایس بی ٹیکنیکل یونیورسٹی آف اوستراوا کے ساتھ اعلیٰ تعلیم، تحقیق، اختراع اور تکنیکی ترقی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے مقصد سے ایک اہم یادداشت مفاہمت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔ وائس چانسلر دفتر میں گزشتہ 3 اگست کو اس ایم او یو پر دستخط کئے گئے جو عالمی تعلیمی منظرنامے میں اپنی موجودگی کو مزید مستحکم کرنے اور طلبہ و اساتذہ کے لیے بین الاقوامی مواقع میں وسعت پیدا کرنے کی اے ایم یو کی مسلسل کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ اے ایم یو کی جانب سے رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر نے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون، پرووائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان، فیکلٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے ڈین پروفیسر نثار احمد، ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے پرنسپل پروفیسر محمد مزمل اور ڈائریکٹریٹ آف ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر عمر فاروق کی موجودگی میں اس معاہدے پر دستخط کیے۔ وی ایس بی ٹیکنیکل یونیورسٹی آف اوستراوا کے وفد میں فیکلٹی آف میٹریل سائنس اینڈ ٹکنالوجی کی ڈین پروفیسر انجینئر کامیلا یانوفسکا، وائس ڈین فار اسٹڈیز پروفیسر کیٹرینا اسکوٹنیکووا، فیکلٹی آف میٹریل سائنس اینڈ ٹکنالوجی کے پروفیسر انجینئر ولاستیمیل ماتیکا، اور ریسرچ سائنسداں ڈاکٹر پروین کمار شامل تھے۔ دونوں اداروں نے اس دورے کو مشترکہ تعلیمی اقدار اور تحقیقی امنگوں پر مبنی ایک طویل مدتی استراتیجی شراکت داری کا نقطہ آغاز قرار دیا۔ پانچ سالہ معاہدہ طلبہ اور اساتذہ کے تبادلہ پروگرام، مشترکہ تحقیقی منصوبوں، علمی دوروں، انٹرن شپ، مشترکہ تحقیقی اشاعتوں، معلومات و تجربات کے تبادلے اور دیگر علمی سرگرمیوں کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اس یادداشت مفاہمت کو اے ایم یو کے عالمی تعلیمی روابط کو وسعت دینے کے سفر میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس اشتراک سے تحقیق، اختراع اور تعلیمی امتیاز کے نئے امکانات پیدا ہوں گے کیونکہ اس کے ذریعہ دونوں اداروں کی علمی صلاحیتیں یکجا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بامعنی بین الاقوامی شراکت داری جامعات کو علوم کے تبادلے، ایک دوسرے کی مہارتوں سے استفادہ اور عالمی اہمیت کے حامل ابھرتے ہوئے سائنسی و تکنیکی چیلنجوں سے مشترکہ طور پر نمٹنے کے قابل بناتی ہے۔ ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کے پرنسپل پروفیسر محمد مزمل نے اس تعاون کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس شراکت داری سے طلبہ اور اساتذہ کو عالمی سطح پر تسلیم شدہ تحقیقی نظام اور جدید تکنیکی طریقہ کار سے واقف ہونے کا قیمتی موقع ملے گا۔ چیک وفد کے اراکین نے اے ایم یو کی شاندار علمی روایت کو سراہتے ہوئے دیرپا ادارہ جاتی روابط قائم کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں جامعات کے اساتذہ، محققین اور طلبہ کے درمیان بامعنی علمی تبادلوں، مشترکہ تحقیق اور طویل مدتی تعاون کو فروغ دے گا۔ یہ تازہ اشتراک بین الاقوامی تعلیمی روابط کے فروغ اور تدریس و تحقیق اور اختراع میں عمدہ عالمی روایات کو اختیار کرنے کے اے ایم یو کے وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران یونیورسٹی نے تعلیمی شراکت داریوں، مشترکہ تحقیقی منصوبوں اور اساتذہ و طلبہ کے تبادلہ پروگراموں کے ذریعہ اپنے بین الاقوامی روابط کو مستحکم کیا ہے۔

اے ایم یو میں آئی سی ایس ایس آر کے تعاون سے سماجی علوم میں ریسرچ میتھڈلوجی کورس کا آغاز

علی گڑھ، 5 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ جغرافیہ میں انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ (آئی سی ایس ایس آر)، نئی دہلی کے اشتراک سے سماجی علوم میں 10 روزہ ریسرچ میتھڈلوجی کورس کا آغاز ہوا، جس کا مقصد نوجوان محققین اور پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلوز کی تحقیقی صلاحیتوں کو عصر حاضر کے تحقیقی طریق ہائے کار، جدید تجزیاتی تکنیکوں اور جدید ڈیجیٹل آلات کی جامع تربیت کے ذریعہ مستحکم کرنا ہے۔ اس پروگرام میں جموں و کشمیر، میزورم، اتر پردیش، آندھرا پردیش، کیرالہ، مغربی بنگال اور دہلی کی مختلف جامعات اور اداروں سے 37 اسکالرز شرکت کر رہے ہیں۔ افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے اپنے خطاب میں بین شعبہ جاتی تحقیق کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالی اور سماجی علوم کی تحقیق میں بنیادی اعداد و شمار کے کلیدی کردار پر زور دیا۔ انہوں نے اے ایم یو کے کثیر شعبہ جاتی تعلیمی ماحول کا ذکر کیا، جو مختلف شعبوں کے درمیان مشترکہ تحقیق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کورس ڈائریکٹر پروفیسر ارشد امین نے شعبہ جغرافیہ کی شاندار علمی روایت کو اجاگر کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ پروگرام شرکاء کو اعلیٰ معیاری تحقیق کے لیے ضروری نظریاتی علم کے ساتھ عملی تحقیقی مہارتوں سے بھی آراستہ کرے گا۔ شعبہ جغرافیہ کے قائم مقام چیئر پرسن پروفیسر راشد عزیز فریدی اور پروفیسر سید نوشاد احمد نے بھی شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے جغرافیائی تحقیق کے میدان میں شعبہ جغرافیہ کی طویل علمی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مہمان اعزازی اے ایم یو ویمنس پولی ٹیکنک کی پرنسپل پروفیسر پروین فاروقی نے ابتدائی مرحلے میں تحقیقی صلاحیتوں کی نشاندہی اور تدریسی عمل کے ساتھ تحقیقی مواد کے موثر انضمام کی اہمیت پر زور دیا تاکہ بامقصد تحقیق کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے معیاری تحقیق میں تحقیقی اخلاقیات، سائنسی جستجو، تنقیدی فکر اور وقت کے موثر بندوبست کی اہمیت بھی اجاگر کی۔ شریک کورس ڈائریکٹر ڈاکٹر صالحہ جمال نے پروگرام کے خدوخال پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں ریسرچ ڈیزائن، اعداد و شمار کے حصول، ڈیٹا کے تجزیے، اشاعتی اخلاقیات اور جدید تحقیقی طریق ہائے کار سے متعلق مختلف نشستیں شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شرکاء کو ریموٹ سینسنگ، جی آئی ایس اور ایس پی ایس ایس کی عملی تربیت بھی دی جائے گی۔ آخر میں ڈاکٹر احمد مجتبیٰ صدیقی نے اظہار تشکر کیا۔

بی ایڈ میں اول، افشاں فاطمہ گولڈ میڈلسٹ

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) ایم جے پی روہیل کھنڈ یونی ورسٹی بریلی نے امروہہ کے نایاب عباسی ڈگری کالج کی بی ایڈ کی طالبہ افشاں فاطمہ کو ۲۰۲۵ کے فائنل امتحان میں پوری یونیورسٹی میں سب سے زیادہ نمبر لانے پر گولڈ میڈل سے نوازا ہے یہ تقسیم اسناد کا جلسہ منگل کو بریلی میں منعقد ہوا تھا بدھ کے روز افشاں فاطمہ کو نایاب عباسی ڈگری کالج میں اعزاز سے نوازا گیا اور اسکے سنہرے مستقبل کی دعائیں کی گیں اس موقعے پر پرنسپل ڈاکٹر لبنیٰ حامد جوائنٹ سکریٹری قسیم اشرف، بی ایڈ شعبہ صدر ڈاکٹر نسیم احمد، چیف پراکٹر ڈاکٹر مہتاب امروہوی سمیت پورے اسٹاف نے افشاں کو مبارکباد دیکر گل پوشی کی کالج کے صدر فیروز کمال عباسی نے کہا کہ یہ پورے اسٹاف کی کامیابی ہے انہوں نے دیگر طالبات سے اپیل کی کہ وہ اپنی تعلیم کو پوری توجہ سے حاصل کریں اور کالج و اپنے والدین کا نام روشن کریں۔ اس موقعے پر افشاں نے بتایا کہ اسکا تعلیمی سفر ریاضی، سیکھنے اور تعلیم میں گہری دلچسپی کے باعث تشکیل پایا ہے۔ اس نے ۲۰۱۶ میں ہائی اسکول اور ۲۰۱۸ میں انٹر ۹۰ فیصد نمبرات سے پاس کیا میری تعلیمی کارکردگی کے لیے مجھے اپنے اسکول کے ساتھ ساتھ بیرونی تنظیموں سے بھی پذیرائی ملی۔ میں اپنے اسکول کی ہیڈ گرل بھی تھی، جس نے مجھے تعلیمی اور غیر نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ قیادت کی ذمہ داریاں نبھانے کا موقع دیا بی ایس سی ۹۰.۶ فیصد سے پاس کرنے کے بعد اپنے کالج سے بہترین طالب علم کا ایوارڈ اور اعلیٰ ترین مارکس کا ایوارڈ حاصل کیا، ساتھ ہی ساتھ ہم نصابی اور قائدانہ سرگرمیوں میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔ پھر میں نے ایم ایس سی مکمل کیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ سے کمپیوٹر سائنس کے ساتھ ریاضی میں جہاں مجھے میری تعلیمی کارکردگی کے لیے ریاضی میں یونیورسٹی گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ اب ۲۰۲۵ کے بی ایڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر یونیورسٹی کے ذریعہ گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ تدریس اور تعلیم میں میری دلچسپی گزشتہ برسوں کے دوران پروان چڑھی ہے، اور میں نے محسوس کیا کہ تدریس صرف ایک ایسی چیز نہیں تھی جس کی طرف مجھے راغب کیا گیا تھا، بلکہ ایک ایسی چیز جس کے بارے میں میں حقیقی طور پر پرجوش محسوس کرتا ہوں۔ اس نے مجھے بی ایڈ کرنے کی ترغیب دی۔ پیشہ ورانہ تربیت حاصل کرنے اور تعلیم کی گہری سمجھ پیدا کرنے کے لیے۔ میں نے بھی نیٹ بھی کوالیفائی کیا ہے اور مستقبل میں ڈاکٹریٹ کی تحقیق کر سکتی ہوں افشاں نے مزید بتایا کہ فی الحال میں ایک بین الاقوامی ریاضی کے استاد کے طور پر کام کرتی ہوں، آسٹریلیا، سنگاپور اور برطانیہ سمیت ممالک کے طلباء کو پڑھاتی ہوں۔ مختلف نصاب کے ساتھ کام کرنے سے مجھے تدریس اور سیکھنے کے مختلف طریقوں کو سمجھنے میں مدد ملی ہے، اور مجھے سیکھنے اور اپنی تدریس میں موثر طریقوں کو شامل کرنے کے لیے مسلسل حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، میں اپنے خاندان کے زیر انتظام اسکول میں بھی حصہ لیتی ہوں، جہاں میں پڑھتی ہوں اور وسیع تر تعلیمی عمل میں حصہ لیتی ہوں تدریس میری دلچسپیوں میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے، میرا طویل مدتی مقصد تعلیمی قیادت اور انتظامیہ کے ذریعے وسیع سطح پر اسکولی تعلیم میں حصہ ڈالنا ہے۔

'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت علی گڑھ پبلک اسکول میں شجر کاری

علی گڑھ، 5 اگست: علی گڑھ پبلک اسکول (اے پی ایس)، علی گڑھ میں ملک گیر ایک پیڑ ماں کے نام 2.0 ماحولیاتی مہم کے تحت پودے لگائے گئے۔ پروگرام کا افتتاح علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے پودا لگا کر کیا۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں انہوں نے ماحولیات کے تحفظ اور ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے میں درختوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ فطرت کے تحفظ کے لیے درخت لگانا ناگزیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسانی زندگی قدرتی ماحول سے الگ نہیں کی جا سکتی اور سبزہ کے فروغ کے لئے اجتماعی کوششیں ہی پائیدار مستقبل کی ضمانت ہیں۔ اس موقع پر پرووائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان، رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر، پراکٹر پروفیسر محمد نوید خان، ممبر انچارج، پراپرٹی محکمہ پروفیسر محمد آصف، ممبر انچارج، لینڈ اینڈ گارڈنز پروفیسر انور شہزاد، آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی علی گڑھ پبلک اسکول پروفیسر ایثار احمد رضوی، اور ایسوسی ایٹ آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی، اے پی ایس پروفیسر محمد اعظم خان نے بھی پودے لگائے۔ اس موقع پر مسٹر ارشاد حسین، پراکٹر سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

امروہہ: ڈاکٹر جعفر کی رہائش گاہ (محلہ گزری) میں علماء، ذاکرین اور مرثیہ خواں حضرات کا شاندار استقبال

امروہہ (نامہ نگار): قدیمی اور روایتی شہر امروہہ کے محلہ گزری میں ممتاز علمی و سماجی شخصیت ڈاکٹر جعفر کی رہائش گاہ پر ایک باوقار نشست کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں شہر و بیرونِ شہر سے تشریف لائے ہوئے جلیل القدر علماء کرام، ذاکرینِ عظام اور مرثیہ خواں حضرات کا پرخلوص استقبال کیا گیا۔ نشست کے آغاز میں ڈاکٹر جعفر اور ان کے ہمنواؤں نے تشریف لانے والے تمام علماء، ذاکرین اور مرثیہ خوانوں کا روایتی انداز کے مطابق گرم جوشی سے استقبال کیا۔ تمام معزز مہمانوں کی دینی و عزاداری خدمات کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس موقع پر منعقدہ گفتگو میں علماء کرام کی عظمت، دینِ اسلام میں ان کی اہمیت اور ہدایتِ خلق کے لیے بیان کی ضرورت پر سیر حاصل تبادلہ خیال کیا گیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں علماء اور ذاکرین کا کردار معاشرے کی اخلاقی و روحانی اصلاح کے لیے انتہائی اہم ہے۔ مزید کہا کہ منبرِ حسینی سے اتحاد، انسانیت اور حق و صداقت کا جو پیغام دیا جاتا ہے، وہ تمام انسانیت کی رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ نشست میں مرثیہ خوان حضرات کی خدمات کا خصوصی طور پر اعتراف کیا گیا اور امروہہ کی قدیم مرثیہ خوانی کی روایت کو زندہ رکھنے اور نسلِ نو تک منتقل کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ اس دوران شہر کی علمی ادبی سماجی شخصیات موجود تھی۔

یہ فاقہ مزاجی میری انمول ہے ورنہ ☆ سکہ تو امیروں نے اچھالے بھی بہت ہیں

اردو زبان کی حفاظت کیلئے اردو اخبار ضرور پڑھیں

سہارنپور (احمد رضا) گزشتہ شب انجمن محبان اردو سہارن پور کی جانب سے "غزل کی ایک شام دو فنکاروں کے نام" کا انعقاد عمل میں آیا جس میں قابل احترام شخصیت سلیم اختر سلیم سیانوی اور ڈاکٹر محمد الیاس علم حمیدی کو شال پیش کر اور پرجوش گل پوشی کے ساتھ محفل کا آغاز ہو بہ وقار محفل کی صدارت شیخ حاجی محمد سہیل اور نظامت سید انور صابری نے بحسن خوبی انجام دیے مشاعرے کا آغاز صدر محفل حاجی سہیل کے دست مبارک سے ربن کاٹ کر ہوا جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب محمد احمد عثمانی اور محمد وسیم علوی تشریف فرما رہے محمد احمد عثمانی نے اردو کی شمع روشن کی اور اردو کی ترقی اور بقا کے لیے تمام شعراء حضرات سے درخواست کی کہ اپ تمام حضرات کم از کم ایک اردو کا اخبار ضرور خرید کر پڑھیں مشاعرہ کا اغاز رات 10 بجے سلیمان عادل کی نعت پاک سے شروع ہو کر دیر رات ایک بجے اختتام پذیر ہوا آخر میں کنوینر پروگرام جناب محمد روش نے تمام شعرا حضرات و سامعین کا شکریہ ادا کیا جن شعرا حضرات کو بے حد داد و تحسین سے نوازا گیا ان کا ایک ایک شعر قارئین کی نذر ہے۔

کوئی چراغ نہ روشن کیا کبھی جس نے
اسے چراغ بجھانے کا حق دیا کس نے
دانش کمال

چلو اچھا ہوا تم نے خموشی کو زباں دے دی
فقط ہم ہی یہاں تنہا تھے اردو بولنے والے
اسلم محسن

ادب کی دنیا کی پرواز سے نوازا ہے
مجھے سیانے کی اواز سے نوازا ہے
ادب نوازی کا کرتا ہوں شکریہ دل سے
مجھے جو اپ نے اعزاز سے نوازا ہے
سلیم اختر سلیم سیانوی

یہ بہار کا ہے موسم کوئی گیت مل کے گائیں
چلو ہم بھی چہچہائیں چلو دل سے دل ملائیں
ڈاکٹر محمد الیاس علم حمیدی

یہ فاقہ مزاجی میری انمول ہے ورنہ
سکے تو امیروں نے اچھالے بھی بہت ہیں
سلیمان عادل

سب کی انکھوں کا خواب ہو جاؤں
زندگی کا وہ باب ہو جاؤں
آصف شمسی

گھر میں یوں دیوار ہے بابا
آپس میں تکرار ہے بابا
سید انور صابری

میرے ہمسفر میرے معتبر میرے دوست بن کے دغا نہ کر
میں خاموش ہوں ابھی جاں بلب مری زندگی کو سزا نہ کر
ڈاکٹر رئیس کمال

تری رضا ہے ڈبو دے اسے کہ پار لگا
بھنور میں ڈال دی کشتی تیری پناہوں میں
ڈاکٹر نوشاد حامی

ہتھیلی پر سجا کر ہم نے اپنے سر کو رکھا ہے
یہاں کیڑے مکوڑوں کی طرح جینے سے اچھا ہے
فراز احمد فراز

غم سے ایسا گماں ہو رہا ہے
جسم میرا دھواں ہو رہا ہے
سلمان شہید

ان کے علاوہ جناب گلریز متین صاحب کنوینر مشاعرہ محمد روش ضمیر احمد محمد اخلاق غلام محمد خان صاحب محمد طارق چاند میاں محبوب عالم خان صاحب کے نام قابل ذکر ہیں!

جمعیت علماء کی اصلاحِ معاشرہ کمیٹی کا کامیاب پروگرام

جمعیت علماء امروہہ کی یونٹ نمبر ایک کی اصلاح معاشرہ کمیٹی کا کامیاب پروگرام۔ امروہہ۔ 5 اگست گذشتہ روز 4 اگست بروز منگل بعد نماز عشاء مسجد سبز گنبد محلہ کوٹ میں ایک اصلاحی دینی پروگرام نہایت کامیابی و روحانی ماحول اور عوامی بھرپور نمائندگی کے ساتھ مفتی افتخار الحسن صاحب استاد دار العلوم چلہ امروہہ کی صدارت میں منعقد ہوا نظامت کے فرائض حافظ محمد حنیف ناظم اعلیٰ جمعیت علماء امروہہ نے نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دیئے پروگرام کا آغاز قاری محمد صانف کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا پروگرام میں حضرت مفتی محمد سلیمان صاحب استاد حدیث مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ نے سوشل میڈیا اور بڑھتی بے حیائی کے موضوع پر نہایت موثر مدلل اور فکر انگیز خطاب فرمایا حضرت نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ارشاد فرمایا کہ سوشل میڈیا اگر صحیح مقصد کے لیے استعمال کیا جائے تو دعوت دین علم کی اشاعت اور نیکی کی فروغ کا بہترین ذریعہ بن سکتا ہے لیکن اس کا غلط استعمال بے حیائی فحاشی اور اخلاقی بگاڑ اور دینی کمزوری کا سبب بن سکتا ہے خصوصاً نوجوانوں کو حیا اور تقویٰ اچھے اخلاق اور سوشل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال کی تلقین فرمائی اس با مقصد پروگرام میں انور فریدی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی حاجی منصور احمد ایڈووکیٹ نور اطہر مولانا مصباح الدین آصف مصطفیٰ سید علی امام رضوی ایڈووکیٹ قاری محمد بشر ڈاکٹر عادل رضوی ماسٹر نور سحر۔ عدنان مسرور نور عمر شہاب رضوی ایڈووکیٹ مفتی محمد عادل ماسٹر گلزار فیضان مسرور رؤف احمد ہارون سلیم وغیرہ جمعیت اور کمیٹی کے اراکین و ذمہ داران اہل محلہ کی کی بڑی تعداد موجود رہی حضرت مفتی صاحب کے دعا پروگرام کا اختتام ہوا۔

ٹیچر کلاس میں خراٹے لیتے رہے، بچے موبائل چلاتے رہے

قنوج: 5 اگست (پی این ایس) سرکاری اسکولوں میں تعلیمی نظام پر ایک بار پھر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اتر پردیش کے قنوج ضلع کے کمپوزٹ اسکول کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں ہیڈ ٹیچر کلاس کے دوران سوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں جب کہ کلاس میں بچے موبائل فون استعمال کرنے میں مصروف ہیں۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ بچوں کے ہاتھوں میں نظر آنے والے موبائل ٹیچر کے ہیں۔ معلومات کے مطابق، یہ واقعہ عمر دا بلاک کے شکاروری گاؤں کے ایک کمپوزٹ اسکول میں پیش آیا۔ ہیڈ ٹیچر جتیندر مشرا پڑھانے پہنچے تھے۔ وہ کلاس روم میں لیٹ گئے اور گہری نیند سو گئے۔ ٹیچر کے سوتے ہی کچھ بچے اپنے موبائل فون استعمال کرنے لگے۔ وائرل ویڈیو میں بچے اپنے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں جبکہ ٹیچر قریب ہی آرام کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد سوشل میڈیا پر لوگوں نے سرکاری اسکولوں میں تعلیم کے معیار اور نظم و ضبط پر سوالات اٹھانا شروع کر دیے۔ تاہم محکمہ تعلیم نے ابھی تک اس معاملے میں کسی سرکاری کارروائی کی تصدیق نہیں کی ہے۔ بیسک ایجوکیشن آفیسر (BSA) سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن چہلم کی چھٹی کی وجہ سے ان کے تبصرے دستیاب نہیں ہو سکے۔ رابطہ کرنے پر ہیڈ ٹیچر جتیندر مشرا نے کیمرے کے سامنے آنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے فون پر صرف اتنا کہا کہ وہ محکمانہ حالات کی وجہ سے کھل کر تبصرہ نہیں کر سکتے۔

سانپ کے ڈسنے سے نوجوان کی موت

شاہجہاں پور: 5 اگست (پی این ایس) ضلع میں ایک 17 سالہ فارم کیپر دھنویر کو دیر رات سانپ نے کاٹ لیا۔ گہری نیند میں اس نے محسوس کیا کہ اس کے کان میں کوئی چیز کاٹ رہی ہے۔ صبح جب اس کی حالت خراب ہوئی تو اس نے قریب ہی ایک سانپ دیکھا اور اس کی تصویر کھینچی۔ اس کے باوجود گھر والے اسے سب سے پہلے ایک تانترک کے پاس لے گئے اور قیمتی وقت ضائع کیا۔ بعد ازاں جب اس کی حالت مزید بگڑ گئی تو اسے کمیونٹی ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا اور پھر گورنمنٹ میڈیکل کالج ریفر کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

تعلیمی سال 26-2025 کے ہونہار طلبہ و طالبات گولڈ میڈل سے سرفراز

جے ایس کالج میں "پرتبھا ابھی نندن" تقریب کے موقع پر سالانہ مجلے کی رسم اجراء

بلندشہر 5 / اگست (پریس ریلیز) جے ایس ڈگری کالج سکندر آباد میں "پرتبھا ابھی نندن و سالانہ مجلہ کی رسم اجرا" کا پروگرام نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ تقریب کے مہمان خصوصی نتن بھٹناگر تھے، جبکہ صدارت کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر دِبھو جین نے کی۔ اس موقع پر راجندر شرما، بھونیشور دت اور پروین بھٹناگر بطور مہمان اعزازی موجود رہے۔ تقریب کے دوران کالج کے سالانہ مجلّے کی رسمِ اجرا انجام دی گئی اور تعلیمی سال 26-2025 میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ و طالبات کو گولڈ میڈل اور تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ بی اے ایڈ شعبے کی طالبہ شویتا (75 فیصد) کو گولڈ میڈل اور تعریفی سند پرنسپل پروفیسر دِبھو جین کے والد مرحوم للت کمار جین کی یاد میں پیش کی گئی، جبکہ خوشی ایم اے انگلش (72 فیصد) کو پروفیسر ونود یادو کے والد مرحوم مندیر رام یادو کی یاد میں، آرتی ایم اے ہندی (81 فیصد) کو ڈاکٹر چندرویر سنگھ کے والد مرحوم گری راج سنگھ کی یاد میں گولڈ میڈل دیا گیا، جبکہ روہت رانا بی اے (77 فیصد) کو پروفیسر ہوشیار سنگھ کے ارونا فاؤنڈیشن کی جانب سے گولڈ میڈل اور تعریفی سند پیش کی گئی۔ اس کے علاوہ مونیکا رانی ایم اے جغرافیہ (79 فیصد)، فرحین خالد (77 فیصد)، روبی (71 فیصد)، فاطمہ (67.5 فیصد)، اسنیہا گرگ (74 فیصد) اور شہناز (79 فیصد) سمیت دیگر ہونہار طلبہ و طالبات کو بھی ان کی بہترین تعلیمی کارکردگی پر اعزازات سے نوازا گیا۔ اپنے خطاب میں مہمان خصوصی نتن بھٹناگر نے طلبہ کو تعلیم، نظم و ضبط اور مسلسل محنت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہیں اعلیٰ کارکردگی کے لیے مبارکباد پیش کی۔ آخر میں کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر دِبھو جین نے تمام مہمانوں، اساتذہ، والدین اور طلبہ کا شکریہ ادا کیا، جبکہ پروفیسر مظفر حسین نے تمام طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں قومی ترانے کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خراب کھانے سے ناراض ہوئے نوودئے کے طلباء

رات بھر کی بھوک ہڑتال، ڈی ایم کی یقین دہانی کے بعد ختم ہوا احتجاج

شراوستی: 5 اگست (پی این ایس) یہاں کے پی ایم شری جواہر نوودئے ودیالیہ، سمہار پوروہ، بھنگہ شراوستی میں کھانے اور اسکول کے انتظام کے معیار کو لے کر طلباء کا احتجاج پیر کی رات ایک بڑے احتجاج میں بدل گیا۔ طلباء نے ہاسٹل کے گیٹ کو تالا لگا کر چھت پر بیٹھ کر رات بھر بھوک ہڑتال کی۔ منگل کی دوپہر تک جاری رہنے والا احتجاج اس وقت ختم ہوا جب ڈی ایم انا پورنا گرگ جائے وقوعہ پر پہنچے اور تمام شکایات پر غیر جانبدارانہ تحقیقات اور کارروائی کا یقین دلایا۔ طلباء کا الزام ہے کہ میس میں پیش کیے جانے والے کھانے کا معیار انتہائی ناقص ہے۔ چاولوں میں کیڑے پائے جاتے ہیں، 'تھالی' (چاول کی ایک ڈش) میں صرف ہلدی، چاول اور نمک ہوتا ہے، جب کہ بھنڈی (بھنڈی) کا سالن بھی اس میں آلو ملا کر پیش کیا جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ بار بار کی شکایات کے باوجود صورتحال بہتر نہیں ہوئی۔ طلباء نے کچھ اساتذہ پر ذہنی طور پر ہراساں کرنے، بدسلوکی اور احتجاج کرنے پر گریڈ کٹوتی کی دھمکیاں دینے کا بھی الزام لگایا۔ طالبات نے دعویٰ کیا کہ انہیں احتجاج میں شرکت سے روکنے اور سچ نہ بتانے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ احتجاج کی اطلاع ملتے ہی سی ایم او محمد شاہد، ایس ڈی ایم آشیش بھاردواج، اور اے ایس پی چندر کیش سنگھ سمیت کئی اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے، لیکن طلبہ اپنے مطالبات پر ڈٹے رہے۔ اس دوران طالبات کی شرکت سے احتجاج میں شدت آگئی۔ طلباء نے اسے 'جین الفا موومنٹ' قرار دیتے ہوئے ڈی ایم کو جائے وقوعہ پر طلب کرنے کا مطالبہ کیا۔ ڈی ایم انا پورنا گرگ نے طلباء سے بات کر کے ان کی شکایات سنیں اور معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی ٹیم وقتاً فوقتاً گندگی کا اچانک معائنہ کرے گی اور قصوروار پائے جانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ جس کے بعد طلباء نے اپنا احتجاج اور بھوک ہڑتال ختم کر دی۔ طلباء نے یہ بھی الزام لگایا کہ ہاسٹل کے کمروں کے تالے ٹوٹے ہوئے ہیں اور بغیر اجازت کسی بھی وقت تلاشی لی جاتی ہے۔ کچھ طلباء نے دعویٰ کیا کہ ان کے ڈبوں کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے، جب کہ کچھ اساتذہ پر حملہ اور گالی گلوچ کا الزام لگایا گیا تھا۔

ایک لڑکی، تین دوست، دارو پارٹی اور چیٹنگ

باندہ: 5 اگست (پی این ایس) پولیس نے باندہ میں ہسٹری شیٹر کے قتل کا معمہ حل کر لیا۔ دوست نے اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ چیٹنگ سے مشتعل ہو کر ہسٹری شیٹر کو قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق تینوں دوست شراب پی رہے تھے۔ نشے میں دھت ہسٹری شیٹر نے اپنے موبائل فون پر اپنے دوست کی گرل فرینڈ کی چیٹ دکھائی اور ناجائز تعلقات کا ذکر بھی کیا۔ اس سے مشتعل ہو کر ملزم نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر اینٹ اور ڈنڈے سے چہرے پر مار مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ملزم پردھان کے موسیرے بھائی ساگر اور اس کے دوست سنجو کو گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں ملزمان نے منگل کو پولیس کے سامنے واقعہ کا انکشاف کیا۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے قتل کا اسلحہ، ایک اینٹ اور ایک ڈنڈا برآمد کر لیا۔ پوسٹ مارٹم کے معائنے سے پتہ چلا کہ ہسٹری شیٹر کے پورے چہرے پر 10 زخم تھے۔

نشے میں دھت نوجوان نے گنگاؤلی نہر میں چھلانگ لگائی، تلاش جاری

بلندشہر کے تھانہ پہاسو پولیس اور مقامی غوطہ خور نوجوان کو تلاش کرنے میں مصروف

بلندشہر 5 / اگست (پریس ریلیز) ضلع بلندشہر کے تھانہ پہاسو علاقے میں ایک نوجوان نے گنگاؤلی پل سے نہر میں چھلانگ لگا دی۔ بتایا جا رہا ہے کہ نوجوان شراب کے نشے میں تھا اور کسی بات پر ناراض تھا۔ نہر میں چھلانگ لگانے والے نوجوان کی عمر تقریباً 30 سال بتائی گئی ہے۔ نوجوان کی شناخت پردیپ شرما کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس اور مقامی غوطہ خور نوجوان کی تلاش میں مصروف ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پردیپ شرما اپنی بہن کی سسرال سرجاؤلی سے اپنے گاؤں واپس جا رہا تھا۔ اسی دوران گنگاؤلی پل پر پہنچ کر اس نے اچانک نہر میں چھلانگ لگا دی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی تھانہ پہاسو کے انچارج پولیس ٹیم کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ پولیس اور امدادی ٹیمیں نہر میں چاروں جانب نوجوان کی تلاش میں مصروف ہیں۔ واقعے کے تقریباً دو گھنٹے گزر جانے کے باوجود پردیپ شرما کا کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ یہ واقعہ تھانہ پہاسو کے گنگاؤلی پل کے قریب پیش آیا، جہاں پولیس اور مقامی غوطہ خوروں کے ذریعے نوجوان کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ تاہم اہل خانہ اور رشتہ داروں کی جانب سے یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ پردیپ نے یہ خوفناک قدم اٹھایا آخر وہ کس بات سے ناراض تھا، پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

ڈگری کے ساتھ کردار سازی بھی تعلیم کا اصل مقصد: گورنر

مدن موہن مالویہ ٹیکنیکل یونیورسٹی کا 11واں دکشوتسو منعقد ☆ 1522 طلبہ کو ڈگریاں، طالبات نے گولڈ میڈلز میں بازی مار لی

اتر پردیش کی گورنر اور ریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی صدارت میں مدن موہن مالویہ ٹیکنیکل یونیورسٹی، گورکھپور کا 11واں دکشوتسو پُروقار ماحول میں منعقد ہوا۔ تقریب کے دوران 1522 طلبہ کو گریجویشن، پوسٹ گریجویشن اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں تفویض کی گئیں۔ شاندار تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے 20 ہونہار طلبہ کو 46 طلائی تمغوں سے نوازا گیا، جن میں 60 فیصد طالبات اور 40 فیصد طلبہ شامل رہے۔ تینوں چانسلر گولڈ میڈل بھی طالبات نے حاصل کیے۔ یونیورسٹی کی جانب سے تمام ڈگریاں اور مارک شیٹس ڈیجی لاکر پر اپ لوڈ کر دی گئیں۔ ریاستی گورنر کی جانب سے چلائی جا رہی فلاحی پہل کے تحت ضلع دیوریا کے 300 آنگن واڑی مراکز کو آنگن واڑی کِٹس تقسیم کی گئیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس مہم کے تحت اب تک ریاست بھر کے 293,72 آنگن واڑی مراکز کو آنگن واڑی کِٹس فراہم کی جا چکی ہیں۔ گورنر کی جانب سے چلائی جا رہی ایچ پی وی ویکسینیشن مہم کے تحت ضلع دیوریا کی 300 بیٹیوں، جن میں پولیس اہلکاروں کی بیٹیاں بھی شامل ہیں، کو مفت ایچ پی وی ویکسین لگائی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ گورنر کی رہنمائی میں ریاست بھر میں اب تک 159,89,5 بیٹیوں کی ایچ پی وی ویکسینیشن مکمل کی جا چکی ہے۔ اس موقع پر گورنر نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بیٹیوں کے مفاد میں ایچ پی وی ویکسینیشن کو مفت فراہم کیا ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلا کر اہل تمام بیٹیوں کی 100 فیصد ویکسینیشن یقینی بنائی جائے۔ ریاستی گورنر نے یونیورسٹی کی آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور سائبر فورنسک لیب کے تیار کردہ پروجیکٹ کا بھی معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی کے طلبہ نے اپنے تیار کردہ ڈرونز کی نمائش کے ذریعے گورنر کو اپنی صلاحیتوں سے واقف کرایا۔ یونیورسٹی کے زیر نگرانی گود لیے گئے گاؤں کے اسکولی بچوں نے ماحولیات اور حب الوطنی پر مبنی ثقافتی پروگرام پیش کیے، جن کی چانسلر نے تعریف کرتے ہوئے بچوں کو چاکلیٹ دے کر حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر ایچ پی وی ویکسینیشن مہم میں نمایاں تعاون کے لیے ضلع دیوریا کے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو تعریفی اسناد بھی دی گئیں۔ تقریب میں مہمان خصوصی ایچ پی سی ایل کے سی ایم ڈی شری وکاس کوشل کو کارپوریٹ اور تکنیکی شعبے میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف میں ڈاکٹر آف سائنس (ڈی ایس سی) کی اعزازی ڈگری عطا کی گئی۔ تعلیمی اور ادارہ جاتی خدمات کے لیے یونیورسٹی کے سات اساتذہ کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر چانسلر نے یونیورسٹی کے اساتذہ کی لکھی ہوئی 13 کتابوں، سالانہ طلبہ میگزین 'مالویکا'، 'کارونگز'، 'پرواہ' اور یونیورسٹی کی سالانہ ترقیاتی رپورٹ 2025-26 کا اجرا بھی کیا۔ ریاستی گورنر نے پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کو راج بھون کی جانب سے کتابیں بھی تحفے میں دیں۔ اپنے خطاب میں چانسلر نے کہا کہ مدن موہن مالویہ ٹیکنیکل یونیورسٹی کا 11واں دکشوتسو صرف ڈگری تقسیم کرنے کا موقع نہیں، بلکہ طلبہ کی زندگی میں نئی ذمہ داریوں کے آغاز کا اہم لمحہ بھی ہے۔ انہوں نے ڈگری اور تمغے حاصل کرنے والے تمام طلبہ، ان کے والدین، اساتذہ اور یونیورسٹی خاندان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ عظیم شخصیت پنڈت مدن موہن مالویہ بھارتی تعلیم، قوم پرستی اور ثقافتی شعور کے ایسے یگ پرش تھے جن کی پوری زندگی علم، خدمت اور قوم کی تعمیر کے نظریات کی علامت رہی۔ انہوں نے کہا کہ مالویہ جی کے تعلیمی فلسفے کے مطابق تعلیم کا مقصد صرف ڈگری دینا نہیں بلکہ کردار سازی، فرض شناسی، تہذیبی اقدار اور حب الوطنی سے سرشار شہری تیار کرنا ہے، جو اپنے علم اور ہنر کو سماج اور ملک کی ترقی کے لیے استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسی عظیم مقصد کے تحت قائم بنارس ہندو یونیورسٹی آج بھی ہندوستانی علمی روایت اور جدید سائنس کے بہترین امتزاج کی مثال ہے۔ آزادی سے قبل عوامی تعاون سے گھر گھر جا کر ایک ایک روپے کا چندہ جمع کر کے اس یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، جو قوم کے معماروں کی دور اندیشی اور سماجی شراکت داری کی بے مثال مثال ہے۔ چانسلر نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ مالویہ جی کے نظریات سے تحریک حاصل کرتے ہوئے اپنے علم، اختراع اور تکنیکی صلاحیتوں کو صرف ذاتی کامیابی تک محدود نہ رکھیں بلکہ سماج، ملک اور انسانیت کی فلاح کے لیے وقف کریں۔ اپنے خطاب کے دوران چانسلر نے خوشی کا اظہار کیا کہ اس دکشوتسو میں تمغے حاصل کرنے والوں میں طالبات کی تعداد طلبہ سے زیادہ رہی، جو اعلیٰ تعلیم میں خواتین کو بااختیار بنانے کی ایک مثبت اور حوصلہ افزا تصویر پیش کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تمغہ حاصل کرنے والی ایک طالبہ اپنی دادی کے ساتھ اسٹیج پر پہنچی، جسے دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ جن خاندانوں میں دادا دادی اور نانا نانی کا ساتھ حاصل ہوتا ہے، وہاں بچوں کو اقدار، تجربات اور زندگی کے اصولوں کی قیمتی تعلیم خود بخود ملتی ہے۔ انہوں نے خاندانوں سے اپیل کی کہ وہ بزرگوں کے احترام اور تحفظ کی روایت کو مزید مضبوط کریں۔ ایک دیگر دکشوتسو کا ذکر کرتے ہوئے چانسلر نے بتایا کہ ایک طالبہ اپنے شوہر اور والدہ کے ساتھ تمغہ حاصل کرنے آئی تھی۔ طالبہ نے بتایا کہ اس کی ساس بھی ساتھ آئی تھیں، لیکن انہیں ہال میں داخلہ نہیں مل سکا۔ اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے چانسلر نے کہا کہ جب ساس اپنی بہو کی کامیابی پر فخر کے ساتھ اس کے ساتھ آتی ہے تو یہ خاندان میں اعتماد، احترام اور خوشگوار تعلقات کی علامت ہے۔ ساس اور بہو کے درمیان ماں بیٹی جیسا محبت بھرا رشتہ قائم ہونا خاندان اور سماج دونوں کے لیے ضروری ہے۔ یونیورسٹیوں کو اس ثقافت کو فروغ دینے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ راج بھون میں رحم کی اپیلوں اور سزا معافی سے متعلق معاملات کا ذکر کرتے ہوئے چانسلر نے کہا کہ کئی معاملات میں خاندانی تنازعات، جہیز ہراسانی، گھریلو تشدد اور جائیداد کے جھگڑے جیسے واقعات سامنے آتے ہیں، جو انتہائی تشویش ناک ہیں۔ جہیز جیسی برائی اور خواتین کے خلاف تشدد کسی بھی مہذب سماج میں قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ ان سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں۔ انہوں نے تشویش ظاہر کی کہ ایک طرف بیٹیاں تعلیم کے میدان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمغے حاصل کر رہی ہیں، وہیں دوسری جانب خواتین کے خلاف تشدد اور جرائم کے واقعات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ اس تضاد پر سنجیدہ غور، تحقیق اور سماجی بیداری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیوں سے توقع ظاہر کی کہ وہ طلبہ کو معیاری تعلیم کے ساتھ ساتھ پُرامن خاندانی زندگی، سماجی ذمہ داری، انسانی اقدار اور اخلاقی کردار کے اصولوں کی تربیت بھی فراہم کریں۔ بیٹیوں کی ہمہ جہت ترقی پر زور دیتے ہوئے چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل نے والدین کو ترغیب دی کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ زندگی کے لیے ضروری ہنر بھی ضرور سکھائیں۔ انہوں نے کہا کہ خود انحصاری اور عملی زندگی کی سمجھ بوجھ تعلیم کا لازمی حصہ ہے۔ اسی سلسلے میں اپنے زندگی کے تجربات بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ طالب علمی کے دور میں وہ خود کھیتوں میں کام کرتی تھیں اور مویشیوں کی خدمت کرتی تھیں، اس کے بعد اسکول جاتی تھیں۔ ان کے مطابق محنت، نظم وضبط اور خود انحصاری انسان کی شخصیت کو مضبوط بناتے ہیں۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ بیٹیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ کھانا پکانے، گھر اور خاندان کے کاموں کا تجربہ اور دیگر زندگی کے ضروری ہنر بھی سکھائیں، تاکہ وہ زندگی کے ہر حالات کا اعتماد کے ساتھ مقابلہ کر سکیں۔

اپوزیشن نے ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا

حکومت نے تمام قانون سازی کا کام مکمل کیا: اے کے شرما

اتر پردیش توانائی کے شعبے میں نئی شناخت قائم کر چکا ہے، ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ برداشت نہیں کی جائے گی

لکھنؤ: 5 اگست۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے تیسرے اجلاس کی کارروائی میں حصہ لیا اور حکومت کے تمام اہم قانون سازی کے کاموں میں اپنا کردار ادا کیا۔ ایوان میں انہوں نے توانائی کے شعبے میں حاصل ہونے والی کامیابیوں پر روشنی ڈالی، حکومت کی ترقیاتی پالیسیوں پر روشنی ڈالی اور اپوزیشن کی جانب سے ایوان کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے ہتھکنڈوں کی شدید مذمت کی۔ زبردست ہنگامے کے درمیان ایوان سے خطاب کرتے ہوئے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کہا کہ آزادی کے بعد تقریباً 70 سال تک اتر پردیش کا ایک بڑا حصہ ترقی سے محروم رہا۔ لاکھوں لوگوں کے گھر اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے، اور آدھے سے زیادہ دیہات بجلی سے محروم تھے، کھمبوں اور تاروں کو چھوڑ دیں۔ ہماری حکومت نے ایسے تقریباً 150000 دیہاتوں کو بجلی فراہم کر کے سماجی اور اقتصادی تبدیلی کی راہ ہموار کی ہے۔ آج، اتر پردیش نے توانائی کے شعبے میں ایک نئی شناخت قائم کی ہے۔ ریاست نے ملک میں بجلی کی سب سے زیادہ مانگ کو کامیابی کے ساتھ پورا کیا ہے، اور سب سے زیادہ بجلی کی فراہمی کا قومی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یہ مضبوط توانائی کے بنیادی ڈھانچے، بہتر انتظام اور دور رس حکومتی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ نئے پاور سب اسٹیشنوں کی تعمیر، ٹرانسفارمر کی صلاحیت میں اضافہ، تقسیم کے نظام کو جدید بنانے اور قابل تجدید توانائی کو فروغ دے کر توانائی کے شعبے میں ریاست کو ایک رہنما کے طور پر کھڑا کیا جا رہا ہے۔

ایوان کی کارروائی کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے کہا کہ پوری ریاست نے عوام کے تئیں اپوزیشن کی بے حسی، عوامی بہبود کے کاموں کے تئیں اس کے منفی رویہ اور حکومت کے ہر ترقیاتی اقدام میں خلل ڈالنے کے رجحان کو دیکھا ہے۔ مسلسل نعرے بازی اور ایوان میں خلل ڈالنے کے نتیجے میں تین دن کا قیمتی وقت ضائع ہوا جو ریاست کے عوام کا نقصان تھا۔ پارلیمانی امور کے وزیر، عزت مآب وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ، اور اسمبلی اسپیکر کو مبارکباد دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی مسلسل رکاوٹ کے باوجود، حکومت نے اپنا تمام قانون سازی کا کام مکمل کیا اور ضمنی بجٹ کو کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ انہوں نے اس کے لیے وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد دی۔ وزیر شرما نے کہا کہ جمہوریت میں اپوزیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ صحت مند بحث، بامعنی بات چیت اور عوامی مفاد کے مسائل پر مثبت تعاون کو فروغ دے۔ تاہم اپوزیشن پورے اجلاس میں عدم تعاون اور خلل میں مصروف رہی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست اور ملک کے عوام اپوزیشن کے اس منفی انداز کو دیکھ چکے ہیں۔ عوام ترقی، گڈ گورننس اور عوامی بہبود کی کوششوں کا جائزہ لیتے ہیں اور وقت آنے پر جمہوری انداز میں مناسب جواب دیں گے۔

اتر پردیش ریاستی ڈائریکٹریٹ آف آرکیالوجی، لکھنؤ میں تاریخی ورثے پر تعلیمی پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ: 5 اگست۔ نوجوان نسل کو ہندوستانی ثقافت اور ورثے سے متعارف کرانے کے مقصد سے، انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی کے یوتھ لیڈرشپ پروگرام کے تحت، اتر پردیش اسٹیٹ ڈائریکٹریٹ آف آرکیالوجی، لکھنؤ کے اشتراک سے ریزیڈنسی، چھتر منزل اور کوٹھی فرحت بخش پر مبنی ایک تعلیمی پروگرام کا انعقاد ڈائریکٹریٹ آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ جئے پرکاش نارائن سرودیا بوائز اینڈ گرلز اسکول، موہن روڈ لکھنؤ اور ودیا گیان اسکول، سیتاپور کے تقریباً 100 طلباء نے اس میں حصہ لیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر مسز رینو دویدی نے طلباء پر زور دیا کہ وہ مقامی ورثے، عجائب گھروں اور تاریخی یادگاروں کو قریب سے سمجھیں اور ان کے تحفظ میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل اپنے ثقافتی ورثے سے جڑ کر ہی اپنی شاندار تاریخ اور تشخص کو مضبوط بنا سکتی ہے۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر راجندر یادو، سپرنٹنڈنگ آرکیالوجسٹ، آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا لکھنؤ سرکل نے کہا کہ ہماری جڑوں اور آباؤ اجداد سے تعلق ہماری ثقافتی شناخت کی بنیاد ہے۔ وراثت اور تاریخ کو سمجھنے کے لیے کہانی سنانے کو ایک موثر ذریعہ قرار دیتے ہوئے، انہوں نے طلباء کو اپنے خاندان کے بزرگوں سے مقامی تاریخ اور روایات سیکھنے اور محفوظ کرنے کی ترغیب دی۔ انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری، نئی دہلی کی محترمہ شیوانی، محترمہ سویکشا اور محترمہ تمیشا نے طلباء کو لکھنؤ کے تاریخی ورثے کی اہمیت اور تحفظ کے بارے میں دلچسپ معلومات فراہم کیں۔ پروگرام کے آخر میں حصہ لینے والے تمام طلباء کو سرٹیفکیٹس اور حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا لکھنؤ سرکل کے سپرنٹنڈنٹ آثار قدیمہ کے ماہر ڈاکٹر راجندر یادو، محترمہ شیوانی، محترمہ سویکشا اور محترمہ تمیشا، ہسٹری انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی کے نمائندوں کے علاوہ محکمہ کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔

مانسون سیشن خوشگوار ماحول میں مکمل

چیئرمین اور ارکان کے تعاون کو سراہا: کیشو پرساد موریہ

آرٹیکل 370 کی منسوخی اور رام مندر کی تعمیر کو تاریخی سنگ میل قرار دیتے ہوئے مرکزی قیادت کو مبارکباد

لکھنؤ: 5 اگست۔ قانون ساز کونسل کے مانسون سیشن-2026 کے اختتام کے موقع پر، اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور قانون ساز کونسل میں قائد ایوان، جناب کیشو پرساد موریہ نے ایوان کے مؤثر اور غیر جانبدارانہ طریقے سے انعقاد کے لیے معزز چیئرمین جناب کنور مانویندر سنگھ کو تہہ دل سے مبارکباد اور شکریہ ادا کیا۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ معزز چیئرمین نے اپنے وسیع پارلیمانی تجربے اور ہنر مند قیادت کے ساتھ ایوان کے دونوں اطراف کے درمیان توازن برقرار رکھا ہے اور تمام معزز اراکین کو اپنے خیالات کے اظہار کا کافی موقع فراہم کیا ہے۔ ایوان نے ان کے تجربے اور رہنمائی سے مسلسل استفادہ کیا ہے۔ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں اور ایوان کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپنا دل کے لیڈر اور وزیر جناب آشیش پٹیل جی، نشاد پارٹی کے لیڈر سنجے کمار نشاد جی، جن ستہ دل ڈیموکریٹک لیڈر جناب اکشے پرتاپ سنگھ جی، سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی کے لیڈر جناب وچے لال راجا رام جی، آزاد گروپ لیڈر جناب راج بہادر سنگھ چندیل جی، ٹیچرس گروپ لیڈر جناب دھرو کمار ترپاٹھی جی اور تمام پارٹیوں کے معزز ممبران نے ایوان کے وقار اور پارلیمانی سجاوٹ کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پارلیمانی جمہوریت کی شاندار روایات کو برقرار رکھا۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ مالی سال 2026-27 کا ضمنی بجٹ مانسون اجلاس کے دوران خوشگوار اور مثبت ماحول میں منظور کیا گیا۔ انہوں نے اس پر ایوان کے تمام معزز اراکین کو مبارکباد اور شکریہ ادا کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 5 اگست ہندوستان کی تاریخ کا ایک بہت اہم اور شاندار دن ہے۔ 2019 میں اس دن، جموں و کشمیر میں آرٹیکل 370 اور آرٹیکل 35 اے کو ختم کرنے کا تاریخی فیصلہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت اور عزت مآب مرکزی وزیر داخلہ جناب امیت شاہ کی موثر کوششوں کی وجہ سے جموں و کشمیر آج ترقی، امن، خوشحالی اور قومی اتحاد کی ایک نئی لہر میں شامل ہو رہا ہے۔ آج ملک کی دیگر ریاستوں کی طرح جموں و کشمیر کے ہر گھر میں ترنگا فخر سے لہرا رہا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے وزیر اعظم، مرکزی وزیر داخلہ اور مرکزی حکومت کو مبارکباد دی۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ 5 اگست 2020 کو بھومی پوجن کی تاریخی تقریب اور بھگوان شری رام للا کی مقدس جائے پیدائش پر عظیم الشان اور دیوی شری رام مندر کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب مکمل ہوئی۔ انہوں نے اس موقع پر ملک اور ریاست کے تمام رام بھکتوں کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جمہوریت کے چوتھے ستون میڈیا سے وابستہ پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، دوردرشن، آکاشوانی، پریس فوٹوگرافروں اور دیگر ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسٹر موریہ نے کہا کہ میڈیا ایوان کی کارروائی اور عوامی مفاد سے متعلق مسائل کو عوام تک پہنچانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

لینگوئج یونیورسٹی کے طالب علم نے آئی جی سی ٹی ایس سی بری فوج کیمپ میں اہم کارنامہ

لکھنؤ گروپ نے تیس برس بعد پہلی پوزیشن کا اعزاز حاصل کیا

لکھنؤ، 5 اگست 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگوئج یونیورسٹی کے بی ٹیک (کمپیوٹر سائنس اینڈ انجینئرنگ) کے دوسرے سال کے طالب علم اور این سی سی کیڈٹ ایل سی پی ایل پرشانت یادو نے آئی جی سی (TSC) بری فوج کیمپ 2026 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک تاریخی کامیابی اپنے نام کی ہے۔ انھوں نے تیس برس بعد لکھنؤ گروپ کی نمائندگی کرتے ہوئے اتر پردیش ڈائریکٹوریٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اپنی غیر معمولی کارکردگی کی بدولت لکھنؤ گروپ کو اوور آل ٹرافی 2026 بھی دلائی۔ ان کی اس نمایاں کامیابی سے یونیورسٹی، لکھنؤ گروپ اور اتر پردیش این سی سی ڈائریکٹوریٹ کا وقار بلند ہوا ہے۔ اس باوقار مقابلے میں اتر پردیش این سی سی ڈائریکٹوریٹ کے 11 این سی سی گروپوں سے منتخب 720 سے زائد کیڈٹس نے شرکت کی۔ سخت اور مسابقتی ماحول میں ایل سی پی ایل پرشانت یادو نے اپنے نظم وضبط، قائدانہ صلاحیت، جسمانی مہارت اور غیر معمولی کارکردگی کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اتر پردیش ڈائریکٹوریٹ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ان کی شاندار کارکردگی کے نتیجے میں لکھنؤ گروپ نے تین دہائیوں بعد اوور آل ٹرافی اپنے نام کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی، جسے این سی سی کے میدان میں نہایت قابل فخر کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اس تاریخی کامیابی پر ایل سی پی ایل پرشانت یادو کو دلی مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی یہ کامیابی یونیورسٹی کے تمام طلبہ کے لیے ایک مثالی اور حوصلہ افزا مثال ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ پرشانت یادو مستقبل میں بھی قومی سطح پر نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یونیورسٹی، لکھنؤ گروپ اور ریاست اتر پردیش کا نام مزید روشن کریں گے۔ یونیورسٹی کی این سی سی افسر لیفٹیننٹ ڈاکٹر بشریٰ الویرا اور بی ٹیک شعبے کی سربراہ ڈاکٹر سمن مشرا نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ پرشانت یادو کی یہ تاریخی کامیابی یونیورسٹی کے طلبہ کو قومی خدمت، قائدانہ صلاحیت، نظم وضبط اور اعلیٰ کارکردگی کے حصول کے لیے ترغیب دے گی، نیز زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات کو این سی سی کی سرگرمیوں سے وابستہ ہونے کی جانب راغب کرے گی۔

اتر پردیش پولیس پینشنرز کے مسائل کے حل پر زور

ماہانہ اجلاس میں تنخواہ کٹوتی، میڈیکل ری ایمبرسمنٹ اور دیگر معاملات پر غور

لکھنؤ: اتر پردیش پولیس پینشنر کلیان سنستھان کی ضلع اکائی لکھنؤ کا ماہانہ اجلاس بدھ، 5 اگست 2026 کو منعقد ہوا۔ یہ اجلاس سنستھان کے صدر اور ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل آف پولیس (IG) آر کے چتوربیدی کی صدارت میں ہوا، جس میں پولیس پینشنرز سے متعلق مختلف مسائل اور ان کے فوری حل پر تفصیل سے غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس کے دوران ریٹائرڈ کمپنی کمانڈر چندر بھان سنگھ نے درخواست دے کر آگاہ کیا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ان کی تنخواہ سے کٹوتی کی جا رہی ہے، جو کہ قواعد کے خلاف ہے۔ اس پر صدر آر کے چتوربیدی نے فوری طور پر ڈپٹی کمانڈنٹ سے بات چیت کی اور ہدایت دی کہ اس معاملے میں کمانڈنٹ 37ویں واہنی پی اے سی (PAC)، سیتا پور کو نیم سرکاری خط (ڈیمی آفیشل لیٹر) بھیج کر مسئلہ کا فوری حل نکالا جائے۔ اس کے علاوہ، کمشنریٹ لکھنؤ سے آئے کلرک نے میڈیکل ری امبرسمنٹ (طبی معاوضے) کے معاملات کی پیش رفت رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ کل 1,481 فائلوں میں سے 1,445 فائلیں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ پولیس لائن، بلرام پور ہسپتال اور سی ایم او (CMO) کو بھیجی جا چکی ہیں۔ معاملات التوا میں رہنے پر صدر نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سے بات کر کے تمام فائلوں کو جلد از جلد نمٹانے کی درخواست کی۔ ساتھ ہی کلرک کو ہدایت دی گئی کہ کس محکمہ یا افسر کے پاس کتنی فائلیں زیر التوا ہیں، اس کی واضح تفصیل تیار کر کے پیش کی جائے۔

اپار آئی ڈی سے طلبہ کے تعلیمی ریکارڈ کی ہوگی ڈیجیٹل حفاظت: سندیپ سنگھ

لکھنؤ: 5 اگست۔ 2026 کے مانسون اجلاس کے تیسرے دن اتر پردیش قانون ساز کونسل کی کارروائی میں حصہ لیتے ہوئے، بیسک تعلیم کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سندیپ سنگھ نے محکمے سے متعلق اہم مسائل پر حکومت کا موقف پیش کیا اور معنی خیز بات چیت میں مصروف رہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ریاستی حکومت عوامی بہبود، اچھی حکمرانی اور مجموعی ترقی کے عزم کے ساتھ اتر پردیش کو ترقی کی نئی بلندیوں پر لے جانے کے لئے پرعزم ہے۔ قانون ساز کونسل میں بحث کے دوران، وزیر سندیپ سنگھ نے کہا کہ حکومت نے بچوں کے تعلیمی ریکارڈ کو ڈیجیٹل کرنے اور ان کے تمام دستاویزات کو محفوظ طریقے سے ایک جگہ پر محفوظ کرنے کے لیے ایک شفاف نظام قائم کیا ہے۔ اس سلسلے میں، حکومت ہند نے طلباء کے فائدے کے لیے "Apar ID" اسکیم شروع کی ہے، جس کے تحت ہر بچے کے لیے 12 ہندسوں کی ایک منفرد ID بنائی گئی ہے۔ یہ ڈیجیٹل آئی ڈی بچے کی پوری زندگی میں کارآمد ثابت ہوگی، اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ان کی تمام تعلیمی دستاویزات ڈیجیٹل طور پر محفوظ ہوں اور کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخلے پر فوری ڈیجیٹل تصدیق کو قابل بنایا جائے۔ اس سے طالب علموں کے ایک ادارے سے دوسرے ادارے میں منتقلی اور داخلے کے عمل میں بھی بہت آسانی ہوگی۔

مدارس سے متعلق عمومی الزامات نامناسب

آئینی طریقۂ کار اختیار کیا جائے: آل انڈیا پسماندہ علماء بورڈ

لکھنؤ/نئی دہلی۔ آل انڈیا پسماندہ علماء بورڈ اور آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے مدارس سے متعلق حالیہ بیانات پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن کونسل کے زیر انتظام فاضل اور کامل کی منظوری سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد اتر پردیش حکومت نے ختم کی ہے۔ سپریم کورٹ ملک کا اعلیٰ ترین آئینی ادارہ ہے اور اس کے احکامات کا احترام ہر شہری، ادارے اور حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اس لیے اس معاملے پر غیر ضروری تنازع، غلط فہمی یا سیاسی فائدے کے لیے ماحول بنانا مناسب نہیں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی عملی دشواری یا مسئلہ ہے تو اس کا حل صرف آئینی اور قانونی طریقۂ کار کے ذریعے ہی تلاش کیا جانا چاہیے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے مدارس سے متعلق مبینہ بیان پر آل انڈیا پسماندہ علماء بورڈ اور آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے شدید اعتراض درج کیا ہے۔ کسی بھی تعلیمی ادارے کے بارے میں ٹھوس شواہد کے بغیر عمومی یا اجتماعی الزامات عائد کرنا نہ صرف نامناسب ہے بلکہ اس سے معاشرے میں غلط فہمیاں، بے اعتمادی اور غیر ضروری کشیدگی بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ کسی بھی ادارے کا جائزہ حقائق، شواہد اور قانون کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ تعصب یا عمومی تصورات کی بنیاد پر۔ تنظیموں کا کہنا ہے کہ ہندوستان کے بیشتر مدارس لاکھوں طلبہ کو دینی تعلیم کے ساتھ اخلاقیات، نظم وضبط، سماجی ذمہ داری، انسانی اقدار اور حب الوطنی کی تعلیم بھی فراہم کر رہے ہیں۔ ملک کے متعدد مدارس نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جدید تعلیم، کمپیوٹر، سائنس، ریاضی، انگریزی اور دیگر مفید مضامین کو بھی نصاب میں شامل کیا ہے۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ اور آل انڈیا پسماندہ علماء بورڈ طویل عرصے سے اس بات کے حامی رہے ہیں کہ دینی تعلیم کے ساتھ جدید اور روزگار سے وابستہ تعلیم کو بھی فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ کو بہتر مستقبل اور وسیع مواقع میسر آ سکیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ہندوستان کی تحریکِ آزادی کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ متعدد علماء، مدارس سے وابستہ اساتذہ اور طلبہ نے ملک کی آزادی کے لیے بے مثال قربانیاں دیں۔ بہت سے اسلامی علماء نے برطانوی حکومت کے خلاف جدوجہد کی، قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا۔ ان کی حب الوطنی، قومی خدمات اور قربانیوں کی اس روشن تاریخ کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کسی بھی ادارے کے بارے میں ایسی رائے دینا جس سے اس کی مجموعی خدمات پر سوال اٹھے، تاریخ اور حال دونوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ آل انڈیا پسماندہ علماء بورڈ اور آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے تمام عوامی نمائندوں، سماجی تنظیموں اور ملک کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تعلیم، سماجی ہم آہنگی، قومی یکجہتی، آئینی اقدار اور ترقی جیسے مثبت موضوعات پر توجہ مرکوز کریں۔